درسِ قرائت

علم تجوید و قراءت پر ایک آسان تفصیلی و تشریحی کتاب

کامل دو حصے

ترتیب و تکمیل

المقری فقیر محمد مسعودی

علم تجوید و قرات پر ایک آسان تفصیلی و تحریری کتاب

السَّعیِ الرَّشِید فی عِلمِ التَّجوِید

المعروف

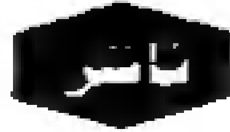
درسِ قراءت

ترتیب و تشکیل

المقری فقیر محمد مسعودی

بانی دار التجوید والقرآن گلشن ابراہیم پسرور روڈ سیالکوٹ

فون: +92-0432-543222



کُتب خانہ شانِ اسلام

راحت مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور (پاکستان) فون: +92-42-7351120

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: السعی الرشید فی علم التجوید

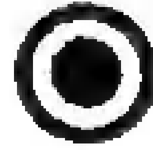
المعروف' درسِ قراءت (کامل)

مؤلف: جناب قاری فقیر محمد مسعودی

ناشر: احمد سعید

کُتب خانہ شانِ اسلام لاہور

قیمت:



اِنتساب

اپنی جنت مکانی مرحومہ مغفورہ **والدہ** مکرمہ کے نام

جو آج مورخہ ۱۹ ذیقعد ۱۴۱۹ھ / ۸ مارچ ۱۹۹۹ء

بروز پیر صبح ۶ بجے

اپنی محبتوں اور شفقتوں کے انمٹ نقوش چھوڑ کر بامرائہ

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّه کی منزل کی راہی ہو گئیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمَعْصُوْمِيْنَ۔ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اَمَّا بَعْد۔ زیرِ نظر کتاب۔ سَعْیُ الرَّشِیْد فِی عِلْمِ التَّجْوِیْد المعروف درس قراءت پیش کرنے کا ذریعہ یہ ہوا کہ تقریباً دو سال قبل مدینہ منورہ میں حاضری کے موقع پر ایک عربی کتاب (عِلْمُ التَّجْوِیْد) دیکھنے کا موقع ملا۔ جو کہ دورِ حاضر کے تمام تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سعودی عرب کے قراءِ عظام کے ایک بورڈ نے مرتب کی تھی۔ دورانِ تذکرہ برادرِ محترم و مکرم ساکن مدینہ منورہ عاشقِ صادق دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا حافظ قاری حافظ محمد یونس صاحب جماعتی نے خواہش کا اظہار کیا کہ اس قسم کی کتاب اردو میں بھی مرتب ہو جائے تو جدید دور کے تقاضوں کی ایک ضرورت پوری ہونے میں مدد دے گی بندہ نے اسی وقت اس کام کا ارادہ کیا۔ اور رب العزت کے حضور دعا کی اور ساتھ ہی بارگاہ رسالت مآب علیہ السلام میں نگاہ کرم کی درخواست کی اور اس پر کام شروع کر دیا۔ پہلے تو ارادہ تھا کہ (علم التجوید عربی۔ مکمل پانچ جلد) کا ترجمہ کر دیا جائے۔ لیکن اپنے ماحول کی تعلیمی ضروریات کے پیش نظر کہ ترجمہ کی بجائے مفہوم کو اپنانے اور کچھ تراجم اور کچھ اضافے کے بغیر مطلوبہ مقاصد پورے نہ ہو سکتے تھے۔ لہٰذا انہی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اس کا لحاظ رکھا گیا اور اس کے لئے کچھ اور کتب کا سہارا بھی لیا گیا جن کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اپنے برادر اکبر حضرت مولانا قاری حکیم محمد عبدالرشید صاحب قاسمی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور سے

درخواست کی کہ آپ میری اس سلسلہ میں مدد فرمائیں۔ انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود بھرپور تعاون فرماتے ہوئے عربی تراجم کو ان کی روح کے مطابق اردو میں منتقل کرنے میں میری مدد فرمائی۔ اور ساتھ ہی مفید مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان کو سعادت دارین سے نوازے آمین۔ انہیں کی رائے کے مطابق یہ کتاب دو حصوں میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس کتاب میں عام کتب تجوید کے برعکس امتحانی انداز میں سوال وجواب ہر سبق کے آخر میں خوبصورت چارٹ کی شکل میں دیئے گئے ہیں جو کہ نہائت ہی آسان ہیں اور ساتھ ہی ہر سبق کے آخر میں مشق بھی شامل کی گئی ہے۔ ہر مسئلہ کو نہائت تفصیل اور تشریح کے ساتھ نہائت آسان طریقہ سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حصہ اول کو اگر سکولوں کے نصاب میں شامل کیا جائے تو یہ چھٹی اور ساتویں کلاس کے لئے ہے اور اگر دینی مدارس میں شامل نصاب کیا جائے تو یہ درجہ اولیٰ اور ثانیہ کے لئے ہے۔ اور حصہ دوم سکولوں میں آٹھویں۔ نویں اور دسویں کلاس میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اور دینی مدارس میں درجہ ثالثہ۔ رابعہ اور خامسہ کے طلباء کے لئے ہے۔

دونوں حصوں کو سات منازل پر تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ تقسیم اس لئے ہے کہ اس کتاب کا تعلق اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان کلام قرآن کریم کے ساتھ ہے اور قرآن کریم کی سات منازل ہیں لہذا اس نسبت کو قائم رکھتے ہوئے سات منازل میں

1- علم تجوید کی ابتدائی باتیں۔
2- استعاذہ اور بسملہ
3- نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن کے احوال
4- لام ساکن کے احوال
5- مدات کے احوال
6- مخارج کا بیان

7- ادغام کے مضامین بیان کئے گئے ہیں

بقیہ مضامین انشاء الرحمٰن بشرط زندگی اور عطائے رب لم یزل دوسرے حصہ میں شامل کئے جائیں گے- جو کہ اللہ کے فضل و کرم اور بوسیلہ سرکار کائنات حضور سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم جلد ہدیہ ناظرین ہوں گے- آپ حضرات سے التماس ہے کہ احقر کے لئے ایمان کی سلامتی اور قبر و حشر میں بخشش و مغفرت اور میرے والدِ گرامی حضرت مولانا خواجہ محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور میرے اجداد کی بخشش اور میری والدہ مکرمہ و محترمہ کے لئے (جن کی دعاؤں کے طفیل یہ عاجز شرق و غرب میں حرکت کرتا رہتا ہے)- صحت و تندرستی اور توانائی کے لئے دعا فرمائیں اور اس کے ساتھ ان تمام احباب کے لئے بھی جنہوں نے دامے- درمے- قدمے- سخنے- معاونت فرمائی اللہ تعالیٰ ان کو سعادت دارین عطا فرمائے آمین- ثم آمین

الجنۃ تحت اقدام الامہات

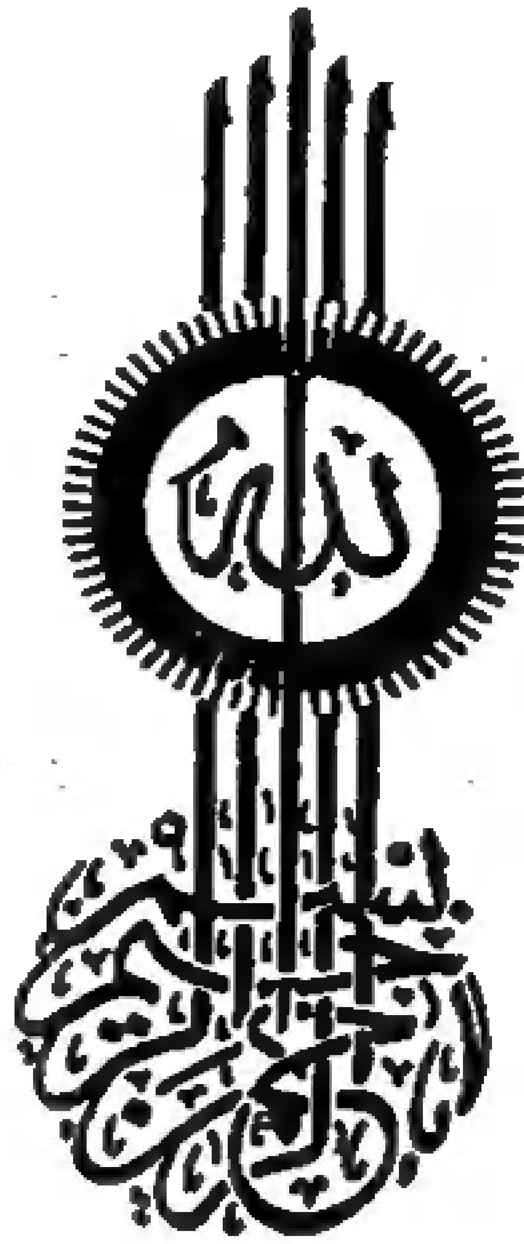
۱۲۸۰

یہ کتاب طباعت کے مراحل میں تھی کہ میری والدہ مرحومہ مغفورہ نور اللہ مرقدھا کا قضائے الٰہی سے انتقال ہوگیا- اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ انکی بخشش و مغفرت اور دارِ آخرت میں سرخروئی کی دعا فرمائیں-

طالب خیر و برکت احقر قاری فقیر محمد مسعودی

خادم دار التجوید والقرآن سیالکوٹ

8-3-99 بروز سوموار صبح ایک بج کر بیس منٹ



پہلی منزل

علم تجوید کی ابتدائی باتوں کے بیان میں

علم تجوید کی ابتدائی باتیں

○ تجوید کا لغوی معنی:۔

تجوید لغت عرب میں ہر کام اور قول کی مضبوطی اور عمدگی کو کہتے ہیں۔

○ تجوید کا اصطلاحی معنی:۔

اصطلاح میں تجوید کہتے ہیں کہ ہر حرف کو اس کے مخرج سے ان کی صفات اور دیگر لوازمات۔مد۔غنہ۔اظہار اور ادغام وغیرہ کے ساتھ ادا کرنا۔

○ تجوید کی اصطلاحی قسمیں:۔

اصطلاح میں تجوید کی دو قسمیں ہیں۔

○ نمبر1 تجوید علمی= ○ نمبر2 تجوید عملی=

○ تجوید علمی:۔

تجوید علمی یہ ہے کہ تجوید کے احکام کی تعلیم حاصل کرنا اور ان کو اچھی طرح سمجھنا اور احکام تجوید جیسے حروف کے مخارج اور ان کی صفات لازمہ (جیسے شدت اور جہر) اور صفات عارضہ (اظہار اور ادغام وغیرہ) اور دیگر ضروریات جن میں قرآنی کلمات کے آخر پر وقف کرنا وغیرہ۔

○ تجوید عملی:۔

تجوید عملی یہ ہے کہ قرآن مجید کو ترتیل اور درستگی کے ساتھ پڑھنا اور

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین" اور قراءت کے اماموں" کی قراءت کی پیروی کرنا

لہٰذا طالب علم پر قواعد تجوید کے احکام اور ان کی عملی مشق کے دوران لازم ہے کہ اپنے استاذ محترم سے قرآن مجید کی آیات کریمہ سے جو کچھ سنے تجوید اور حروف کی درستگی کا لحاظ رکھتے ہوئے بار بار دھرائے۔ اور اس قراءت کے پورے حقوق ادا کرے۔

○ تجوید کا موضوع:۔

تجوید وہ علم ہے جس میں قرآنی آیات ' الفاظ اور حروف کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔ یعنی ان کو کماحقہ' کیسے ادا کیا جائے اور احکام تجوید کا ہر حرف میں لحاظ رکھا جائے خواہ وہ حرف اکیلا ہو یا مل کر آتا ہو۔ حتیٰ کہ قرآن کریم کی تلاوت اور تلفظ نہائت ہی حسین اور عمدہ ہو۔

○ تجوید کا فائدہ:۔

علم تجوید کا فائدہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے الفاظ کو تغیر و تبدل اور کمی بیشی سے محفوظ رکھنا۔

○ تجوید کی عظمت:۔

علم تجوید تمام علوم سے اعلیٰ اور برتر ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ اس کا تعلق اس برتر کلام کے ساتھ ہے کہ جو برتر اور اعلیٰ نبی مکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا اور تجوید ایک دینی اور شرعی علم ہے۔

○ علمی اور عملی تجوید کے سیکھنے کا حکم:-

(1) تجوید علمی -

احکام تجوید سیکھنے کے سلسلہ میں لوگوں کی دو قسمیں ہیں۔

○ نمبر1 ــــــ عوام

○ نمبر2 ــــــ خواص

○ عوام:-

عوام کی ہر ملک میں کثرت ہوتی ہے تو ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ تجوید کا سیکھنا ان کے لئے مستحب ہے واجب نہیں۔

○ خواص:-

خواص وہ متعلمین ہیں جیسے علماء اور قراء ان کے لئے یہ حکم ہے کہ علم تجوید ان کے لئے سیکھنا واجب علی الکفایہ ہے۔ اس طرح کہ جب ان میں سے کچھ لوگ علم تجوید سیکھ لیں تو باقیوں سے وجوب کا حکم ساقط ہو جائے گا۔

(2) تجوید عملی:-

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا سیکھنا ہر اس شخص پر جو قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہتا ہے واجب عین ہے۔ چاہے وہ عوام الناس میں سے ہو یا خواص میں سے چاہے مرد ہو چاہے عورت ہر ایک ترتیل قرآن اور قراءت قرآن کا پابند ہے۔ اور یہ واجب ہونا قرآن شریف اور احادیث رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

قرآن کریم پڑھنے اور سننے کے آداب

قرآن کریم پڑھنے والوں کو مندرجہ ذیل آداب کا خیال رکھنا چاہئے۔

- باطہارت ہو اور ہو سکے تو قبلہ کی طرف منہ کرلے۔
- تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے اور ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے یہ عمل زیادہ تر مفہوم قرآن کریم سمجھنے میں معاون ہو گا۔
- تلاوت میں اللہ کی رضا پیش نظر رکھے اور قرآن کریم پڑھنے پر خیال کرے کہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے۔ تلاوت قرآن پاک کے دوران نہ ہنسے نہ کھیلے نہ کھیل کی طرف دیکھے نہ بات کرے۔ جب بات کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو وقف کرے اور گفتگو مکمل ہونے پر دوبارہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے اور تلاوت شروع کرے۔
- قرآن کریم کے معانی پر غور و خوض کرے اس سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کا شرح صدر ہو گا اور دل روشن ہو گا۔ جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

(كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ)

ترجمہ:۔ یہ کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور اہل عقل نصیحت پکڑیں۔ (سورت ص آیت ۲۹)

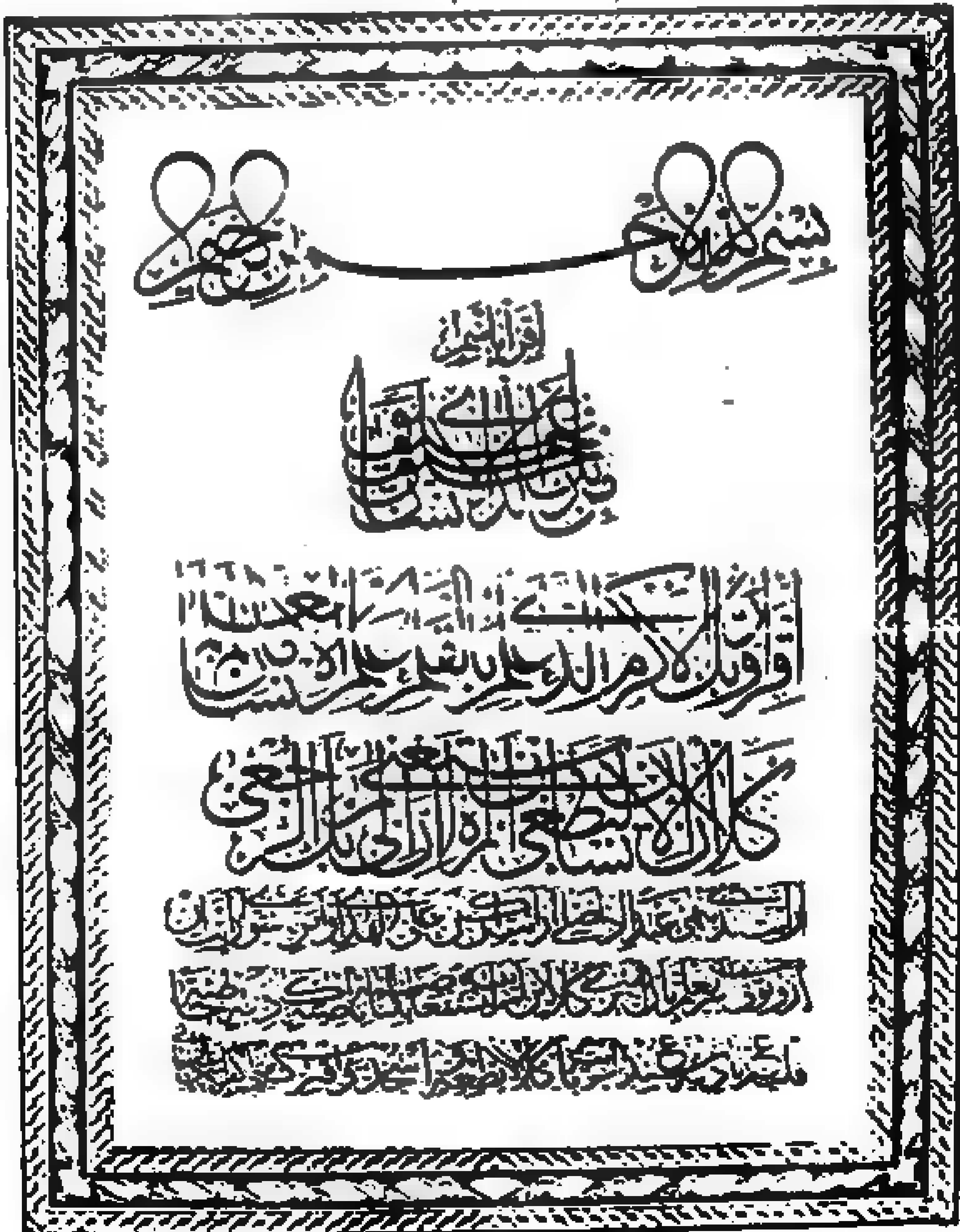
- اپنے آپ کو قرآنی اخلاق سے مزین کرے اور اس کے احکام پر عمل کرے اور

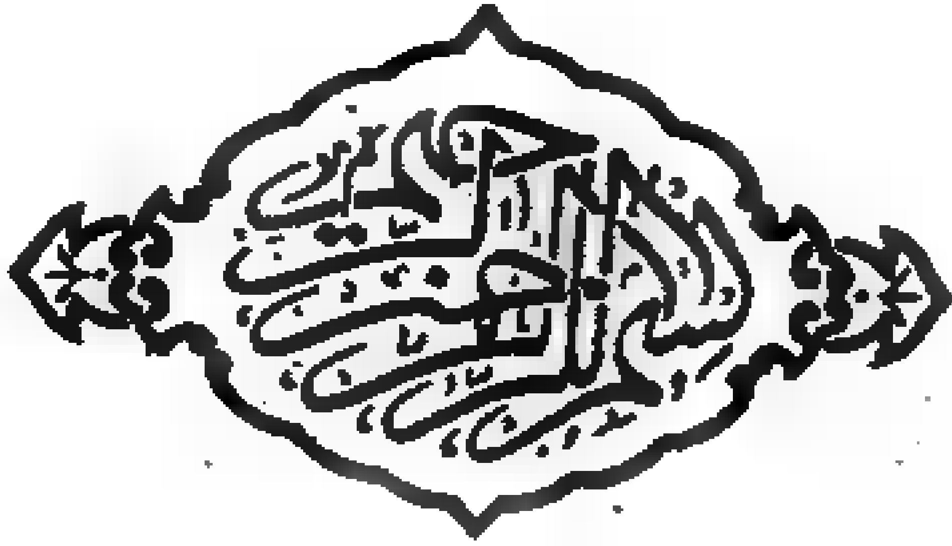
اس کے نواہی سے بچے- ہمارے نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ کے بارے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں- (کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن) کہ قرآن آپ کی سیرت طیبہ ہے- جب آیت رحمت آئے تو اللہ سے فضل مانگے- اور جب سزا کا ذکر آئے تو اللہ تعالی سے پناہ مانگے- جب استغفار کی کوئی آیت آئے تو اپنے رب سے بخشش مانگے جب کوئی تسبیح کی آیت ہو تو اللہ کی تسبیح بیان کرے-

○ غور و خوض کے لئے کسی آیت کو دہرانا مستحب ہے- جیسا کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی الله تعالی عنه نے فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کسی آیت پر ٹھہر گئے اور اس کو بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی- وہ آیت یہ تھی-
(اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ)
ترجمہ:- اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں- اور اگر بخش دے تو تیری مہربانی ہے بیشک تو غالب' حکمت والا ہے- (مائدہ آیت نمبر 118)
(روایت نسائی ابن ماجہ) ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عَنْهَا- اس آیت کو بار بار دہراتی رہیں (فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ)
ترجمہ:- تو خدا نے تم پر احسان فرمایا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا- طٰهٰ- (آیت نمبر ۲۷)
اور حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ نے اس آیت (وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا) اور دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم کے متعلق فرمایا کہ وہ یہ آیت تھی- (آیت نمبر ۱۱۴ سورۃ طٰہٰ)

○ جب کوئی مسلمان مجلس تلاوت میں بیٹھا ہو اور قرآن پاک سن رہا ہو تو اسے مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے- کہ وہ اللہ تعالی کے سامنے باادب ہو کر

اس کے کلام کو نہایت خاموشی' تسلی اور سکون کے ساتھ سنے- اور خشوع قلب کے ساتھ اس کے معانی پر غور کرتا رہے- اور زندگی کے افکار سے فارغ ہو کر بیٹھے- تاکہ وہ تلاوت کا صحیح ادراک کر سکے اور سمجھ سکے- اور اس سے نصیحت پکڑے اور جو جان لے اس پر عمل کرے- فرمان باری تعالیٰ ہے- (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) اور جب قرآن شریف پڑھا جائے توجہ سے سنا کرو- اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے- (آیت نمبر 204 سورۃ اعراف) صحابہ کبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ جب کوئی آیت یاد کرتے تو آگے نہیں پڑھتے تھے جب تک اس کے احکام پر عمل نہیں کر لیتے تھے-





دوسری منزل

تَعَوُّذُاور تَسْمِیَہ

فصل اور وصل کے بیان میں

اِسْتِعَاذَہ (تعوُّذ)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ:۔

جس وقت ہم کسی کار خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں اور اپنے دشمن شیطان سے اللہ سے بچاؤ طلب کرتے ہیں اور ہم یہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر کرتے ہیں۔ اسی کلام کو استعاذہ اور تعوذ کہتے ہیں قرآن کریم پڑھنا اور اس پر عمل کرنا یہ ایک بڑا اہم عمل خیر ہے۔ جس کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے قرآن کریم پڑھنے والے کو چاہئے کہ قرآن شریف پڑھنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔

○ اِسْتِعَاذَہ کا مفہوم:۔

پناہ مانگنا۔ بچاؤ طلب کرنا۔ اللہ کی حفاظت چاہنا۔

○ اِسْتِعَاذَہ کے الفاظ:۔

ائمہ تجوید و قراءت کے ہاں استعاذہ میں پسندیدہ الفاظ یہ ہیں۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ سے بھی استعاذہ کیا جا سکتا ہے۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ○ اور اسی طرح اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

○ اِستِعَاذَہ کیسے کیاجائے:-؟

قراءت کے شروع میں تعوذ پڑھنے کے طریقے ہیں-

نمبر1 بلند آواز سے ——— نمبر2 آہستہ آواز سے

○ بلند آواز سے اِستِعَاذَہ:-

قراءت کی ابتدا میں بلند آواز سے استعاذہ پڑھنے کے لئے دو مقام ہیں-

1- جب قاری بلند آواز سے پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کی تلاوت سن رہا ہو-

2- جب قاری قرآن لوگوں کے درمیان ہو جو قرآن کریم سیکھ رہے ہیں اور وہ قرآن کی ابتدا کر رہا ہو-

○ آہستہ آواز سے اِستِعَاذَہ:-

چار مقامات پر تعوذ آہستہ پڑھے-

نمبر1- جب تلاوت کرنے والا آہستہ پڑھ رہا ہو-

نمبر2- جب وہ زور سے پڑھ رہا ہو- لیکن اکیلا ہو اور کوئی سننے والا نہ ہو-

نمبر3- جب مطلق نماز میں قراءت کر رہا ہو- چاہے امام ہو چاہے مقتدی- نماز چاہے جہری ہو یا سری-

نمبر4- جب جماعت کے درمیان بیٹھا پڑھ رہا اور لوگ سیکھ رہے ہوں اور تلاوت کی ابتدا نہ کر رہا ہو-

○ اِستِعَاذَہ کا حکم:-

قرآن کریم پڑھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے استعاذہ کا حکم دیا ہے جیسے قرآن کریم میں آتا ہے- (فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

الرَّجِيۡمِ) اور جب تم قرآن شریف پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو- (آیت نمبر ۹۸ سورۃ النحل -) اس سلسلہ میں تجوید و قراءت کے اکابرین نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف شروع کرنے سے پہلے استعاذہ مستحب ہے- اور بعض کا فرمان ہے کہ استعاذہ یہاں واجب ہے-

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- تجوید کا لغوی اور اصطلاحی معنی بتلایئے-
2- تجوید کا موضوع اس کا فائدہ اور اس کی فضیلت بیان کیجئے-
3- تجوید علمی اور تجوید عملی کے حکم کی وضاحت کیجئے-
4- قرآن شریف پڑھنے اور سننے کے آداب بیان کیجئے
5- استعاذہ کا حکم بیان کیجئے نیز بتایئے کہ اس کے پسندیدہ الفاظ کونسے ہیں؟
6- استعاذہ کب بلند آواز سے اور کب آہستہ آواز سے ہوگا-

تَسۡمِيَةُ (بَسۡمَلَةُ)

○ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ:-

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو رحمٰن دنیا اور رحیم آخرت ہے اس نے اپنے قرآن کریم کی ہر سورت کو بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ سے شروع کیا ہے سوائے سورۃ تَوۡبَةُ کے- تاکہ قرآن ■ قاری یہ محسوس کرے کہ ■ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں تلاوت قرآن کے ذریعہ سے اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے- (قراءت کے جن تین اماموں کے نزدیک یہ جملہ قرانیہ ہے)- ان میں ہمارے امام حضرت امام عاصم کوفی رحمتہ اللہ علیہ بھی ہیں-

○ وہ تین مقام جہاں- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ پڑھی جاتی ہے:—

1- ہر سورت کے آغاز میں تسمیہ کا پڑھنا ضروری ہے- سوائے سورۃ توبہ کے — سورۃ توبہ میں اس لئے نہیں پڑھی جاتی کہ اس کے ساتھ تسمیہ کا نزول نہیں ہوا-

2- دو سورتوں کے درمیان جب پہلی سورت ختم ہو جاتی ہے تو دوسری سورۃ کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے ہوتا ہے- مگر جب سورۃ انفال کے بعد سورۃ توبہ کا آغاز ہوتا ہے تو تسمیہ نہیں پڑھی جاتی اس کے یہاں تسمیہ نہ پڑھنے کی وجوہات کا بیان آئندہ ہو گا- انشاءاللہ

3- وسط سورت سے تلاوت کی ابتدا کی صورت میں تسمیہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار ہے-

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- ان مقامات کا ذکر کیجئے جہاں تسمیہ پڑھی جاتی ہے-
2- وہ کون سی سورت ہے جس کے شروع تسمیہ نہیں پڑھی جاتی-
3- سورتوں کے درمیان قراءت کی ابتدا کیسے کی جائے؟

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

تلاوت کی ابتدا کے تین طریقے

○ پہلا طریقہ:۔

جب قاری ابتداء سورۃ سے تلاوت کا آغاز کرے تو اس کو مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ کرنا چاہیے۔

1۔ تعوذ کا پڑھنا 2۔ تسمیہ کا پڑھنا

3۔ سورۃ کا ابتداء سے قراءت کرنا

○ سورۃ کے شروع سے ابتدائے قراءت کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں۔

1 ـــــــــ فصل جمع

2ـــــــــ وصل جمع

3ـــــــــ فصل اول و وصل ثانی بالثالث۔

4ـــــــــ وصل اول بالثانی و فصل بالثالث۔

○ ابتدائے سورۃ سے قراءت کی صورتوں کا تفصیلی بیان

1۔ تعوذ کو علیحدہ سانس میں تسمیہ کو علیحدہ سانس میں اور سورۃ کا آغاز علیحدہ سانس میں کرنا اس کو فصل جمع کہتے ہیں۔ جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ○

○ تعوّذ- تسمیہ اور سورۃ کا آغاز ایک ہی سانس میں کرنا- اس کو وصلِ جمیع کہتے ہیں- جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

○ تعوذ پر سانس توڑے پھر تسمیہ کو شروع کر کے سورۃ کو ساتھ ملائے- اور اس کو فصلِ اول اور وصلِ ثانی بالثالث کہتے ہیں- جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

○ تعوذ سے ابتداء کر کے تسمیہ کو ساتھ ملائے اور سانس توڑ کر نئے سانس میں سورۃ کا آغاز کرے- اس کو وصل اول بالثانی اور فصل ثالث کہتے ہیں- جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○

○ دوسرا طریقہ:-

سورتوں کے درمیان سے قراءت کا آغاز

جب قاری درمیان سورۃ سے تلاوت کا آغاز کرے تو مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی-



○ صرف تعوذ پڑھ کر بغیر تسمیہ کے قراءت کا آغاز کرے۔
○ تعوذ اور تسمیہ کے بعد قراءت کا آغاز کرے۔

درمیان سورۃ سے تلاوت کے آغاز کی حالت میں اس کی جائز صورتوں کی تعداد چھ ہے۔

اس طرح کہ چار صورتیں۔ تسمیہ کے ساتھ ہیں اور دو صورتیں بغیر تسمیہ کے ہیں۔ ان کا اجمالی ذکر درج ذیل ہے۔

نمبر1۔ فصل جمیع نمبر2 وصل جمیع
نمبر3۔ فصل اول وصل ثانی بالثالث
نمبر4۔ وصل اول بالثانی فصل ثالث
نمبر5۔ فصل تعوذ آیت سے درمیان سورۃ
نمبر6۔ وصل تعوذ آیت سے درمیان سورۃ

سورتوں کے درمیان سے قراءت کی ابتدا کی صورتوں کا بیان

○ تعوذ کو علیحدہ سانس میں تسمیہ کو علیحدہ اور پھر درمیان سورۃ سے علیحدہ سانس میں ابتدا کرنا اس کو فصل جمیع کہتے ہیں۔ جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ

- تعوذ اور تسمیہ اور قراءت کا آغاز درمیان سورۃ ایک ہی سانس میں کرنا اس کو وصلِ جمیع کہتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

- تعوذ کو علیحدہ سانس میں۔ تسمیہ اور قراءت کا آغاز (درمیان سورت سے) ایک ہی سانس میں کرنا۔ اس کو فصلِ اول و وصلِ ثانی بالثالث کہتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى

- تعوذ اور تسمیہ کو ایک سانس میں اور قراءت کا آغاز درمیان سورۃ سے دوسرے سانس میں کرنا اس کو وصلِ اول بالثانی اور فصل بالثالث کہتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ

- تعوذ کو علیحدہ ایک سانس میں۔ پھر قراءت کا آغاز سورۃ کے درمیان سے کرنا۔ اس کو فصل تعوذ اور آغاز قراءت درمیان سورۃ کہتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ

- تعوذ اور قراءت کا آغاز درمیان سورت سے ایک ہی سانس میں کرنا اس کو وصل تعوذ آغاز قراءت درمیان سورت۔ کہتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ

○ تیسرا طریقہ:-

دو سورتوں کے درمیان قراءت کی ابتداء

جب قاری دوران قراءت ایک سورۃ کو دوسری سورۃ سے ملانا چاہے تو اسے چاہئے کہ پہلی سورۃ کی آخری آیت پڑھ کر بسم اللہ پڑھے اور دوسری آنے والی سورت کی پہلی آیت پڑھے۔

اور قرآن شریف پڑھنے والے پر لازم ہے کہ ہر دو سورتوں کے درمیان قراءت کی جائز صورتیں سیکھ لے کہ پہلی کو دوسری کے ساتھ کیسے ملاتا ہے۔

ان صورتوں کی تعداد تین ہے جن کا اجمالی بیان یہ ہے۔

○ نمبر۱ فصل جمیع ○ نمبر۲ وصل جمیع

○ نمبر۳ فصل اول و وصل ثانی بالثالث

○ دو سورتوں کے درمیان قراءت کی صورتیں:-

○ نمبر۱ سورۃ کی آخری آیت پڑھ کر سانس توڑ دے۔ پھر تسمیہ پڑھ کر سانس توڑ دے پھر آنے والی سورت کی پہلی آیت پڑھے۔

اس کو فصل جمیع کہتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ

○ سورۃ کی آخری آیت توڑے بغیر اسی سانس میں تسمیہ اور یہاں بھی سانس توڑے بغیر اسی سانس میں آنے والی سورت کی پہلی آیت پڑھے۔ اس کو وصل

جمع کہتے ہیں۔

وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًاۢ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ

- سورۃ کی آخری آیت پر سانس توڑ دے اور پھر نئے سانس میں تسمیہ پڑھ کر اسی سانس میں آنے والی صورت کی پہلی آیت کو تسمیہ کے ساتھ ملائے۔ اس کو فصل اول۔ وصل ثانی یا ثالث کہتے ہیں۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

نوٹ:۔ قاری کے لئے یہ ناجائز ہے کہ سورۃ کی آخری آیت کا تسمیہ سے وصل اور پھر تسمیہ پر ٹھہر کر اگلی سورۃ کو علیحدہ پڑھنا۔ یہ صورت اس لئے منع ہے کہ اس میں یہ وہم پیدا ہوتا کہ تسمیہ پچھلی سورت کا جز ہے۔ حالانکہ تسمیہ تو آگے آنے والی سورۃ کے ساتھ ہے۔

نوٹ:۔ تسمیہ سورۃ توبہ کے آغاز میں نہیں آتی تو جب ہم قراءت کی ابتدا سورۃ توبہ سے کریں گے تو یہاں ہمارے لئے دو صورتیں جائز ہیں۔

- استعاذہ سے شروع کر کے سانس توڑ دے پھر سورۃ توبہ کا آغاز کرے۔
- استعاذہ اور سورۃ توبہ کے درمیان سانس نہ توڑے۔

نوٹ:۔ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کے درمیان تین صورتیں پائی جائیں گی۔

۱۔ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کا وصل کرنا بغیر تسمیہ کے اور بغیر سانس توڑے

۲۔ سورۃ انفال کے آخر میں سکتہ کرتے ہوئے بغیر سانس توڑے اور بغیر تسمیہ کے سورۃ توبہ کا آغاز کرے۔ اور مقدار سکتہ دو حرکتوں کے برابر ہو۔

۳۔ انفال کے آخر پر سانس توڑ دے پھر بغیر تسمیہ پڑھے سورۃ توبہ کا آغاز کرے اس

وقف کو قطع کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ سابقہ بیان کی گئی جائز صورتوں میں سے بہتر صورتیں۔
○ نمبر۱ فصل جمیع اور ○ نمبر۲ فصل اول وصل ثانی بالثالث ہے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1۔ آغاز سورۃ میں قراءت کی ابتدا کی حالت میں جائز صورتوں کی تعداد بیان کیجئے اور فصل جمیع آغاز سورۃ الناس کی کیفیت بیان کیجئے۔

2۔ سورتوں کے درمیان آغاز قراءت کی حالت میں جائز صورتوں کی تعداد بتائیے اور اس کے ساتھ فصل اول وصل ثانی بالثالث سورۃ اَلْبَیِّنَۃُ کے درمیان میں بیان کیجئے نیز سورۃ الشَّمْس میں وسط سورۃ سے استعاذہ کے فصل کی کیفیت بیان کیجئے۔

○نمبر 3:۔

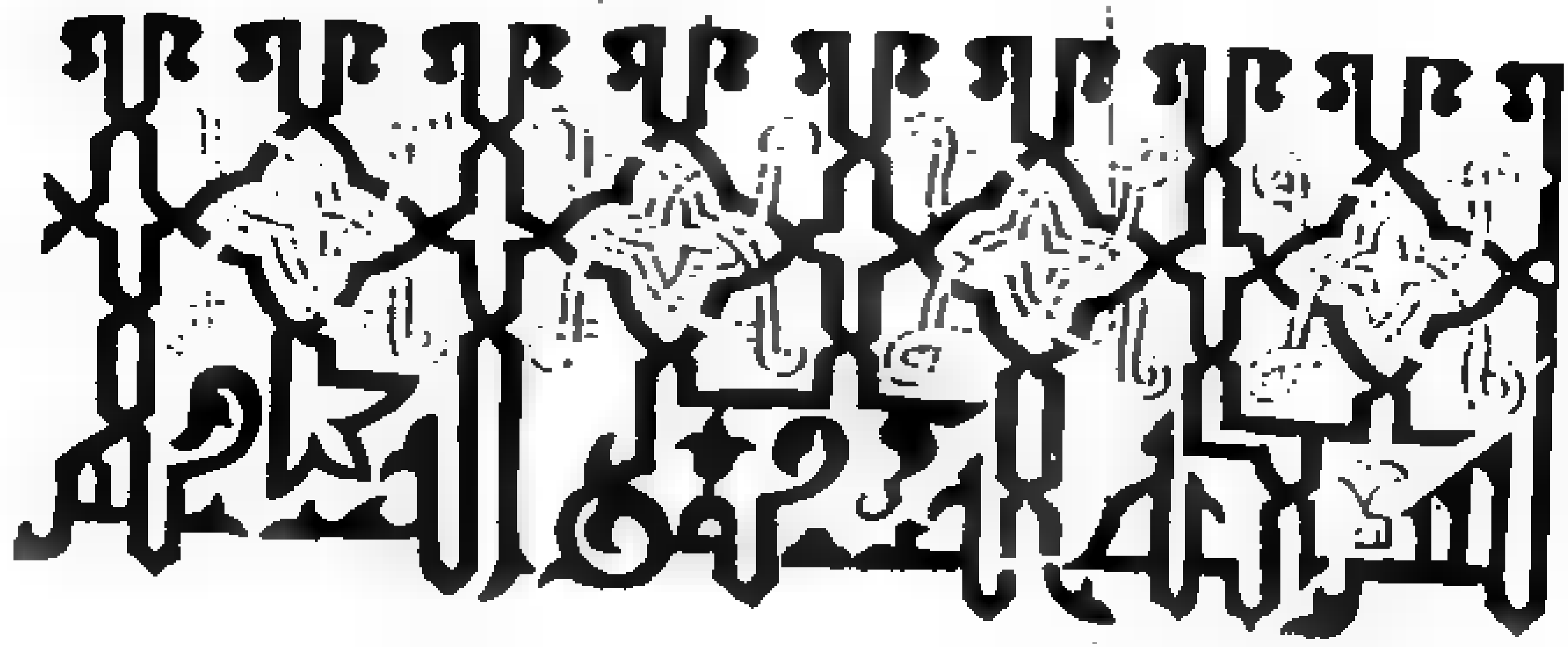
ہر دو سورتوں کے درمیان جائز صورتوں کی تعداد بتائیے۔
نیز ممنوع صورت بتائیے کہ کیوں ممنوع ہے۔

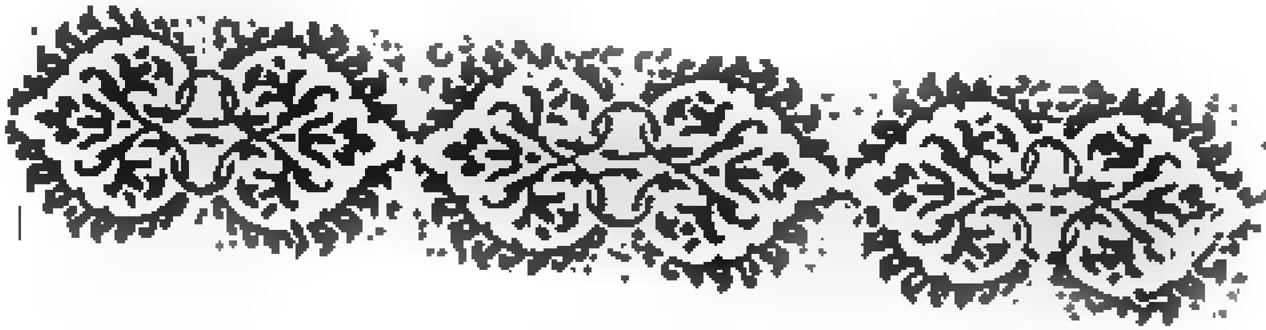
○ نمبر 4:۔

سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کے درمیان جائز صورتوں کی وضاحت کیجئے نیز بتائیے کہ سکتہ کرنے کی کیا کیفیت ہے۔

○ نمبر 5:۔

سورۃ توبہ کے آغاز میں دو جائز صورتیں بیان کیجئے۔





تیسری منزل

نون ساکن اور تنوین اور میم ساکن کے بیان میں

نونِ ساکن اور تنوین کے احکام

○ احکام:-

احکام حکم کی جمع ہے- علم تجوید میں حکم سے مراد عام قائدہ ہے-

○ نون ساکن:-

نون ساکن وہ حرف ہے جس پر تینوں حرکتوں میں سے کوئی حرکت نہ ہو-
اور ہر وہ حرف جس پر حرکت نہ ہو وہ ساکن ہوتا ہے لہٰذا نون ساکن ■ حرف ہوا جس پر کوئی حرکت نہیں-

○ قرآن شریف لکھنے والوں نے سکون کے لئے دو نشانیاں مقرر کی ہیں۔ نمبر1 چھوٹا سا دائرہ ۔ْ۔ نمبر2 جزم کی معروف شکل ۔ْ۔ جب ہم قرآن کریم میں کوئی حرف دیکھتے ہیں کہ اس پر کوئی حرکت نہیں تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ ساکن ہے چاہے اس پر علامت سکون ہو یا نہ ہو-

○ نون تنوین کی تعریف

نون تنوین کی تین حالتیں ہیں-
نمبر1 لکھنے کی حالت- نمبر2 پڑھنے کی حالت- نمبر3 وقف کی حالت

○ نمبر1- نون تنوین لکھنے کی حالت میں:-

اس کی صورت یہ ہے اسم کے آخر میں دو زبر ۔ً۔ دو زیر ۔ٍ۔ دو

پیش ٌ لکھی جاتی ہیں۔

○ نمبر 2۔ نون تنوین پڑھنے کی حالت میں:۔

اس کی صورت یہ ہے کہ اسم کے آخر میں ایک نون ساکن پڑھی جاتی ہے۔

○ نمبر 3۔ نون تنوین حالت وقف میں:۔

اس کی صورت یہ ہے کہ حالت وقف میں دو زیر اور دو پیش حذف ہو جاتی ہے لیکن جب دو زبر ہوں تو الف سے بدلی جاتی ہے۔

نون تنوین:۔

نون تنوین کو ہم دو زبر ً دو زیر ٍ دو پیش ٌ کی صورت میں لکھتے ہیں لیکن ہم اس کو نون ساکن کی طرح بولتے ہیں۔

نون ساکن کتابت میں	نون ساکن قراءت میں	نون تنوین کتابت میں	نون تنوین قراءت میں	نون تنوین حالت وقف میں
اَنْ لَنْ	اَنْ - لَنْ	سَمِيعًا حَكِيمًا	سَمِيعَنْ حَكِيمَنْ	سَمِيعَا حَكِيمَا
		خَبِيرًا	خَبِيرَنْ	خَبِيرَا

نوٹ:۔ چونکہ نون ساکن اور تنوین پڑھنے میں یکساں ہیں تو یہ احکام میں بھی ایک جیسے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے حروف ہجا سے پہلے چار احکام ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

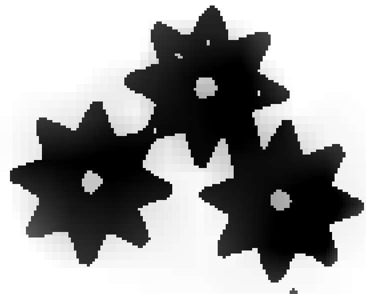
نون ساکن کے چار احکام

نمبر۱ (اظہار حلقی) نمبر۲ (ادغام) نمبر۳ (اقلاب) نمبر۴ (اخفاء حقیقی)

ان احکام کو آسانی کے ساتھ سمجھنے کے لئے حروف ہجا جن کی تعداد ۲۹ ہے سے واقفیت حاصل کریں کیونکہ یہ سب حروف قرآن حکیم میں نون ساکن اور تنوین کے بعد آتے ہیں سوائے الف کے اور یہ احکام مندرجہ ذیل نقشہ میں بخوبی ظاہر ہوں گے۔

نون ساکن کے بعد تمام حروف ہجا کی مثالیں سوائے الف کے		نون تنوین کے بعد تمام حروف ہجا کی مثالیں سوائے الف کے	
يَنْئَوْنَ	يَنْطِقُوْنَ	كُلٌّ اٰمَنَ	صَعِيْدًا طَيِّبًا
تُنْبِتُ	تَنْظُرُوْنَ	مَشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ	ظِلًّا ظَلِيْلًا
كُنْتُمْ	اَنْعَمْتَ	جَنّٰتٍ تَجْرِيْ	سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
مَنْثُوْرًا	فَسَيُنْغِضُوْنَ	اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً	قَوْلًا غَيْرَ
فَاَنْجَيْنَا	لِيُنْفِقْ	لِكُلٍّ جَعَلْنَا	خَالِدًا فِيْهَا
وَانْحَرْ	يَنْقَلِبُ	عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ
اَلْمُنْخَنِقَةُ	اَنْكَالًا	يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ	قَوْلًا كَرِيْمًا
عِنْدَهٗ	مِنْ لَّدُنْهُ	قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ	يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ
مَنْضُوْدٌ	مِنْ مَّالٍ	ظِلٍّ ذِيْ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ
مِنْ رَّبِّكَ	اِنْ نَّعْفُ	لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	شَيْءٍ نُّكُرٍ
اَنْزَلْنٰهُ	مِنْهُمْ	نَفْسًا زَكِيَّةً	فَرِيْقًا هُدٰى
مَا نَنْسَخْ	مِنْ وَّاقٍ	رَجُلًا سَلَمًا	يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ
اَنْشَاَكُمْ	اَنْ يَّشَآءَ	غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ	اٰيَةً يُّعْرِضُوْا
يَنْصُرْكُمْ		رِيْحًا صَرْصَرًا	
		عَذَابًا ضِعْفًا	

نوٹ:۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد بالترتیب ایک ایک حرف ہجا واقع ہوا ہے جیسے کہ ہم نے چارٹ میں دیکھا اس سے ہمیں ان چار احکام کی پہچان آسان ہو گئی ہے۔ جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف ہجا کا آنا اس بات کی دلیل اور علامت ہے کہ نون ساکن اور تنوین کا ان حروف میں ادغام ، اظہار اقلاب یا اخفاء ہوتا ہے۔ ہم حروف ہجا کا بہت بڑا حصہ دیکھتے ہیں کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد آتے ہیں اور وہاں اظہار ہوتا ہے کچھ حروف ہجا ایسے دیکھتے ہیں کہ جو نون ساکن اور تنوین کے بعد آتے ہیں تو نون ساکن اور تنوین کا ادغام ہوتا ہے۔ اسی طرح نون ساکن کے بعد کچھ حروف ہجا آنے سے اقلاب اور اخفاء ہوتا ہے۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد واقع ہونے والے ان حروف کو پہچان لینے سے آنے والے احکام کی پہچان انشاء اللہ آسان ہو جائے گی۔



وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

قرآن کو اپنی خوش آوازی سے زینت دو۔

نون ساکن اور تنوین کا پہلا حکم

○ (ا) اظہار حلقی

(ا) حرف مظہر:-

■ حرف جس میں اظہار ہوتا ہے- وہ نون ساکن اور تنوین ہے-
اور نون کا مخرج طرف لسان ہے

(ب) حروف اظہار:-

یہ چھ ہیں اور وہ ہیں- ء- ہ- ع- ح- غ- خ- ان کو حروف حلقی کہتے ہیں- اس لئے کہ یہ حلق سے نکلتے ہیں-

(ج) کیفیت اظہار:-

اظہار کی ادائیگی پڑھنے سے ظاہر ہوتی ہے- نون کا سکون بغیر غنہ کے واضح طور پر ادا کر کے اگلے حرف اظہار کی حرکت کو بغیر سکتہ کے نمایاں کرنا-

(د) اظہار کا معنی:-

اظہار لغت میں کھولنے اور جدا کرنے کو کہتے ہیں-
علماء تجوید کی اصطلاح میں اظہار کا معنی ہے حرف مظہر کو اپنے مخرج سے بغیر تغیر کے نکالنا اور حروف اظہار کو ان کے مخارج سے درست ادا کرنا-

(۵) اظہار کی مثالیں:۔

نون ساکن کی مثالیں حروف اظہار کے ساتھ کبھی ایک لفظ میں آتی ہیں کبھی دو لفظوں میں۔

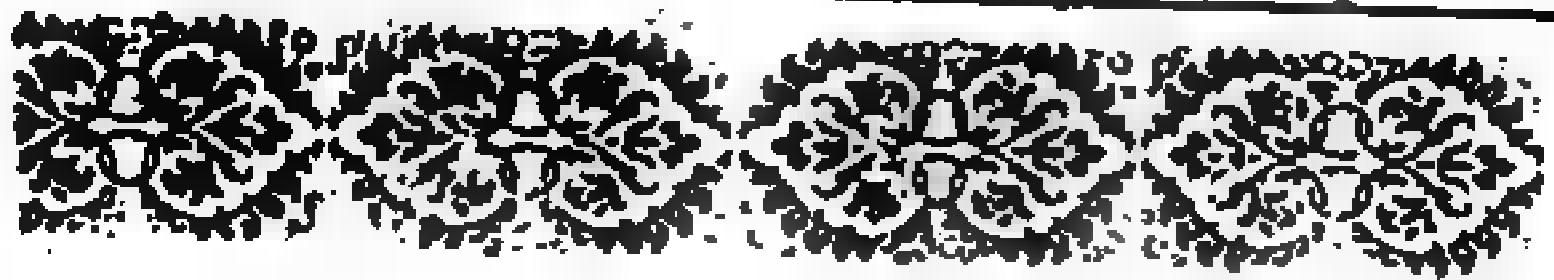
جب کسی حرف اظہار کے ساتھ ایک لفظ میں نون ساکن آتا ہے تو اس وقت ان مثالوں کو متوسط کہا جاتا ہے۔

اور جب نون ساکن کسی حرف اظہار سے پہلے والے حرف کے آخر میں آتا ہے اور حرف اظہار دوسرے لفظ کے شروع میں آتا ہے تو وقت ان مثالوں کو متطرفہ کہا جاتا ہے۔

لیکن نون تنوین کے بعد حروف اظہار ہمیشہ دوسرے لفظ کے شروع میں آتے ہیں کیونکہ تنوین ہمیشہ لفظ کے آخری حرف پر ہوتی ہے۔

نون ساکن اور تنوین کے اظہار کی مثالیں مندرجہ ذیل نقشہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

نون ساکن	نون ساکن	نون تنوین	حرف مظہر	حروف اظہار
يَنْـَٔوْنَ	مَنْ اٰمَنَ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا	ن	ا
يَنْهَوْنَ	مِنْ هَادٍ	جُرُفٍ هَارٍ	ـ	ه
اَنْعَمْتَ	مِنْ عَمَلٍ	سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	ـ	ع
وَانْحَرْ	فَاِنْ حَآجُّوْكَ	رَبٌّ غَفُوْرٌ	ـ	غ
فَسَيُنْغِضُوْنَ	مِنْ غِلٍّ	عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	ـ	خ
اَلْمُنْخَنِقَةُ	مِنْ خَلَاقٍ		ـ	ح



(و) اظہار کا سبب:-

اظہار کا سبب یہ ہے کہ نونِ ساکن اور تنوین کے بعد حروف اظہار کا آنا- حروف مظہر اور حروف اظہار آپس میں مخارج کے لحاظ سے دور دور ہیں- اور یہ نون میں تبدیلی کے لئے اس پر اثر انداز نہیں ہوتے- نیز نون ساکن کی اصلی کیفیت اظہار ہے-

(ذ) اظہار کے درجے:-

اظہار کے تین درجے ہیں-

1- علیا قبل ---------------- ہمزہ اور ھا-
2- وسطیٰ قبل ---------------- عین اور حا-
3- دنیا قبل ---------------- غین اور خا-

مشق

سوال نمبر 1:-

مندرجہ ذیل آیات میں نون ساکن اور تنوین کے اظہار کی مثالیں بیان کیجئے

(ا) (خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ) نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ) (سُوْرَةُ الْعَلَقِ)
(ب) (وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ) (سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ)
(ج) (مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ) (سُوْرَةُ الْمَسَدِ)
(د) (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ) (سُوْرَةُ الْفَلَقِ)

جواب۔

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

مِنْ عَلَقٍ یہاں نون ساکن کے بعد حرف حلقی عین کے آنے کی وجہ سے اظہار ہوگا عین حرف اظہار ہے
کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ یہاں تنوین کے بعد حرف حلقی خا کے آنے کی وجہ سے اظہار ہوگا کیونکہ حرف اظہار ہے
مَنْ خَفَّتْ یہاں نون ساکن کے بعد خا جو حرف حلقی ہے کی وجہ سے اظہار کا حکم ہے
عَنْہُ یہاں نون ساکن کے بعد ہ جو حرف حلقی ہے کی وجہ سے اظہار کا حکم ہے
حَاسِدٍ اِذَا یہاں نون تنوین کے بعد ہمزہ جو حرف حلقی ہے کی وجہ سے اظہار ہوگا

سوال نمبر 2:۔

مندرجہ ذیل آیات میں سے نون ساکن اور تنوین کے اظہار کی مثالیں تلاش کیجئے

(ا) (فَاَنْبَتْنَا فِیْھَا حَبًّا (۲۷) وَعِنَبًا وَّقَضْبًا (۲۸) سورۃ عبس

(ب) (وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ (۸) بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (۹) سورۃ التکویر

(ج) (وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ (۲۰) بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ (۲۱)
(سورۃ البروج)

درج ذیل سورتوں میں سے اظہار حلقی کی مثالیں نکالیئے اور اس کو چارٹ کی شکل دیجئے۔

(اَلْفَاتِحَةُ-النَّاسِ-الْفَلَقِ-اللَّهَبِ-الْكَوْثَر)

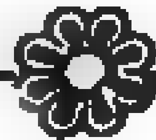
مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

- 1۔ بتایئے نون ساکن اور تنوین کی کتابت اور قراءت میں کیا فرق ہے۔
- 2۔ نون ساکن اور تنوین کے احکام کی پہچان کیسے ہوگی۔
- 3۔ بتایئے اظہار کیسے ہوگا اور اس کے کتنے درجات ہیں۔
- 4۔ اظہار کا معنی بتایئے اور اور حروف مظہر اور حروف اظہار کو بھی بیان کیجئے۔
- 5۔ نون ساکن کے اظہار کی دو مثالیں اور نون تنوین کی ایک مثال دیجئے۔

نوٹ اظہار مطلق:-

نون ساکن میں اظہار مطلق کی وجہ یہ ہے کہ نون ساکن واؤ اور یا سے پہلے ایک ہی لفظ میں ہیں۔ اور وہ چار مقام یہ ہیں۔

(دُنْيَا-قِنْوَانٌ-بُنْيَانٌ-صِنْوَانٌ)



نون ساکن اور تنوین کا دوسرا حکم

ادغام

(۱) حرف مدغم:۔ وہ نون ساکن اور تنوین ہے ـــــــــــ نْ ـٍ ـٌ

(۲) حروف ادغام:۔ چھ ہیں جن کا مجموعہ (يَرْمَلُوْنَ) ہے ہیں۔ ی ۔ ر۔ م۔ل۔و۔ن

(۳) ادغام کی کیفیت:۔ ادغام کہتے ہیں کہ حرف مدغم (جو نون ساکن اور تنوین ہے) کو کسی بھی حرف ادغام میں اس طرح چھپا دینا کہ دونوں ایک حرف مشدد بن جائیں۔

(۴) ادغام کا معنی

لغوی معنی:۔ لغوی معنی کسی چیز کو کسی چیز میں داخل کر دینا۔

اصطلاحی معنی:۔ تجوید کی اصطلاح میں حرف ساکن کو حرف متحرک میں اس طرح ملا دینا کہ دونوں ایک حرف مشدد بن جائیں کہ ادائیگی میں ایک حرف مشدد معلوم ہوں۔

(۵) ادغام کی قسمیں:۔ ادغام کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر۱ ـــــــ ادغام غنہ کے ساتھ

نمبر۲ ـــــــ ادغام غنہ کے بغیر

نون ساکن اور تنوین کا ادغام غنہ کے ساتھ مندرجہ ذیل حروف ادغام میں سے کسی ایک میں ہوتا ہے۔ جن کا مجموعہ ہے (يَنْمُوْ) اس کو ادغام ناقص کہتے ہیں یہ غنہ کی وجہ سے ناقص کہلاتا ہے۔

نون ساکن اور تنوین کا ادغام غنہ کے بغیر (ل) اور (ر) میں سے کسی ایک میں ہوتا ہے۔ اس کو ادغام تام یا ادغام کامل کہتے ہیں۔ یہ مکمل تشدید کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یاد رکھیے غنہ تشدید کے کامل ہونے میں رکاوٹ ہے۔

(۷) ادغام کی شرط:۔

نون کے ادغام میں یہ شرط ہے کہ ▪ متطرفہ ہو یعنی کلمہ کے آخر میں واقع ہو اور حرف ادغام دوسرے کلمہ کے شروع میں واقع ہو۔ لیکن تنوین کے بارے میں تو معلوم ہے کہ ▪ ہمیشہ لفظ کے آخر میں واقع ہوتی ہے۔ جیسا کہ آگے آنے والی مثالوں سے معلوم ہوگا۔

(۸) نون ساکن اور تنوین کے ادغام کی مثالیں نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نون ساکن	تنوین	حرف مدغم	حروف ادغام	ادغام کی قسمیں	
مَنْ يَّعْمَلْ	مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا	ن	ی	ادغام	ناقص
مِنْ نِّعْمَةٍ	اَمَنَةً نُّعَاسًا		ن	بالغنہ	
مِنْ مَّالٍ	اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ		م	ہوتا	
مِنْ وَّلِيٍّ	خَيْرٌ وَّاَبْقٰى		و	ہے	
مِنْ رَّبِّهِمْ	غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ		ر	ادغام	تام
وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ	سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ		ل	بلاغنہ	

(۹) ادغام کا فائدہ:۔ کیونکہ ادغام تلاوت میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ اور مشدد حرف دو حرفوں کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ اور وہ دونوں حروف ایک ہی دفعہ پڑھے جاتے ہیں۔

(۱۰) ادغام کی وجہ:۔ دونوں حرفوں کا (مثلین) (مُتَجَانِسَیْن) اور متقاربین

ہوتا ہے

(ا)—مِثْلَیْن:— کہ مدغم اور مدغم فیہ دونوں نون ہی ہوں یعنی نون کا ادغام نون ہی میں ہوتا ہے—

(ب)— مُتَقَارِبَیْن:— مدغم اور مدغم فیہ میں قرب مخرج ہے تو اس صورت میں نون کا ادغام جن حروف میں ہوتا ہے—وہ یہ حروف ہیں—(ر—ل—و—ی)

(ج)— مُتَجَانِسَیْن:— جب مدغم اور مدغم فیہ ہم جنس ہوں جو نون اور میم ہیں—اور یہ دونوں حروف غنہ اور تمام صفات میں متحد ہیں—

مشق

سوال نمبر ا:—

درج ذیل آیات میں نون ساکن اور تنوین کے ادغام کی مثالیں بیان کیجئے—

(ا) (وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝
يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝) سُوْرَةُ الْبَلَدِ

(ب) (وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى) سُوْرَةُ الَّيْلِ

(ج) (كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى ۝ أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى) سُوْرَةُ الْعَلَقِ

جواب-

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

وَّ وَالِدٍ وَّمَا	یہاں نون تنوین کے بعد واؤ حروف (یرملون) میں سے آیا ہے اور یہاں ادغام غنہ کے ساتھ ہوا ہے-
اَنْ لَّنْ	یہاں نون ساکن کے بعد لام حرف ادغام ہے لہٰذا ادغام غنہ کے بغیر ہوا ہے-
لَنْ يَّقْدِرَ	یہاں نون ساکن مدغم ہے، اور یا مدغم فیہ ہے لہٰذا ادغام غنہ کے ساتھ ہوا ہے-
مَالاً لُّبَدًا	یہاں تنوین مدغم ہے- جس کا ادغام لام میں بغیر غنہ کے ہوا ہے-
مِنْ نِّعْمَةٍ	یہاں نون ساکن کے بعد بھی نون ہے اور نون کا ادغام نون میں غنہ کے ساتھ ہوا ہے-
اَنْ رَّاٰهُ	یہاں نون ساکن کے بعد (ر) ہے اور نون ساکن کا ادغام را میں غنہ کے بغیر ہو گا-

سوال نمبر 2:-

درج ذیل آیات میں نون ساکن اور تنوین کے ادغام کی مثالیں نکال کر لائیں-

(ا) (هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ) (يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى) ○ (فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ)○ (يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ)○ اِرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ (سُوْرَةُ الْفَجْرِ)

(ب) مندرجہ ذیل سورتوں- اِخْلَاصِ- اَللَّهَبْ- اَلْهُمَزَةِ- اَلْقَارِعَةُ- اَلزِّلْزَال- اَلْبَيِّنَةُ- اور اَلْقَدْرِ میں سے ادغام کی صورتیں تلاش کر کے

تختہ سیاہ پر نقل کریں۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1۔ حرف مدغم اور حروف ادغام بیان کیجئے۔
2۔ ادغام کی کیفیت بیان کیجئے۔
3۔ ادغام کے معنی اور اس کا سبب اور اس کی قسمیں بتائیے۔
4۔ ادغام کامل اور ادغام ناقص کب ہوتا ہے بتائیے۔
5۔ نون ساکن کے ادغام کی شرط اور اظہار مطلق کا ذکر کیجئے۔
6۔ نون ساکن کے ادغام کی دو مثالیں اور نون تنوین کے ادغام تین مثالیں بتائیے۔

نون ساکن اور تنوین کا تیسرا حکم (اقلاب)

(1) حرف مقلوب:۔ وہ ہے نون ساکن اور تنوین۔

(2) حرف اقلاب:۔ وہ (با) ہے۔

(3) اقلاب کی کیفیت:۔ اقلاب ہوتا ہے۔ نون ساکن اور تنوین کو میم کے ساتھ بدل دینے سے غنہ اور اخفا کے ساتھ اور یہ اقلاب نون ساکن یا تنوین کے بعد با کے آنے سے ہوتا ہے۔

(4) اقلاب کا معنی:۔ (ا) لغت میں اقلاب کہتے ہیں کسی شئے کو اس کی ذات سے بدل دینا

(ب) اصطلاح تجوید میں اقلاب کہتے ہیں نونٗ ساکن اور تنوین کو میم سے بدل دینا غنہ اور اخفا کے ساتھ.......

(ج) اقلاب کی اصطلاحی تعریف سے تین باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔ جن کا پیش نظر

رکھنا ضروری ہے۔ وہ یہ ہیں۔

1۔ نون ساکن اور تنوین کا ادائیگی میں میم ساکن ہو جانا۔

2۔ پھر اس میم کا اخفاء کا (جو نون ساکن اور تنوین کی جگہ ہے) ادائیگی میں ظاہر ہو جانا۔

3۔ یعنی غنہ کا ہونا اس جگہ جو میم کی صفت ہے۔

(5) اقلاب کی مثالیں:۔

نون ساکن کی مثالیں حرف اقلاب کے ساتھ ایک کلمہ یا دو کلموں میں آتی ہیں۔

لیکن نون تنوین کی مثالیں دو کلموں میں ہوں گی اُس لئے کہ وہ ہمیشہ متطرفہ ہوتا ہے جیسا کہ آپ جان چکے ہیں۔

حالت اقلاب میں نون ساکن اور تنوین کی مثالیں درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

نون ساکن	نون ساکن اور میم	تنوین	حرف مقلوب	میم منقلب	حرف اقلاب
ایک لفظ میں	دو لفظوں میں				
اَنۢبِئْهُمْ اَنۢبِئُوْنِيْ	مِنۢ بَعْدِ مَنۢ بَخِلَ	زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا	نْ	م	ب

(6) اقلاب کا سبب:۔ نون ساکن اور تنوین کا حرف اقلاب سے پہلے میم سے بدلنے کی وجہ یہ ہے کہ ن کا میم کے ساتھ اشتراک ہے غنہ اور تمام صفات کے ساتھ اور میم کی مشارکت با کے ساتھ مخرج اور کئی صفات میں ہے اور با نون کی نسبت میم کا قرب چاہتا ہے اس لئے نون کو یہاں میم سے بدلا گیا۔

مشق

سوال نمبر1:- مندرجہ ذیل ایات میں نون ساکن اور تنوین کے اقلاب کی مثالیں بیان کیجئے۔

(ا) (فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝) سُوْرَةُ عَبَسَ

(ب) (وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝) سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

(ج) (وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝) سُوْرَةُ الْبُرُوْج

(د) (كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝) سُوْرَةُ الْعَلَق

جواب

مندرجہ ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

فَاَنْۢبَتْنَا ذَنْۢبٍ یہاں نون ساکن میم سے بدلی ہے با کے آنے کی وجہ سے جو حرف اقلاب ہے۔	
مُحِيْطٌۢ بَلْ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ یہاں نون تنوین میم ساکن سے بدلی ہے با کے آنے کی وجہ سے جو حرف اقلاب ہے۔	

سوال نمبر2:- مندرجہ ذیل آیات میں سے نون ساکن اور تنوین کے اقلاب کی مثالیں بیان کیجئے۔

(ا) (مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝) سُوْرَةُ التَّغَابُن

(ب) (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۝)
سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

سوال نمبر3:-

درج ذیل سورتوں (اَلْهُمَزَةِ اَلْبَيِّنَةُ- اَلَّيْلِ او رالشَّمْسِ) میں سے اقلاب کی مثالیں تلاش کر کے چارٹ بنائیے-

ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جواب دیجئے

1- حرف مقلوب اور حرف اقلاب کا ذکر کیجئے-
2- نون تنوین اور ساکن کے میم سے بدلنے کی وجہ بتائیے
3- اقلاب کا معنی بتائیے اور نیز یہ بتائیے کہ نون میم سے بدل کر میم کیا بنتا ہے-
4- نون ساکن میں اقلاب کی دو مثالیں اور نون تنوین کے اقلاب کی ایک مثال بتائیں-

نون ساکن اور تنوین کا چوتھا حکم (اخفا حقیقی)

(1) حرف اخفاء:- وہ ہے نون ساکن اور نون تنوین

(2) اخفاء کے حروف:- ۱۵ ہیں- اور وہ ہیں حروف اظہار چھ اور حروف ادغام چھ اور حرف اقلاب کے علاوہ باقی پندرہ حروف حروف اخفاء ہیں اور صاحب تحفہ کے مصنف نے ان پندرہ حروف اخفاء کو ذیل کے شعر کے ہر لفظ کے پہلے حرف میں جمع کیا ہے-

صِفْ ذَاثَنَا كَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا - دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِيْ تُقًى ضَعْ ظَالِمَا

(3) اخفاء کی کیفیت:- نون ساکن اور تنوین دونوں کو حروف اخفا میں چھپا کر غنہ کے ساتھ ادا کرنے کا نام اخفاء ہے۔ اخفا میں ہوتا یہ ہے کہ اس وقت حرف مخفی پر مخرج کی بجائے صفت غالب ہو جاتی ہے اور وہ صفت غنہ ہے۔ حروف مخفی حرف اخفاء سے پہلے آتے ہیں۔ مثلاً مِنْ صَلْصَالٍ ہم اس لفظ کو اس طرح ادا کریں گے (م) کے نیچے زیر اس کے بعد نون میں غنہ پھر ص پر زبر بغیر تشدید کے یعنی نون میں غنہ کی ادائیگی کے وقت (ص) کے ساتھ اس کا ادغام کی طرح کا تعلق نہ ہو۔

(4) اخفاء کا معنی:- اخفاء لغت میں چھپانے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح تجوید میں اخفاء یہ ہے کہ حرف کی ادائیگی اظہار اور ادغام کے بین بین ہو۔ اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ حرف کا ختم ہو جانا اور اس کی صفت کا باقی رہنا۔

اور اس کو اخفاء حقیقی اس لئے کہتے ہیں کہ حروف اخفاء سے پہلے نون ساکن اور تنوین بالکل چھپ جاتا ہے۔

(5) اخفاء کی مثالیں:- حروف اخفاء سے پہلے نون ساکن کی مثالیں ایک کلمہ میں بھی اور دو کلموں میں بھی آتی ہیں۔

لیکن نون تنوین کی مثالیں حروف اخفاء کے ساتھ دو کلموں میں ہی آتی ہیں اس لئے کہ یہ ہمیشہ متطرفہ ہے۔



نون ساکن اور تنوین کی مثالیں نقشے کے طور پر پیش ہیں۔

نون ساکن ایک	نون ساکن دو	نون تنوین	حرف حلقی	حروف اخفاء
لفظ میں	لفظ میں			
يَنْصُرْكُمْ	وَلِمَنْ صَبَرَ	عَمَلًا صَالِحًا	نْ	ص
لِيُنْذِرَ	مَنْ ذَا الَّذِيْ	ظِلٍّ ذِيْ		ذ
اَلْاُنْثٰى	فَمَنْ ثَقُلَتْ	اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً		د
اَنْكَالًا	وَاِنْ جَنَحُوْا	كِتٰبٌ كَرِيْمٌ		ک
اَنْجَيْنَا	فَمَنْ شَهِدَ	وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا		ج
يُنْشِئُ	مِنْ قَرَارٍ	غَفُوْرٌ شَكُوْرًا		ش
يَنْقَلِبُ	اَنْ سَيَكُوْنُ	بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ		ق
اَلْاِنْسَانُ	مِنْ دَآبَّةٍ	رَجُلًا سَلَمًا		س
عِنْدَهٗ	مِنْ طِيْنٍ	عَمَلًا دُوْنَ		د
يَنْطِقُ	مِنْ زَوَالٍ	صَعِيْدًا طَيِّبًا	س	د
تَنْزِيْلٌ	فَاِنْ فَآءُوْا	نَفْسًا زَكِيَّةً		ط
يُنْفِقُوْنَ	وَمَنْ تَابَ	خَالِدًا فِيْهَا		ذ
كُنْتُمْ	مِنْ ضَعْفٍ	نِعْمَةٍ تُجْزٰى		ف
مَنْضُوْدٍ	مِنْ ظَهِيْرٍ	وَكُلًّا ضَرَبْنَا		ت
اُنْظُرْ		ظِلًّا ظَلِيْلًا		ض ظ

(6) نون ساکن اور تنوین میں اخفاء کی وجہ:-

یہاں اخفاء کی وجہ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کا حروف اخفا کے ساتھ ایسا قرب نہیں ہے کہ نون کا حرف اخفاء میں ادغام ہو سکے۔ اور نہ اتنا بعد کہ اظہار ہونے میں مدد دے۔ لہٰذا ان حروف میں اخفاء کیا جاتا تو اس صورت میں لَا مُظْهَرِیْنِ وَلَا مُدْغَمِیْنِ۔ نہ ان میں ادغام ہوتا ہے نہ اظہار لہٰذا اخفاء ہو جاتا ہے۔

(7) اخفاء کے درجے:- اخفاء کے تین درجات ہیں۔

نمبر۱ اَقْرَبِی:- طا اور دال اور تا سے پہلے۔

نمبر۲ اَبْعَدِی:- قاف اور کاف سے پہلے

نمبر۳ اَوْسَطِی:- ان کے علاوہ باقی تمام حروف سے پہلے اور وہ یہ ہیں۔

ث۔ ج۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ظ۔ فا۔

مشق

سوال نمبر۱:- درج ذیل آیات میں نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کی مثالیں بیان کرو۔

(ا) (وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ○ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ○ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ○ وَجِآیْءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ○) سُوْرَةُ الْفَجْرِ

(ب) (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ○ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ○) سُوْرَةُ الشَّمْسِ

جواب

نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

حُبًّا جَمًّا یہاں نون تنوین ہے اور اس کا حکم اخفار حقیقی ہے کیونکہ اس کے بعد جیم ہے اور جیم حروف اخفاء میں سے ہے۔
جَمًّا كَلاًّ یہاں نون تنوین ہے اور اس کا حکم اخفاء حقیقی ہے کیونکہ اس کے بعد کاف ہے اور کاف حروف اخفاء میں سے ہے۔
دَكًّا دَكًّا یہاں تنوین ہے اور اس کا حکم اخفاء حقیقی ہے کیونکہ اس کے بعد دال ہے اور دال حروف اخفاء میں سے ہے۔
صَفًّا صَفًّا یہاں نون تنوین ہے اور اس کا حکم اخفاء حقیقی ہے کیونکہ اس کے بعد ص ہے جو حروف اخفاء میں سے ہے۔
اَلْاِنْسَانُ یہاں نون ساکن ہے اور اس کا حکم اخفاء حقیقی ہے کیونکہ اس کے بعد س ہے جو حروف اخفاء میں سے ہے۔
مَنْ زَكّٰهَا یہاں نون ساکن ہے اور اس کا حکم اخفاء حقیقی ہے کیونکہ اس کے بعد زا ہے جو حروف اخفاء میں سے ہے۔

مَنْ دَسّٰهَا

یہاں نون ساکن ہے اور اس کا حکم اخفا حقیقی ہے کیونکہ اس کے بعد (د) ہے جو حروف اخفا میں سے ہے۔

سوال نمبر2:۔ آنے والی آیات میں سے نون ساکن اور تنوین میں حالت اخفا کی مثالیں نکالیے۔

(ا) (یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ○ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ○ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ○ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ○ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ) سُوْرَةُ الْقَارِعَةُ

(ب) (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○) سُوْرَةُ الْفَلَقِ

سوال نمبر3:۔ اوپر درج شدہ آیات پر غور کیجئے اور اخفا کی مثالیں نکال کر تختہ سیاہ پر لکھیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

(۱)۔ حرف مخفی اور حروف اخفا کی تعریف کیجئے۔

(۲)۔ نون ساکن اور تنوین میں اخفا کی کیفیت بیان کیجئے نیز یہ بتایئے کہ ان کو اخفا حقیقی کیوں کہتے ہیں۔

(۳)۔ اخفا کا معنی کیجئے اور اخفا کے مراتب بیان کیجئے۔

(۴)۔ نون ساکن میں حالت اخفاء کی چھ مثالیں اور نون تنوین میں حالت اخفاء کی دو مثالیں بیان کیجئے۔

سوال نمبر۱:۔ سورۃ معارج کی آنے والی آیات میں خط کشیدہ الفاظ دیکھئے اور غور کرکے کہ یہاں پر کیا حکم واقع ہو رہا ہے مثالوں کے ساتھ تختہ سیاہ پر لکھئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ○ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ○ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ○ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ○ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ○ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ○ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ○ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ○ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ○ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ○ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ○ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ○ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ○ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ○ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ○ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ○ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ○ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ فِىْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ○ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○)

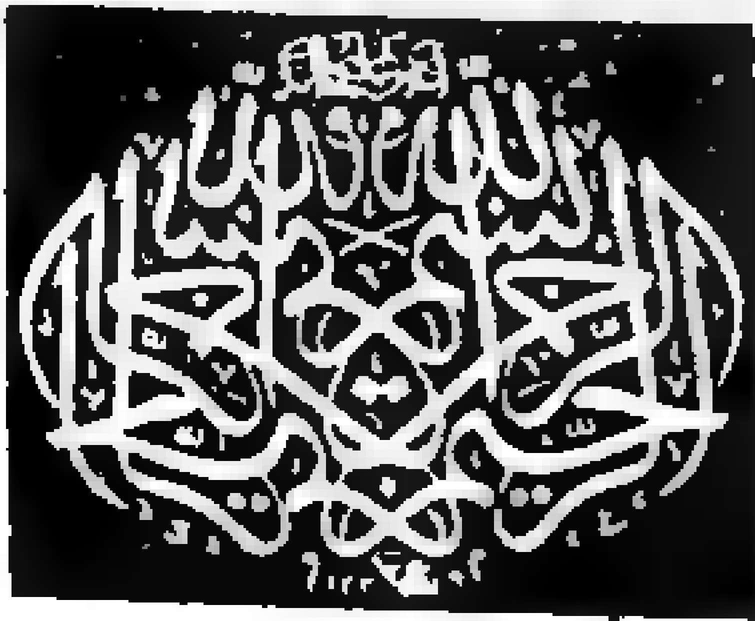
میم ساکن کے احکام

میم ساکن:- میم ساکن وہ حرف ہے جس پر تین حرکتوں زبر- زیر- پیش میں سے کوئی حرکت نہیں ہوتی- جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو ساکن ہوتا ہے-

میم ساکن کے تین احکام:- حروف ہجا سے پہلے میم ساکن کے تین احکام ہیں- نمبر۱ اخفاء شفوی ــــ نمبر۲ ادغام مثلین صغیر ــــ نمبر۳ اظہار شفوی

ان احکام کو آسانی سے سمجھنے کے لئے پہلے حروف ہجا کو جاننا چاہیے جن کی دوبارہ وضاحت آگے نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

لَهُمْ اَعْيُنٌ	اَلْحَمْدُلِلّٰهِ	وَمَضَوْا	وَيَمْكُرُوْنَ
وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ	تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ	وَاَمْطَرْنَا	اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ
تَمْتَرُوْنَ	تَمْرَحُوْنَ	وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ	لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
اَمْثَالُكُمْ	اِلَّا رَمْزًا	فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ	وَهُمْ نَائِمُوْنَ
لَهُمْ جَنّٰتٌ	وَامْسَحُوْا	فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ	اَمْ هَلْ تَسْتَوِى
اَمْ حَسِبْتُمْ	يَمْشُوْنَ	وَهُمْ فَرِحُوْنَ	اَمْوَالُكُمْ
اَهُمْ خَيْرٌ	وَهُمْ صَاغِرُوْنَ	وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ	اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا



جیسا کہ ہم نے دیکھا میم ساکن کے بعد تمام حروف ہجا کے فرداً فرداً آنے سے ہمیں ان تین احکام کا سمجھنا آسان ہو گیا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

میم ساکن کا پہلا حکم اخفاء شفوی

۱۔ حرف مخفی:۔ (جس میں اخفاء ہو گا) وہ میم ساکن ہے۔

2۔ حرف اخفاء:۔ (جس کی وجہ سے اخفاء ہو گا) وہ با ہے۔

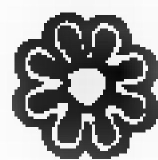
3۔ اخفاء کی کیفیت:۔ ادائیگی میں غنہ کے پائے جانے کے ساتھ میم میں اخفا واضح ہو گا۔ اور یہ اس لئے کہ اخفاء کی حالت میں مخرج میں دارومدار کم ہوتا ہے۔ اور یہ اخفاء حرف اخفا (با) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

4۔ اخفاء شفوی کی مثالیں:۔ میم ساکن کی مثالیں اخفاء کی حالت میں ہمیشہ متطرفہ ہوتی ہیں اور حرف اخفاء دوسرے لفظ کے شروع میں ہوتا ہے۔ میم ساکن میں اخفاء ہمیشہ دوسرے لفظ کے ساتھ ملنے سے ہوتا ہے۔

میم ساکن کے اخفاء کی مثالیں۔

میم ساکن حرف اخفاء کے ساتھ دو لفظوں میں	حرف مخفی	حرف اخفاء
اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی	مْ	بَ

5۔ اخفاء کا سبب:۔ حرف با سے پہلے میم ساکن کے اخفاء کا سبب میم کے (دو احکام) اظہار اور ادغام کو قبول نہ کرنا ہے۔ لیکن اس نے اظہار اور ادغام کے بین بین حکم اخفاء کو قبول کر لیا ہے۔



6- باسے پہلے میم ساکن کے اخفاء کو اخفاء شفوی کہنے کی وجہ:-
یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ اخفاء شفوی کی نسبت ہونٹوں کی طرف ہے کیونکہ یہ دونوں میم اور با ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں-

مشق

سوال نمبر ۱:-

مندرجہ ذیل آیات میں میم ساکن کے اخفاء کی مثالیں بیان کیجئے-

(ا) (إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ O)
(قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَآءُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَآءٍ مَّعِينٍ O) سُورَةُ الْمُلْكِ

(ب) (وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَّبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهٰرًا O) سُورَةُ نُوحٍ

جواب:- نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ   يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ   وَيُمْدِدْكُمْ بِمَا

ان الفاظ میں میم ساکن ہے اور اس کا حکم اخفاء شفوی ہے اس لئے کہ اس کے بعد (با) آتی ہے- اور با حروف اخفار شفوی ہے

سوال نمبر2:- درج ذیل آیات میں سے میم ساکن کے اخفاء شفوی کی مثالیں تلاش کیجئے-

(ا) (سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيمٌ ○) سُوْرَةُ الْقَلَمِ

(ب) (وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ○) سُوْرَةُ الْمَعَارِج

(ج) (وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ○) سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

سوال نمبر3:- مندرجہ ذیل سورتوں سے اخفاء شفوی کی مثالیں نکالنے کی کوشش کیجئے اور اس کا چارٹ بنائیے-

وہ سورتیں یہ ہیں- الْعٰدِيٰتِ- الْفَلَقِ- الشَّمْسِ

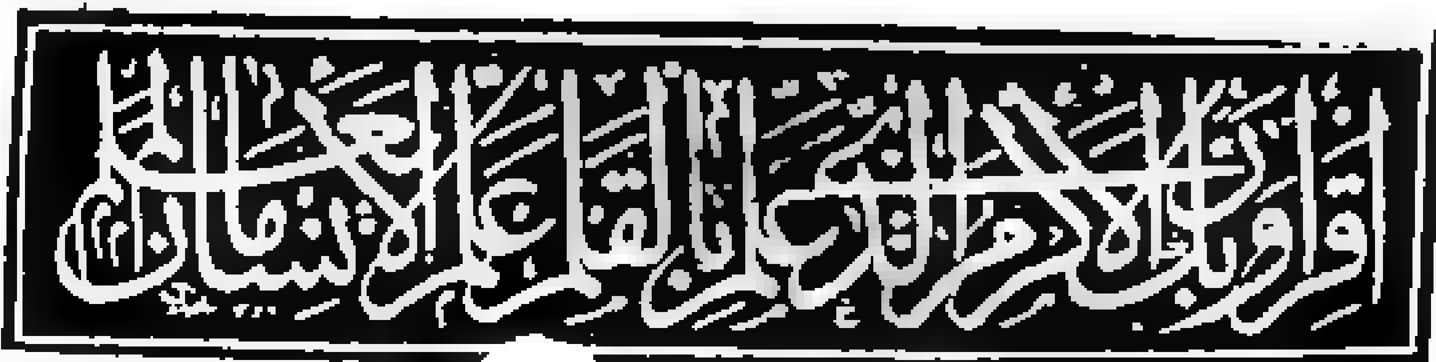
درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- اخفاء شفوی میں حرف مخفی کو بیان کیجئے نیز اس کا حرف اخفاء بھی بتائیے

2- بتائیے اخفاء شفوی کیسے ہوتا ہے اور اسے اخفاء شفوی کیوں کہتے ہیں-

3- میم ساکن میں اخفاء کا سبب بتائیے-

4- میم ساکن کے اخفاء شفوی کی دو مثالیں دیجئے



2۔ میم ساکن کا دوسرا حکم ادغام مثلین صغیر

1۔ حرف مدغم:۔ (جس کا ادغام ہوا ہے) میم ساکن ہے

2۔ حرف ادغام:۔ (جس کی وجہ سے ادغام ہوا ہے۔ میم متحرک ہے۔

3۔ ادغام کی کیفیت:۔ ادغام کہتے ہیں کہ پہلی میم کو دوسری میم میں اس طرح داخل کیا جائے کہ دونوں میم ایک میم مشدد ہو جائیں۔ اور یہ تشدید حالت ادغام میں غنہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہیں ہوتی اس لئے کہ غنہ تشدید کے کمال میں رکاوٹ ہے۔ اس کے باوجود اس کو ادغام تام کہتے ہیں کیونکہ اس میں غنہ دوسری میم مشدد کا سمجھا جائے گا۔

4۔ **ادغام مثلین صغیر کی مثالیں:۔** میم ساکن کے ادغام کی مثالیں ہمیشہ متطرفہ ہوتی ہیں اور حرف ادغام اگلے لفظ کے شروع میں آتا ہے اور میم میں ادغام کا یہ حکم بعد والے لفظ کے ساتھ وصل کی حالت میں ہوتا ہے۔

میم ساکن کے ادغام کی مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

میم ساکن حرف ادغام کے ساتھ دو لفظوں میں

حرف مدغم۔ مْ

حرف مدغم فیہ۔ مَ

اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا۔ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْ اٰمِنًا۔

اَمْ مَّنْ یَّکُوْنُ عَلَیْهِمْ وَکِیْلًا مْ مَ

5- ادغام کا سبب:- میم ساکن کا میم متحرک میں ادغام کا سبب دونوں حرفوں کا ایک جیسا ہونا ہے- اور ایک جیسا ہونا ادغام کے اسباب میں سے ایک سبب ہے- جیسا کہ آپ نون ساکن کے بیان میں جان چکے ہیں-

6- ادغام صغیر کی وجہ تسمیہ:- اس ادغام کو ادغام مثلین صغیر کہنے کی ایک وجہ دونوں حروف کا ایک جیسا ہونا ہے- اور دوسری وجہ مدغم کا ساکن اور مدغم فیہ کا متحرک ہونا ہے- جیسے مْ مَ

مشق

سوال نمبر1:۔ درج ذیل آیات میں میم ساکن کے ادغام کی مثالیں بیان کیجئے۔

(ا) (اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ○)

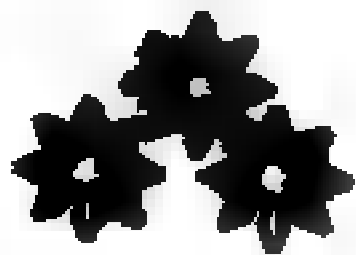
(ب) (ءَ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَاءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ○ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ○) سُوْرَةُ الْمُلْكِ

جواب: نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	ءَ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَاءِ	اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَاءِ
ان الفاظ میں میم ساکن اور اس کا حکم ادغام ہے کیونکہ میم ساکن کے بعد میم متحرک ہے اور میم حرف ادغام صغیر ہے		

سوال نمبر2:۔ سورہ نوح میں سے میم ساکن کے ادغام کی مثالیں تلاش کیجئے۔ اور نوٹ بک میں تحریر کیجئے۔

سوال نمبر3:۔ آپ کوشش کریں اور سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ اور اَلْقَدْرِ سے ادغام مثلین صغیر کی مثالیں نکال کر نوٹ بک میں درج کیجئے۔



مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- حرف مدغم اور حرف ادغام کو بیان کیجئے
2- وضاحت کیجئے کہ اس ادغام کا نام یہاں ادغام مثلین صغیر کیوں رکھا گیا-
3- میم ساکن کے ادغام کی دو مثالیں دیجئے-

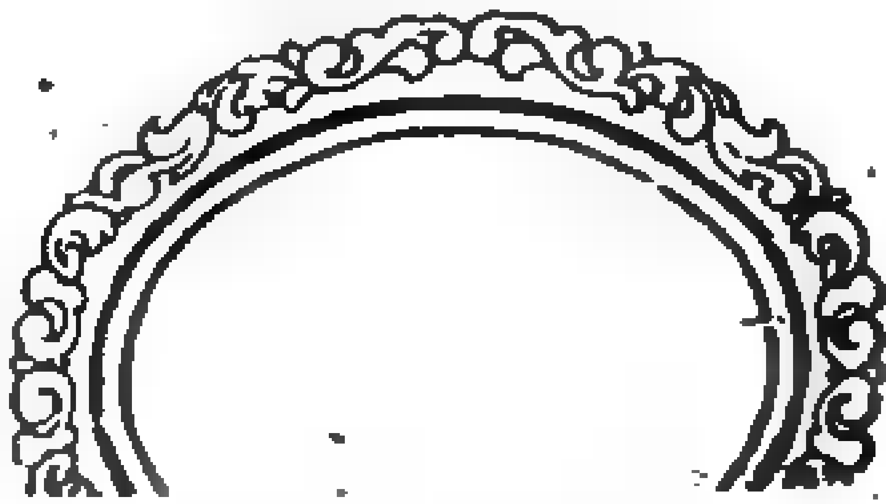
میم ساکن کا تیسرا حکم (اظہار شفوی)

1- حرف مُظْہِرْ:- (اور وہ میم ساکن ہے)

2- اظہار کے حروف:- (اور وہ چھبیس حروف ہیں)
اور حرف (با) کے علاوہ جس کا ذکر پہلے دو حکموں میں ہو چکا ہے- باقی تمام حروف ہجاء حروف اظہار ہیں-

3- اظہار کی کیفیت:- اظہار ثابت ہوتا ہے میم ساکن کو غنہ کہ بغیر خوب واضح کر کے پڑھنے سے اور حروف اظہا کی حرکت واضح طور پر غنہ کے بغیر ادا کرنے سے حرف مظہر اور حروف اظہار میں ادائیگی میں وقفہ بالکل نہ ہو-

4- اظہار شفوی کی مثالیں:- میم ساکن کے اظہار کی مثالیں اظہار کے حروف کے ساتھ دو کلموں میں آتی ہیں اور کبھی ایک کلمے میں بھی آتی ہیں-
میم ساکن کے اظہار کی مثالیں نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-



حروف اظہار	حرف مظہر	میم ساکن حروف اظہار کے ساتھ ایک اور دو کلموں میں
ا		عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ - الظَّمْاٰنُ
ت		اَمْ تَاْمُرُهُمْ - اَمْتًا
ث		قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ
ج		وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا
ح		وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ
خ		اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
د		وَهُمْ دَاخِرُوْنَ - وَاَمْدَدْنٰهُمْ
ذ		فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ
ر		اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ - تَمْرَحُوْنَ
ز		اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا
س		فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ
ش	م	يَمْشُوْنَ بِهَا
ص		خُذْ مِنْ اَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً
ط		وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا
ظ		مَسَّهُمْ طَآئِفٌ وَّاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
ع		وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا
غ		وَاسْاَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ - فَقَطَّعَ اَسْمَآءَهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ
ف		ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ
ق		وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ
ک		مَالَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ - فَيَمْكُثُ

میم ساکن حروف اظہار کے ساتھ ایک اور دو کلموں میں	حرف مظہر	حروف اظہار
اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ — وَاُمْلِي لَهُمْ		ل
وَهُمْ نَائِمُوْنَ		م
مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى	م	ن
اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ — يَمْهَدُوْنَ		ہ
اَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ — اَمْوَالُكُمْ		و
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ		ی

5— اظہار شفوی کا سبب:— حروف اظہار سے پہلے (جو چھبیس حروف ہیں) میم کا اور حروف اظہار کا مخرج دور دور ہوتا ہے کیونکہ میم کا مخرج دو ہونٹوں کا درمیان ہے اور حروف اظہار کے مخارج حلق اور زبان ہیں— اور یہ مخارج کی دوری دونوں ہونٹوں اور زبان اور حلق کے مخارج میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہے—

مشق

سوال نمبر۶:— درج ذیل آیات میں میم ساکن کے اظہار کی مثالیں بیان کیجئے—

(ا) (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا○ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا○ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا○ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا○) سُوْرَةُ النَّبَا

(ب) (كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا○) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

(ج) (يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَّالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ○) الْاِنْفِطَار

جواب:

نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

اَلَمْ نَجْعَلْ	یہاں میم ساکن ہے اور اس کا حکم اظہار شفوی ہے اس لئے کہ اس کے بعد نون واقع ہوتا ہے اور نون اظہار شفوی میں سے ہے۔
خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا	یہاں میم ساکن ہے اور اس کا حکم اظہار شفوی ہے اس لئے کہ اس کے بعد ہمزہ واقع ہوا ہے اور ہمزہ اظہار شفوی میں سے ہے
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا	یہاں میم ساکن ہے اور اس کا حکم اظہار شفوی ہے اس لئے کہ اس کے بعد سین واقع ہوتی ہے سین حروف اظہار شفوی میں سے ہے۔
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا	یہاں میم ساکن ہے اور اس کا حکم اظہار شفوی ہے اس لئے کہ اس کے بعد ی ہے جو حروف اظہار شفوی میں سے ہے۔
لَا تَمْلِكُ	یہاں بھی میم ساکن ہے اور اس کا حکم اظہار شفوی ہے اور اس کے بعد لام واقع ہوتی ہے اور لام حروف اظہار شفوی میں سے ہے۔
وَالْاَمْرُ	یہاں میم ساکن ہے اور اس کا حکم اظہار شفوی ہے اور اس کے بعد (ر) واقع ہوتی ہے اور را حروف اظہار شفوی سے ہے۔

سوال نمبر2:۔ درج ذیل آیات میں سے میم ساکن کے اظہار شفوی کی مثالیں تلاش کیجئے آیات سورۃ ق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ
بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بَلْ
كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى
السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ سورۃ (ق)

سوال نمبر3:- کوشش کیجئے ذیل کی سورتوں الْفِيلِ - الْعٰدِيٰتِ - الْبَيِّنَة - الضُّحٰى اور الشَّمْسِ میں سے اظہار شفوی کی مثالیں تلاش کر کے اس کو نوٹ بک میں لکھئے -

مندرجہ ذیل سوالوں سے جواب دیجئے

1- حرف مظہر اور حروف اظہار کی تعداد بتایئے-

2- اظہار شفوی کا سبب بتایئے-

3- میم کا اظہار ادائیگی میں نمائت وضاحت کے ساتھ ہوتا ہے- بتایئے کہاں اور کیوں؟

4- میم کے اظہار کی سات مثالیں دیجئے-

میم ساکن کے احکام اور نون ساکن اور تنوین کے احکام کی مشق

درج ذیل آیات میں خط کشیدہ کا حکم بیاں کیجئے نیز ان کی مثالیں جمع کر کے ان کو نوٹ بک میں لکھئے-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ○ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ○ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ○ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا○ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا○ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا○ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا○ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا○ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ

وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًاO مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ
وَقَارًاO وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًاO اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاO وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًاO
وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًاO ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًاO وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًاO لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
فِجَاجًاO سُوْرَةُ نُوْحٍ

میم اور نون مشدد کا حکم

ہر مشدد حرف دو حرفوں سے بنا ہوا ہوتا ہے ان دونوں میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے۔ اور ہم پہلے جان چکے ہیں کہ ادغام بھی دو حرفوں سے پیدا ہوتا ہے پہلا ساکن جس کو مدغم کہتے ہیں دوسرا متحرک جس کو مدغم فیہ کہا جاتا ہے۔ پھر ساکن کو متحرک میں اس طرح ملا لیا جاتا ہے کہ وہ دونوں مل کر ایک ہی حرف بن جاتے ہیں۔

میم مشدد اور نون مشدد دو حرف ہوتے ہیں۔

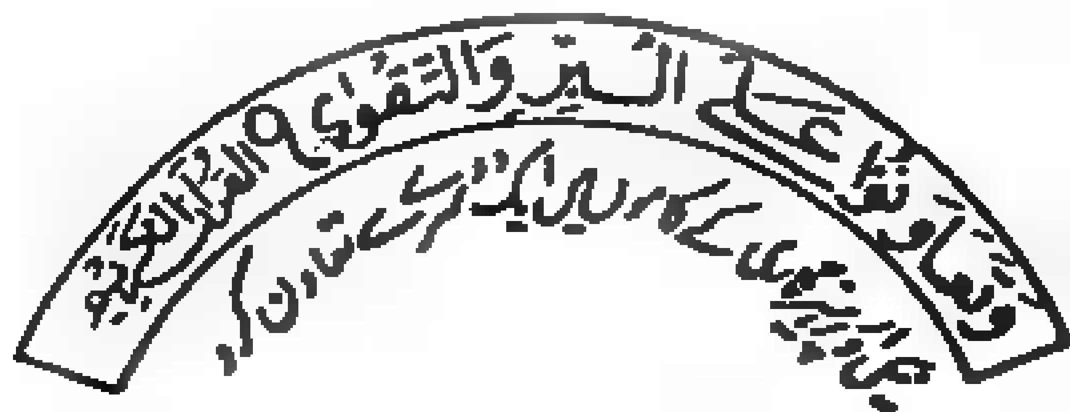
وضاحت:۔ مثلاً عَمَّ کی میم اصل میں عَنْ۔ مَا۔ ہے۔ یہاں نون کا میم میں ادغام ہوا تو دونوں کا مل کر ایک حرف مشدد بن گیا اور وہ ہے عَمَّا کی میم مشدد اور اسی طرح اِنَّا کا نون اصل میں (اِنْ۔ نَا) ہے یہاں بھی نون کا نون میں ادغام ہوا۔ تو دونوں مل ایک حرف مشدد بن گیا اور وہ ہے اِنَّا کا نون۔

میم اور نون۔ مشدد ان کی دو حالتیں

(ا) دونوں کلمہ کے درمیان واقع ہوں۔
(ب) دونوں کلمہ کے آخر میں واقع ہوں۔

میم اور نون مشدد کا حکم:۔ میم مشدد اور نون مشدد کا ایک ہی حکم ہے اور وہ ہے پڑھنے کی حالت میں غنہ کو ایک الف کی مقدار میں ظاہر کرنا۔

میم اور نون مشدد متوسط اور متطرف کی مثالیں	ان کے بعد آنے والے حروف	حکم
اُمَّتُکُمْ	ت	غنہ
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ	ث	کے
ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ	ک	ساتھ
اُمَّهَاتُهُمْ	ھ	اظہار
لَمَّا	ا	
هَمُّوْ	و	
ءَآمِّیْنَ	ی	
اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ کَانَ اُمَّةً	ا	
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ	د	
اَلنَّعِیْمُ	ع	
اِنَّمَا	م	
اَنَّا	ا	
اَلنُّوْرُ	و	
اِنِّیْ	ی	



مشق

سوال نمبر۱:۔ ذیل کی آیات میں میم اور نون مشدد کا حکم بیان کیجئے۔

(اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ○ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ○ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ○ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ○ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ○ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ○) سُوْرَةُ الطَّارِقِ

جواب

اَلنَّجْمُ لَمَّا مِمَّ اِنَّهٗ

یہاں نون اور میم مشدد ہے اور یہاں غنہ کو ظاہر کرتا ہے اس کو صرف غنہ مشدد کہتے ہیں

سوال نمبر2:۔ درج ذیل آیات میں سے میم اور نون مشدد کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(۱) (يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ○ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ○ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ○ سُوْرَةُ الْقَارِعَةُ

سوال نمبر3:۔ کوشش کیجئے کہ سُوْرَةُ الَّيْلِ - الضُّحٰى - اَلزِّلْزَالِ - اور سے میم اور نون مشدد کی مثالیں تلاش کر کے نوٹ بک میں درج کیجئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1۔ میم اور نون مشدد کی حالتیں بیان کریں۔ 2۔ نون اور میم مشدد کا حکم بیان کیجئے

3۔ میم مشدد کی تین مثالیں اور نون مشدد کی دو مثالیں پیش کیجئے

غنہ کا بیان

1- **غنہ کی تعریف:-** غنہ کا لغوی معنی- ناک کے بانسہ میں سے نکلنے والی آواز اور تجوید کی اصطلاح میں ایک ایسی مرغوب آواز جو نون ساکن اور تنوین اور میم کی ذات میں ملی ہوئی ہوتی ہے-

2- **غنہ کا مخرج:** غنہ کی آواز ناک کے بانسے (ہڈی) سے نکلتی ہے جو ناک کے اندر کا آخری حصہ ہے اور نون ساکن اور تنوین اور میم کی لازمی صفت ہے- جیسے کہ ابھی آئے گا-

3- **غنہ کی مقدار:-** غنہ کی مقدار علمائے تجوید کے مطابق دو حرکتوں کے برابر (ہاتھوں کا بند کرنا اور کھولنا) ہے-

4- **غنہ کے مقامات:-**

1- نون ساکن اور تنوین میں

2- نون مشدد میں

3- میم ساکن میں

4- میم مشدد میں

پہلی بات:- نون ساکن اور تنوین میں غنہ کی تفصیل

نون ساکن اور تنوین میں غنہ کی تین حالتیں ہیں-

(الف) ان چار حروف یعنی (ی- م- ن- و-) میں نون ساکن اور تنوین کے ادغام کی حالت میں غنہ پایا جاتا ہے-

مثالیں- فَمَنْ يَّعْمَلْ- يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ- مِنْ مَّاءٍ- خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

(ب) حرف باء سے پہلے نون ساکن اور تنوین کے اقلاب کی صورت میں میم منقلب

میں غنہ پایا جاتا ہے۔

جیسے اَنْبَتَتْ۔ زَوْجٍ بَهِيْجٍ۔

(ج) پندرہ حروف اخفاء سے پہلے نون ساکن اور تنوین میں اخفاء کی حالت میں غنہ پایا جاتا ہے۔

جیسے يَنْصُرْكُمْ۔ سِرًّا عًا ذَالِكَ۔ مَنْشُوْرًا۔ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ۔ مَنْ جَاهَدَ۔ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ مِنْ قَبْلُ۔ قَوْلًا سَدِيْدًا۔ مِنْ دَآبَّةٍ۔ شَرَابًا طَهُوْرًا۔ تَنْزِيْلُ۔ خَالِدًا فِيْهَا۔ مُنْتَهُوْنَ۔ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ۔ يَنْظُرُوْنَ۔

دوسری بات:۔ نون مشدد میں غنہ کی حالت۔ نون مشدد کا وسط کلمہ یا آخر کلمہ میں آنے پر غنہ پایا جاتا ہے۔

جیسے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ

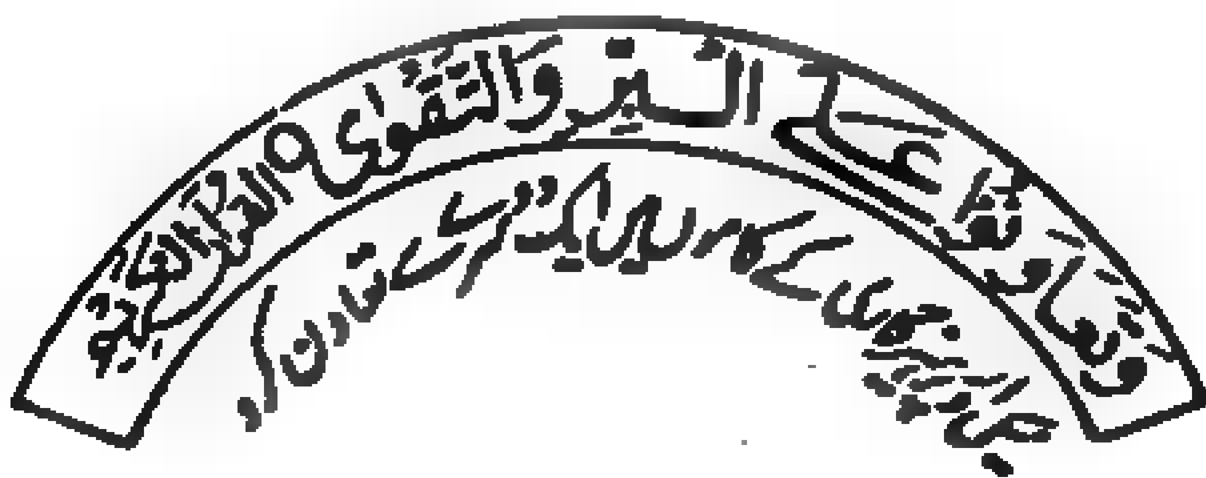
تیسری بات:۔ میم ساکن میں غنہ کی تفصیل

میم ساکن میں غنہ کی دو حالتیں ہیں۔

(ا) حرف با سے پہلے میم ساکن میں اخفاء شفوی کی حالت میں غنہ پایا جاتا ہے جیسے

وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ

(ب) میم متحرک میں میم ساکن کے ادغام کی حالت میں جیسے ادغام مثلین صغیر کہتے ہیں غنہ پایا جاتا ہے۔ جیسے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ



چوتھی بات

میم مشدد میں غنہ کی تفصیل

میم مشدد کلمہ کے وسط یا آخر میں آنے پر اس میں غنہ پایا جاتا ہے۔ جیسے۔
عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۔ اِنَّ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ

5۔ غنہ کے درجات:۔ غنہ کے تین درجے ہیں۔

(الف) قوی درجہ:۔ تشدید کی حالت میں

(ب) اس کے بعد:۔ ادغام کی حالت

(ج) اس کے بعد:۔ اخفاء کی حالت

مشق

سوال نمبر ۱:۔

آیات ذیل میں وہ مثالیں بیان کیجئے جن میں غنہ پایا جاتا ہے۔

(اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ○ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ○ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ○ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ○ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَا فَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ○ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ○) سورۃ الْمُطَفِّفِيْن

جواب:— جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

اِنَّ	یہاں نون مشدد ہے اور اس کا حکم غنہ کا اظہار ہے اس کو حرف غنہ مشدد کہتے ہیں
يَنْظُرُوْن	یہاں نون ساکن اور اس کا حکم اخفا ہے۔ یہاں غنہ اپنے صحیح مقام پر آیا ہے اور یہ حرف اخفاء سے پہلے ہے۔ اور اس کی مقدار ایک الف ہے
اَلنَّعِيْم	یہاں نون مشدد ہے اور اس کا حکم غنہ کا اظہار ہے۔ اس کو حرف غنہ مشدد کہتے ہیں۔
رَحِيْقٍ مَّخْتُوْم	یہاں تنوین ہے اور اس کا حکم غنہ کے ساتھ ادغام ہے۔ کیونکہ اس کے بعد میم واقع ہوتی ہے اور میم حرف ادغام باالغنہ ہے۔
مِسْكٌ وَّفِي	یہاں تنوین ہے اور اس کا حکم غنہ کے ساتھ ادغام ہے اس لئے کہ یہاں واو واقع ہوتی ہے اور واو حرف ادغام باالغنہ ہے۔
مِنْ تَسْنِيْم	یہاں نون ساکن ہے اس کا حکم اخفاء ہے یہاں غنہ اپنے مقام پر واقع ہوا ہے اور یہ حرف اخفاء (ت) کے آنے سے واقع ہوا ہے۔
عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا	یہاں تنوین ہے اور اس کا حکم ادغام باالغنہ ہے۔ اس لئے کہ یہاں بعد میں ی واقع ہوتی ہے۔ اور یا حرف ادغام باالغنہ ہے۔

سوال نمبر2:— درج ذیل آیات میں سے غنہ کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○)

سوال نمبر3:۔ کوشش کیجئے سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار میں سے غنہ کی مثالیں تلاش کر کے نوٹ بک میں درج کیجئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1۔ غنہ کی تعریف کریں اور اس کا مخرج بیان کریں۔

2۔ غنہ کی مقدار بتائیں

3۔ یہ بتائیں غنہ کہاں پایا جاتا ہے۔

4۔ غنہ کے درجات کیا ہیں۔

5۔ درج ذیل حالات میں غنہ کی ایک ایک مثال دیجئے۔
اَلتَّشْدِیْد۔ اِدْغَام۔ اِخْفَاء





چوتھی منزل

لام ساکن کے بیان میں

لام ساکن کے احوال

لام ساکن کی قرآن کریم میں پانچ اقسام ہیں۔

1۔ لام اسم
2۔ لام تعریف
3۔ لام فعل
4۔ لام امر
5۔ لام حرف

ان کی تفصیل اور احکام

لام اسم کی تعریف:۔ لام اسم وہ لام ہے جو اسم کا حصہ ہوتی ہے جیسے
سُلْطَانًا۔ سَلْسَبِيلًا۔ اَلْفَافًا۔ وَ اَلْوَانِكُمْ۔

حکم:۔ لام اسم میں اظہار واجب ہے۔

لام تعریف یا لام ال:۔ یہ لام اسماء کے شروع میں آتی ہے اور اسم عام کو اسم خاص کے معنی میں کر دیتی ہے اسی لئے اس کو لام تعریف کہتے ہیں۔

لام تعریف کے احوال

لام تعریف کے دو حال ہیں۔ نمبر1 اظہار۔ نمبر2 ادغام۔

لام تعریف کا پہلا حال۔ اظہار:۔ مندرجہ ذیل حروف اگر لام تعریف سے پہلے آجائیں تو اس لام کو ظاہر کر کے پڑھیں گے۔ اور ان کو حروف قمری کہتے ہیں۔

ان کی تعداد چودہ ہے۔ جن کا مجموعہ یہ ہے۔ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهُ۔

لام کے اظہار کا طریقہ:۔ ال کے لام کی جزم کو مکمل ادا کریں پھر لام کے بعد والے حرف کی حرکت واضح کر کے بغیر سکتہ کے ادا کریں یعنی لام اور حرف اظہار کے درمیان وقفہ نہ پیدا ہو۔

حروف قمری سے پہلے لام ال کے اظہار کی قرانی مثالیں۔ نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

لام قمری حروف اظہار کے ساتھ	حروف اظہار	حروف قمری	حروف قمری حروف اظہار کے ساتھ	حروف اظہار	حروف قمری
اَلْاَخْيَارُ	لام	ا	اَلْخَالِقُ	لام	خ
اَلْبَارِئُ	اَلْ	ب	اَلْفَتَّاحُ	ال	ف
اَلْغَنِىُّ		غ	اَلْعَلِيْمُ		ع
اَلْحَكِيْمُ		ح	اَلْقَمَرُ		ق
اَلْجَوَارِ		ج	اَلْيَاقُوْتُ		ی
اَلْكَرِيْمُ		ک	اَلْمَجِيْدُ		م
اَلْوَدُوْدُ		و	اَلْهُدٰى		ہ

حروف قمری کے ساتھ ل کے اظہار کا سبب؟



یہ اظہار اس لئے ہوتا ہے کہ لام ال اور حروف قمری آپس میں مخارج کے لحاظ سے دور دور ہیں۔

نوٹ:۔ لام ال کا اظہار حروف قمری میں تلاوت کلام مجید میں واجب ہے لہٰذا عام بول چال میں بھی اس کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

مشق

سوال نمبر ۱:۔ مندرجہ ذیل آیات میں لام قمری کی نشان دہی کریں۔

(وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝)

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا
وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْفِسْقِ وَالْكَبَائِرِ

قرآنِ حکیم کو اس انداز سے پڑھو جس طرح اہلِ عرب پڑھتے ہیں
اہلِ فسق و کبائر کی طرح پڑھنے سے بچو !

جواب

نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

وَالْعٰدِیٰتِ	(حروف قمری) ع سے پہلے لام ال میں اظہار
فَالْمُوْرِیٰتِ	م
فَالْمُغِیْرٰتِ	م
الْاِنْسَانُ	ن
الْخَیْرِ	خ
الْقُبُوْرِ	ق

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے لام ال کے اظہار کی مثالیں تلاش کرو

(اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ○) (سورۃ التکاثر)

سوال نمبر3:۔ سورۃ الفجر سے حروف قمری سے پہلے لام ال کی مثالیں نکال کر کتاب کے مطابق نقشہ بناؤ

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دو

1۔ لام ال کا اظہار کب اور کیوں ہوتا ہے۔
2۔ حروف قمری کتنے ہیں ان میں پانچ حروف بیان کرو۔
3۔ لام ال کے اظہار کی تین مثالیں بیان کرو۔

لام ال کا دوسرا حال — ادغام

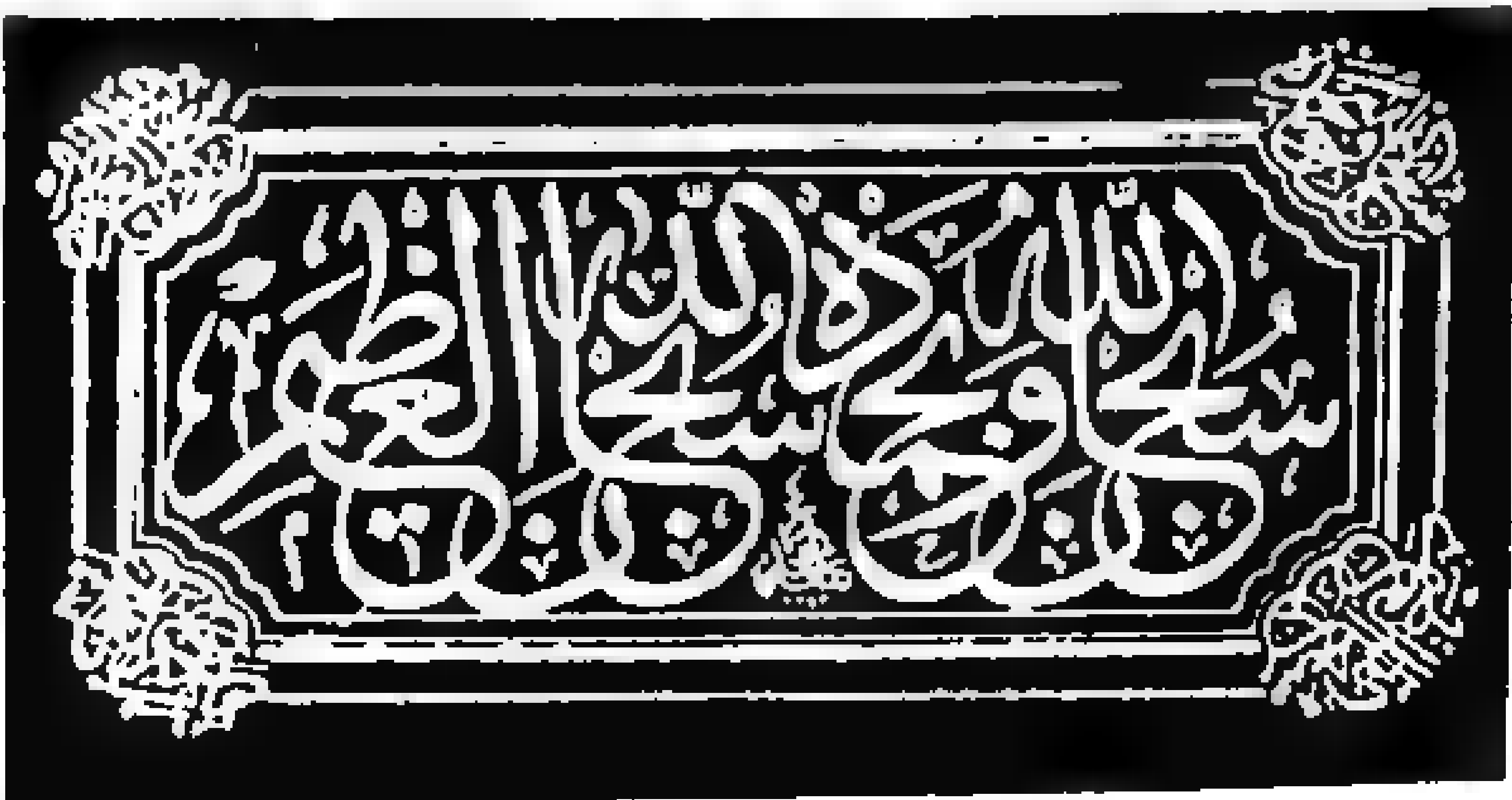
لام ال مندرجہ ذیل چودہ حروف سے پہلے آئے تو لام کو ظاہر کرنے کی بجائے آگے آنے والے حرف سے بدل کر تشدید کے ساتھ پڑھیں گے ان چودہ حروف کو حروف شمسی کہتے ہیں۔ ان کو اس شعر کے ہر لفظ کے پہلے حرف میں بیان کیا ہے۔

۱۔ طِبْ ثُمَّ صِلْ رَحِمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ
دَعْ سُوْءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيْفًا لِلْكَرَم

وہ یہ ہیں۔ طا۔ ثا۔ صاد۔ را۔ تا۔ ضاد۔ ذال۔ نون۔ دال۔ سین۔ ظا۔ ذا۔ شین۔ لام۔

۱۔ ترجمہ۔ خوش رہو پھر صلہ رحمی کرو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ خوش نصیب آدمی سے دوستی رکھو بدگمانی چھوڑ دو شریف آدمی سے اس کی شرافت کی وجہ سے ملتے رہو۔

ان چودہ حروف میں لام کا ادغام واجب ہے۔
جیسے لفظ وَالشَّمْسِ میں لام کا ادغام (شین) میں ہوتا ہے۔



حروف شمسی میں لام ال کے ادغام کی قرآنی مثالیں

حروف شمسی	حروف ادغام	لام ال کی حروف شمسی کے ساتھ ادغام کی مثالیں	حروف شمسی	حروف مدغم	لام ال کی حروف شمسی کے ساتھ ادغام کی مثالیں
ن	لام	اَلنُّوْرُ	ط	لام	اَلطَّيْرُ
د	ال	الدَّهْرُ	ث	ال	اَلثَّقَلٰنِ
س		وَالسَّمِيْعُ	ص		اَلصّٰبِرِيْنَ
ظ		وَالظّٰلِمِيْنَ	ر		اَلرّٰكِعِيْنَ
ز		وَالزَّيْتُوْنِ	ت		اَلتَّكَاثُرُ
ش		الشَّكُوْرُ	ض		وَالضُّحٰى
ل		وَالَّيْلِ	ذ		وَالذّٰرِيٰتِ

حروف شمسی میں ادغام کا سبب؟ لام ال کا حروف شمسی میں ادغام اس لئے ہوتا ہے کہ لام ال اور حروف شمسی آپس میں مخارج کے لحاظ سے قریب قریب ہیں۔

نوٹ:۔ لام کو ادغام کی حالت میں اس طرح پڑھیں کہ تلاوت اور عام گفتگو میں لام کی آواز سنائی نہ دے۔

مشق

سوال نمبر ا:۔ مندرجہ ذیل آیات میں لام شمسی کی نشاندہی کریں۔

(وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ٥ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ٥ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ٥ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ٥ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ٥ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ٥ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ٥)

جواب

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

وَالتِّیْنِ	(حروف شمسی) ت میں لام ال کا ادغام
وَالزَّیْتُوْنِ	(حروف شمسی) ز
الصّٰلِحٰتِ	(حروف شمسی) ص
بِالدِّیْنِ	(حروف شمسی) د
اَللّٰهُ	(حروف شمسی) ل

سوالات

مندرجہ ذیل قرآنی آیات سے حروف شمسی میں لام ال کے ادغام کی مثالیں تلاش کرو۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ○ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ○ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ○ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ○ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ○ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ○ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ○ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ○

سوال:۔ سورۃ [illegible] سے حروف شمسی (لام ال) کے ادغام کی مثالیں تلاش [illegible] نقشہ بناؤ۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دو

1۔ لام ال کا ادغام [illegible] کیوں کیا جاتا ہے۔

2۔ حروف ادغام کتنے ہیں اور ان میں سے چھ مثالیں بیان کرو

3۔ لام ال کے ادغام کی چار مثالیں بیان کرو۔

لام ساکن کی تیسری قسم لام فعل

تعریف:- یہ لام ساکن فعل کے لفظ کا حصہ ہے- فعل ماضی ہو مضارع یا امر-

لام فعل کے دو حال ہیں:- نمبر۱ ادغام ـــــــ نمبر۲ اظہار

لام فعل ساکن کا پہلا حال -ادغام:- عمل ادغام کے دو اجزاء

1- پہلا جز- مدغم:- اور وہ لام فعل ہے-

2- دوسرا جز- مدغم فیہ:- (لام) اور (را) ہیں-

ادغام کا طریقہ:- لام فعل کو (لام یا را) میں اس طرح ملائیں کہ دونوں ایک حرف مشدد معلوم ہوں-

لام فعل کی لام اور را میں ادغام کی قرانی مثالیں-

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

لام (فعل) ساکن کا دو حروف میں ادغام	حرف مدغم	مدغم فیہ
قُلْ رَّبِّ	لام (فعل) ساکن	ر
قُلْ لَّآ		ل

لام فعل ساکن کا ادغام ری اور لام میں اس لئے ہوتا ہے- کہ

1- را میں ادغام کی وجہ مخرج کا قرب ہے-

2- لام میں ادغام کی وجہ دونوں کا ایک جیسا ہونا ہے-

مشق

سوال:۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں لام فعل ساکن کے ادغام کی مثالیں بیان کریں۔

(ا) (قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ○)

(ب) (وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

جواب

قُلْ لِّمَنْ حرف لام کے اندر لام فعل ساکن کا ادغام
قُلْ رَّبِّ حرف را کے اندر لام فعل ساکن کا ادغام

مندرجہ ذیل آیات سے لام فعل ساکن کا ادغام تلاش کرو۔

(ا) (قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○) سُوْرَةُ الْقَصَص

(ب) (يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○) سُوْرَةُ الْحُجُرَات



مشق

سُوْرَۃُ الْفَتَحَ میں سے لام فعل ساکن کا ادغام تلاش کر کے کتاب کے نقشہ کے مطابق نقشہ بناؤ۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دو

1۔ لام فعل ساکن کا ادغام کب اور کیوں ہوتا ہے۔
2۔ لام فعل کا ادغام کن حروف میں ہوتا ہے اور کیسے ہوتا ہے۔
3۔ لام فعل ساکن اور مدغم کی ایک مثال بیان کرو۔

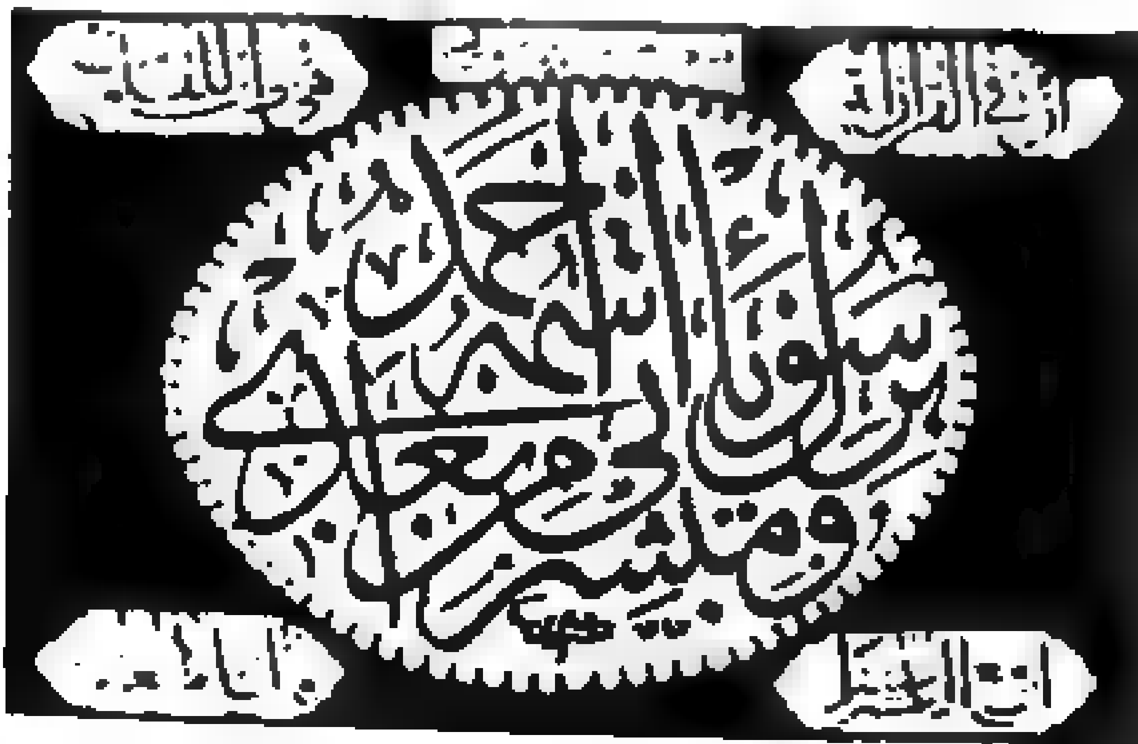
لام فعل ساکن کا دوسرا حال اظہار

عمل اظہار کے تین اجزاء ہیں

1 پہلا جز۔ حرف مظہر:۔ لام فعل

2 دوسرا جز۔ حروف اظہار:۔ (لام اور را) کے علاوہ باقی تمام حروف ہجا

3 تیسرا جز۔ کیفیت اظہار:۔ لام کے سکون کو مکمل ادا کرنے کے بعد اگلے حرف کی حرکت کو بغیر وقفہ کے ادا کریں۔



لام فعل کے اظہار اور حروف اظہار کی قرآنی مثالیں۔ نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

لام فعل ساکن حروف اظہار کے ساتھ	حروف مظہر	حروف اظہار
قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ○	لام الفعل الساکنة	ا
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ○		ج
قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ○		ح
قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ		ی
وَقُلْ عَسٰی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ		ع
قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ....○		ه
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ○		س
وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ		م
قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا		ف
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا○		ت

نوٹ:۔ لام فعل ساکن کا اظہار ان حروف اظہار کے مخارج کی دوری کی وجہ سے ہے۔

نوٹ:۔ لام فعل ساکن کا اظہار لام اور را کے علاوہ باقی تمام حروف سے پہلے واجب ہے۔

نوٹ:۔ لام فعل ساکن اور حروف اظہار کو ادا کرتے وقت فصل نہ کریں۔



مشق

سوال:— مندرجہ ذیل آیات میں لام فعل ساکن کے اظہار کی مثالیں بیان کریں۔

(ا) (قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ....O) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

(ب) (وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْO) سُوْرَةُ سَبَا

(ج) (قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَO) سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ

(د) (قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَO) سُوْرَةُ الطُّوْرِ

(ہ) (قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَO لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍO) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

(و) (قُلْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَO) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

(ز) (قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَO) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

(ح) (قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌO) سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

(ط) (قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا....) سُوْرَةُ الْمُلْكِ

(ی) (قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًاO) سُوْرَةُ الْجِنِّ



جواب

نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

قُلْ سِيرُوْا	حرف سین سے پہلے لام فعل ساکن کا اظہار
قُلْ بَلٰى	حرف با سے پہلے
قُلْ نَعَمْ	حرف نون سے پہلے
قُلْ تَرَبَّصُوْا	حرف تا سے پہلے
قُلْ اِنَّ	حرف ہمزہ سے پہلے
قُلْ يٰاَيُّهَا	حرف یا سے پہلے
قُلْ مَا عِنْدَاللّٰهِ	حرف میم سے پہلے
قُلْ بَلٰى	حرف با سے پہلے
قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ	حرف ھ سے پہلے
قُلْ اِنَّمَا	حرف ہمزہ سے پہلے

مندرجہ ذیل آیات سے لام فعل کے اظہار اور ادغام کی مثالیں تلاش کرو۔

(ا) (قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْاَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ۝) سُوْرَةُالْمَآئِدَة

(ب) (قُلْ لِّمَنْ مَّافِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ۝) سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

(ج) (قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ۝)

سُوْرَۃُ یُوْنُس

(و) (قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ۝)

سُوْرَۃُ یُوْنُس

(ھ) (قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰہُ۝) سُوْرَۃُ الرَّعْد

(و) (قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ۝) سُوْرَۃُ الرَّعْد

(ز) (وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۝) سُوْرَۃُ الْاَسْرَآء

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دو

1- لام فعل ساکن کا اظہار کب اور کیوں ہوتا ہے-
2- حروف مظہر لام فعل ساکن کی پانچ حروف اظہار کے ساتھ مثالیں-
3- لام فعل مظہر کی تین مثالیں بیان کرو-

لام ساکن کی چوتھی قسم لام امر

تعریف:- یہ لام ساکن ہوتا ہے اور فعل مضارع پر داخل ہو کر امر کے معنی میں کر دیتا ہے-

حکم:- لام امر میں اظہار واجب ہے-



٭ لام ساکن کی پانچویں قسم لام حرف:-

تعریف:- لام حرف دو حروف (بَلْ) اور (هَلْ) میں آتا ہے- اور حروف ھجا سے پہلے آنے پر اس کے دو احکام ہیں-

1 ——— ادغام

2 ——— اظہار

لام حرف کا پہلا حکم ادغام:- اس کے دو اجزاء ہیں-

جز نمبر۱ حرف مدغم- (بَلْ- هَلْ) کے لام

جز نمبر۲ حروف مدغم فیہ- (را- لام-) دو حروف

ادغام کا طریقہ:- لام هَلْ یا لام بَلْ کے بعد اگر لام اور را آجائیں تو لام اپنے مدغم میں داخل ہو کر مثل ایک حرف مشدد کے ادا کیا جاتا ہے-

مندرجہ ذیل نقشہ میں مثالیں ملاحظہ کیجئے-

لام ھل اور بل اپنے مدغم فیہ کے ساتھ	حرف مدغم	مدغم فیہ
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ○	لام بَلْ	ر
كَلَّا بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○		ل
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ○	لام هَلْ	ل

ادغام کا سبب:- جب لام کا ادغام لام میں ہو تو اس کی وجہ ان کا ایک جیسا ہونا ہے- اس کو مثلین کہتے ہیں-

اور جب (لام) کا ادغام (را) میں ہو تو وہاں ادغام وجہ مخارج کا قرب ہے-

نوٹ:۔ بل کی لام کا ادغام دونوں حروف لام اور را میں ہوتا ہے جبکہ ھل کا ادغام صرف لام میں ہوتا ہے۔

مشق

سوال:۔ مندرجہ ذیل آیات میں حرف مدغم (لام کو) بیان کرو۔

(ا) (اَءُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِO) سُوْرَةُ صٓ

(ب) (فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰىO) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

جواب

هَلْ لَّكَ	بَلْ لَّمَّا
لام بل اور ھل کا ادغام لام میں	

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے لام بل یا ھل کے ادغام کی مثالیں تلاش کریں۔

(ا) (بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًاO) سورۃ النساء

(ب) (ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَO) سُوْرَةُ الرُّوْمِ

سوال نمبر3:۔ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ میں سے (لام ھَلْ) یا (لام بَلْ) کی ادغام کی مثالیں نکالئے اور اس کا نقشہ بنایئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- ان دو حروف کا ذکر کیجئے جن کے اندر لام بَلْ کا ادغام ہوتا ہے اور ان کی وجہ ادغام بھی بتائیے۔

2- حرف بیان کیجئے جس میں لام ھَلْ کا ادغام ہوتا ہے اور ادغام کی وجہ بھی بیان کیجئے۔

3- لام ھَلْ اور لام بَلْ کے ادغام کی مثالیں دیجئے۔

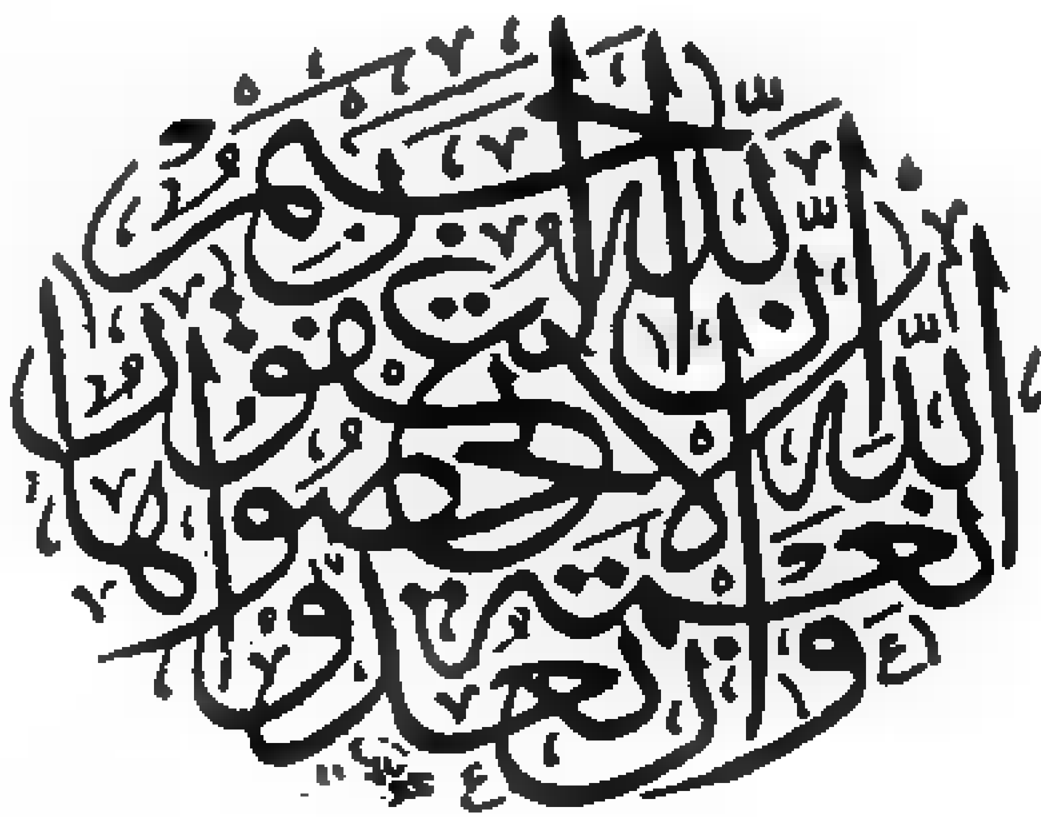
لام حرف کا دوسرا حکم اظہار

2- اظہار:- اس کے دو اجزاء ہیں۔

پہلا جز ــــ بَلْ اور ھَلْ کے لام ساکن

دوسرا جز ــــ حروف اظہار جن میں سے پہلے لام ظاہر ہو کر پڑھا جاتا ہے۔ را اور لام کے علاوہ باقی تمام حروف تہجی حروف اظہار ہیں۔

اظہار کا طریقہ:- لام ھَلْ اور بَلْ کے سکون کو مکمل ادا کر کے آگے آنے والے حرف کو مع حرکت بغیر وقفہ کے ادا کریں۔



مثالیں:۔ لام حرف کے اظہار کی مثالیں درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

لام ساکن حروف اظہار کے ساتھ	حرف مظہر	حرف اظہار
بَلْ تَاْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ○		ت
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ...○	لام	س
بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ○	بَلْ	ض
بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ○		ھ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيرُ		ی
اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّورُ...○	لام	ت
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِينَ اَعْمَالًا○	هَلْ	ن
هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ○		ا

حروف اظہار سے پہلے لام ھَلْ اور بَلْ کے اظہار کی وجہ مخارج کا دور دور ہوتا ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل آیات میں لام ھل اور بل کے اظہار کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(ا) (قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا○) سُوْرَةُ الْكَهْفِ

(ب) (رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا○) سُوْرَةُ مَرْيَمَ

(ج) (بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى○) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى

جواب:— درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

فَهَلْ نَجْعَلُ	یہاں لام میں اظہار ہے کیونکہ اس کے بعد نون واقع ہوا ہے جو حرف اظہار ہے۔
هَلْ تَعْلَمُ	یہاں بھی لام میں اظہار ہے کیونکہ اس کے بعد ت ہے جو حرف اظہار ہے۔
بَلْ تُؤْثِرُونَ	یہاں بھی لام میں اظہار ہے اس لئے اس کے بعد ت ہے جو حرف اظہار ہے۔

مشق

سوال:— مندرجہ ذیل آیات میں خط کشیدہ الفاظ کا حکم بیان کیجئے۔

(ا) (اَءُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِO) (سُوْرَةُ صٓ)

(ب) (قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُO)

(ج) (هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَO) (سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ)

(د) (بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًاO) (سُوْرَةُ النِّسَآءِ)

سوال:— سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن اور سُوْرَةُ الْغَاشِيَه میں سے لام میں فعل کے اظہار کی مثالیں نکال کر نقشہ بنائیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- لام ھل کا اظہار کب اور کیوں ہوتا ہے۔

2- لام بل کے بعد حروف اظہار کی تین مثالیں بیان کیجئے۔

3- لام ھل اور بل کے اظہار کی چھ مثالیں دیجئے۔

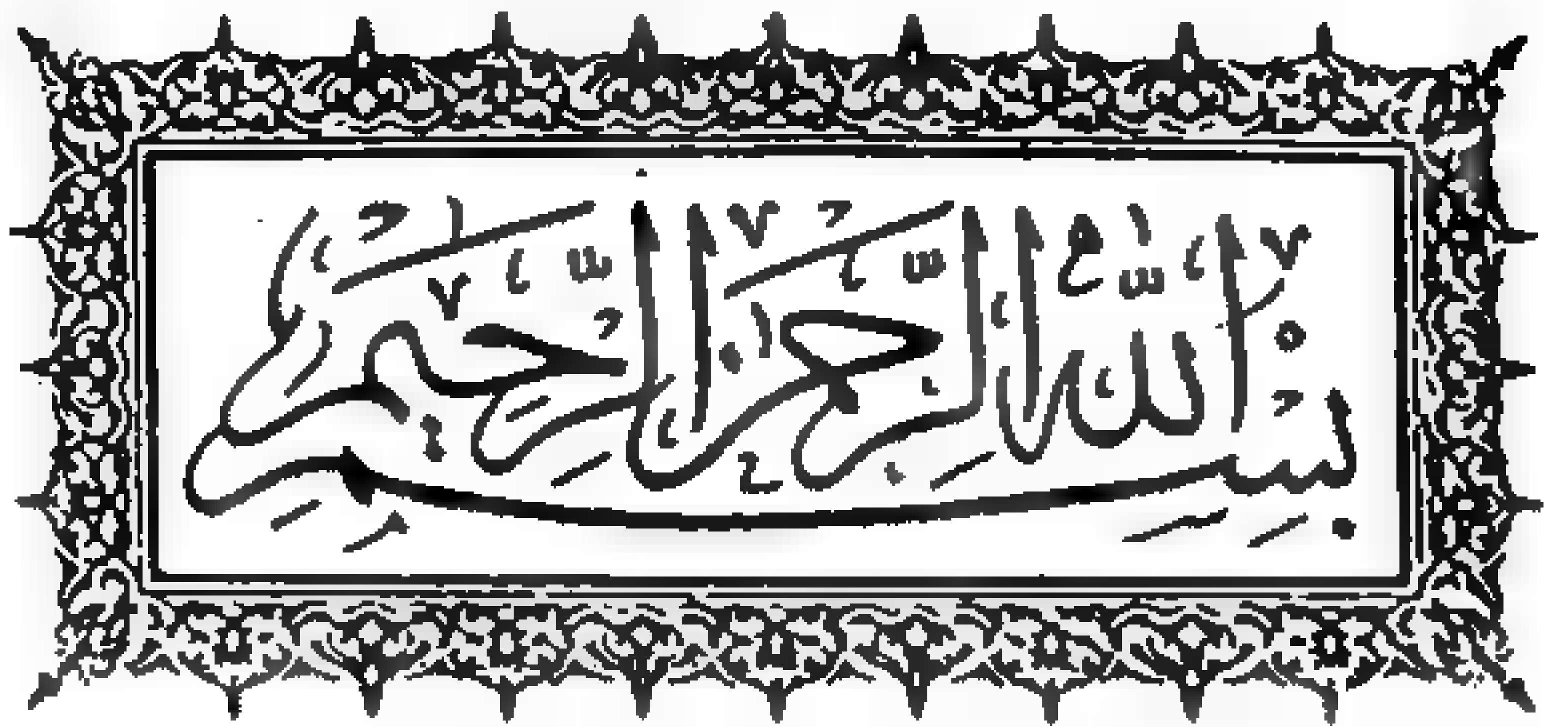
سوال:— سورۃ التکویر میں سے لام ساکن کی وہ مثالیں نکالئے جو مشق نقشہ میں نہیں ہیں۔

سورۃ الشَّمْسِ کی مشق کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ○ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ○ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ○ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ○ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ○ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ○ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ○ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ○ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ○ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ○ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ○ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ○ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ○ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ○ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ○ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ○ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ○ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ○ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ○ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ○ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ○ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ○ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ○ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ○ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ○ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ○ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ○ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ○)





پانچویں منزل

مدات کے بیان میں

مداورقصر کے احوال

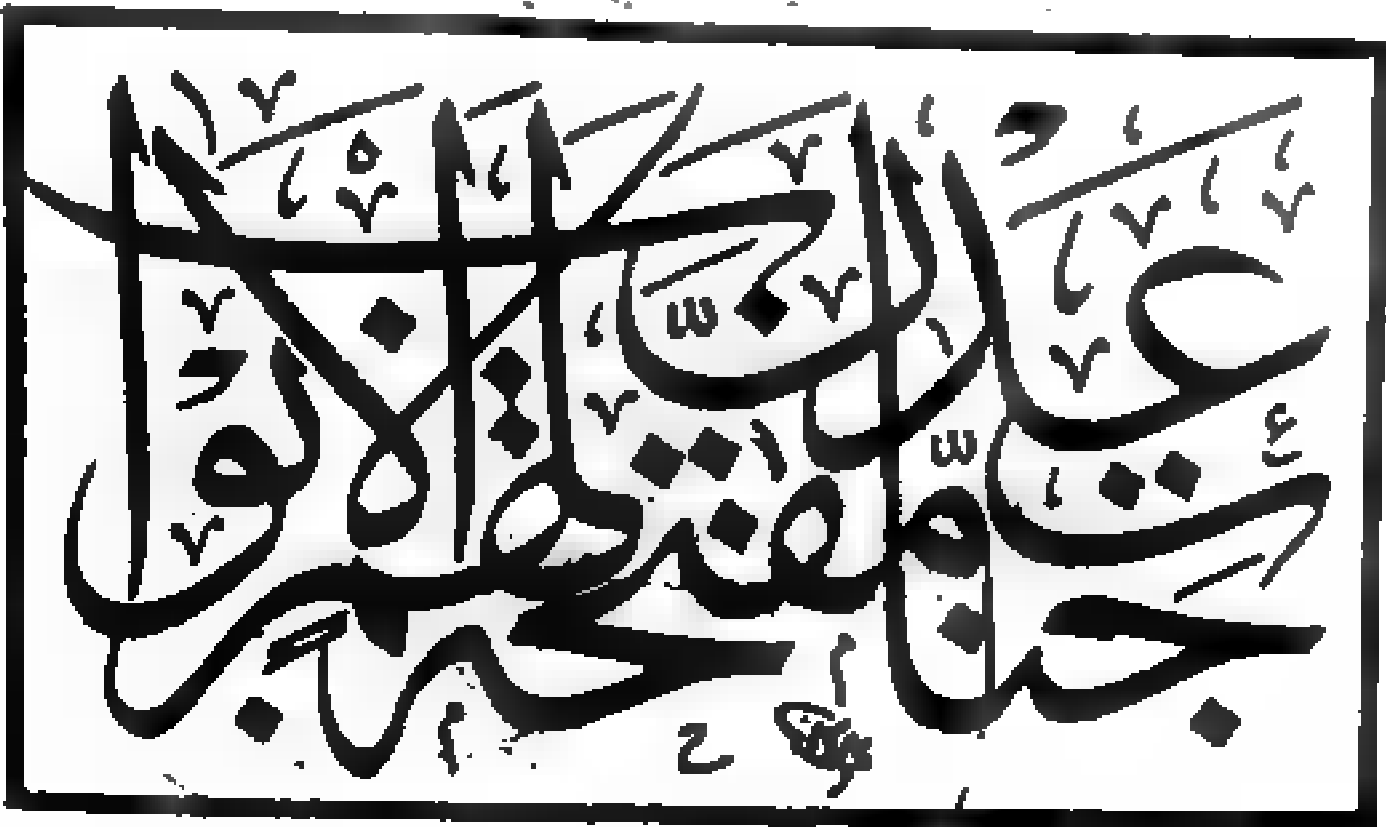
مد کی تعریف:۔ مد کے معنی ہے حروف مدہ۔ (الف۔ واو۔ یا۔) میں آواز کو کھینچنا لیکن شرط یہ ہے کہ حروف مدہ کے بعد

سبب مد ← ہمزہ ءا ء ۔۔۔۔۔ یا سکون ـْ ـّ

موجود ہو۔ تو اس وقت اس مد کی مقدار دو حرکتوں سے کم اور چھ حرکات سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ علاوہ مقدار اصلی کے جیسے آگے آئے گا۔

قصر کی تعریف:۔ حروف مدہ کو اس کی اصلی مقدار دو حرکات کے برابر پڑھنا چاہئے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ حروف مدہ کے بعد سبب مد یعنی ہمزہ اور سکون نہ پایا جائے۔ اور ان کو مد اصلی بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس مد کا وجود کسی سبب کی وجہ سے نہیں ہے۔ جیسے آگے آئے گا۔

حروف مدہ کی تعریف:۔ حروف مدہ تین ہیں۔ ا۔ و۔ ی



تفصیل

۱- (الف) میں مد کرنے کی شرط یہ ہے کہ الف ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو- مثلاً بَا تَا ثَا-

2- (واو) میں مد کرنے کی شرط یہ ہے کہ واؤ ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو- مثلاً بُوْ تُوْ ثُوْ

3- (ی) میں مد کرنے کی شرط یہ ہے کہ یا ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو- مثلاً بِیْ تِیْ ثِیْ

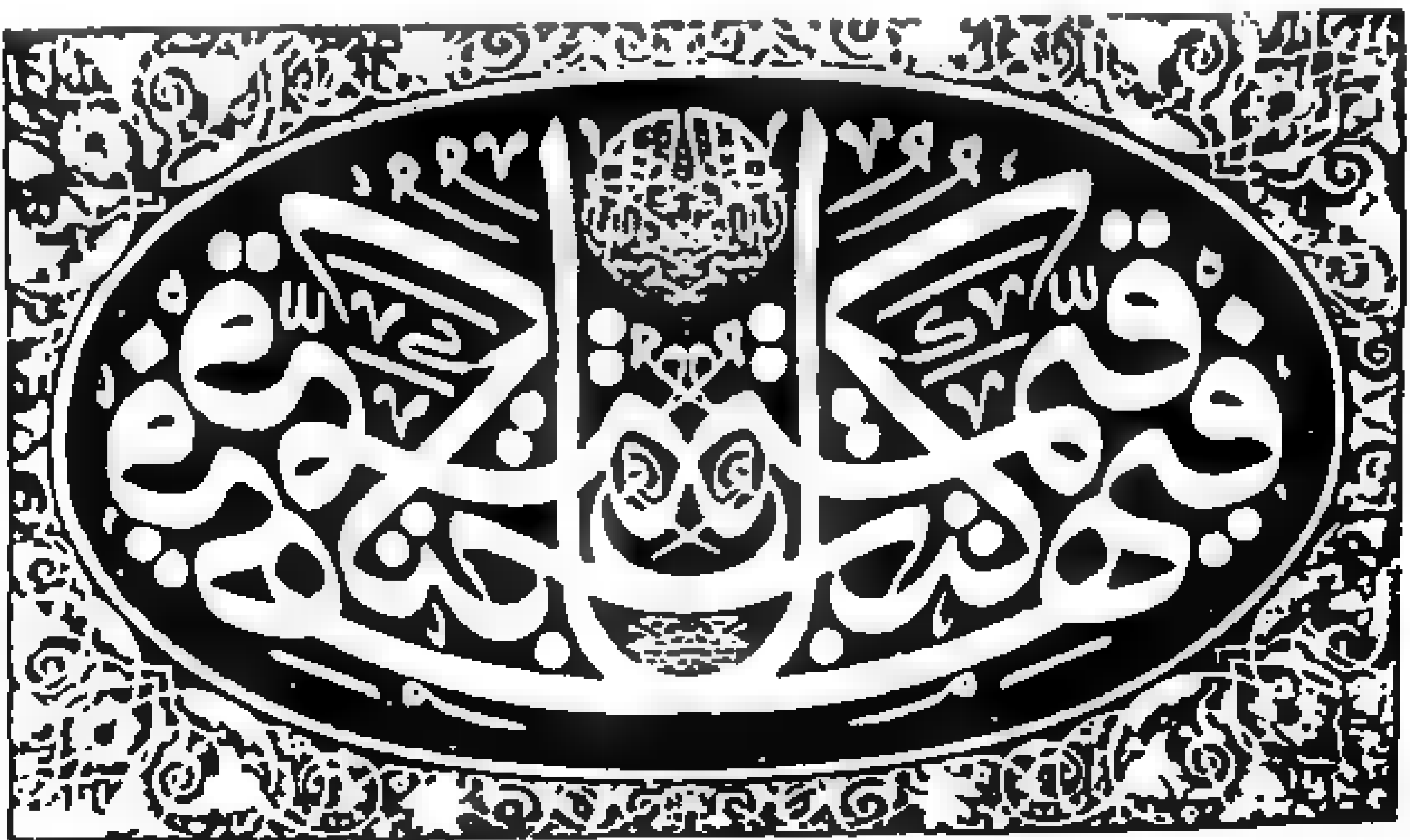
حروف لین:- دو حروف لین کہلاتے ہیں- جب (واؤ اور یا ساکن) ماقبل مفتوح ہو- مثلاً بَوْ بَیْ

(َ وْ َ یْ)

اقسام المد:- مد کی دو اقسام ہیں-

۱- مد اصلی اس کا دوسرا نام مد طبعی بھی ہے-

2- (مد فرعی) اس مد کے کئی نام ہیں- جن کی تفصیل آگے بیان کی جاتی ہے-



مدات کی اقسام

1- مداصلی طبعی

مداصلی کی تعریف:- حروف مدہ- (ا- و- ی ساکن ماقبل کی حرکت) ان کے موافق ہو اور ان کے بعد سبب مد ہمزہ یا سکون میں سے کوئی سبب نہ پایا جائے تو ان کو مداصلی طبعی اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ مد دوسری مدات کی نسبت کم اور زیادہ نہیں ہوتی- بلکہ اپنی اصلی مقدار دو حرکتوں پر رہتی ہے-

مقدار:-

مداصلی طبعی کی مقدار دو حرکات ہے جس طرح مداصلی کو دو حرکات سے زیادہ نہیں پڑھا جاتا اسی طرح دو حرکات سے کم بھی نہیں پڑھا جائے گا-

مداصلی طبعی کی اقسام

مداصلی کی دو قسمیں ہیں

1 ———— مداصلی حرفی

2 ———— مداصلی کلمی

مداصلی حرفی کی تعریف:- حروف — حروف مقطعات بعض سورتوں کے شروع میں پائے جاتے ہیں ان کی تعداد پانچ ہے- جن کا مجموعہ (حَيٌّ طَهُرَ) ہے- اور یہ حروف دو حروف پر مشتمل ہوتے ہیں-



مد اصلی اور طبعی کی پہچان نقشے کی مدد سے

مد اصلی حرفی کے حروف	مد اصلی کلمی کی تین اقسام			حروف	مدہ کی
اور مثالیں	وقف میں ثابت	وصل میں ثابت	وقف اور وصل میں ثابت	مدہ	مقدار
حَا (حٰمٓ) یَا (یٰسٓ) طَا هَا (طٰهٰ) رٰ (الٓرٰ)	عَلِیْمًا بَصِیْرًا	اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیْرًا	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ	ــَـا ــُـوْ ــِـیْ	دو حرکات

مد اصلی کلمی کی تعریف:- جب حروف [redacted] کلمات میں واقع ہوں اس کی تین اقسام ہیں-

1- یہ وصل اور وقف دونوں حالتوں میں پڑھی جاتی ہے- جیسے **وَلَمْ يُوْلَدْ**- **قَالُوْا خَيْرًا**-

2- دوسری قسم یہ ہے کہ وقف میں پڑھی جاتی ہے وصل میں نہیں پڑھی جاتی اور یہ دو زبر کی تنوین ہے جس کو وقف کی صورت میں حرف مدہ الف سے بدل دیا جاتا ہے- اس کو مدِّ بَدَلْ بھی کہتے ہیں- جیسے **عَلِيًّا** سے **سَمِيْعًا** سے **سَمِيْعَا**

3- تیسری قسم وہ مد ہے جو وصل میں قائم رہتی ہے لیکن وقف میں نہیں پڑھی جاتی اور یہ مد (ہائے ضمیر) میں جب وہ مکسور یا مضموم ہو اور اس کا پہلا اور بعد والا حرف حرکت والا ہو- اور اس کو مد صلہ کہتے ہیں- اس کو اشباع بھی کہا جاتا ہے-

مشق

سوال نمبر1:- مندرجہ ذیل آیات میں مد اصلی طبعی کی مثالیں تلاش کرو

(ا) (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ○) سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

(ب) (فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ○ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا○) سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق

(ج) (طٰهٰ○ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى○) سُوْرَةُ طٰهٰ

ذیل کے نقشہ میں تینوں حروف مدہ کی پہچان مثالوں میں بیان کی گئی ہیں-	
الرَّحْمٰنُ مٰلِكِ اِيَّاكَ فَاَمَّا كِتٰبَهٗ يُحَاسَبُ حِسَابًا اَنْزَلْنَا لِتَشْقٰى	حرف مد الف کی مدات بیان کی گئیں ہیں جس میں مد اصلی طبعی کی جاتی ہے اور اس کی مقدار دو حرکتیں ہیں اس لئے کہ اس کے بعد مد کے اسباب ہمزہ اور سکون میں سے کوئی سبب نہیں ہوتا
الرَّحِيْمِ اَلدِّيْنِ نَسْتَعِيْنُ	حرف مدہ (ی) میں مد طبعی کی جاتی ہے- اس کی مقدار دو حرکتوں کے برابر ہے اور اس کے بعد نہ ہمزہ اور نہ سکون ہے
كِتٰبِيَهْ فَسَوْفَ	حرف مدہ (و) میں اصلی طبعی ہوتی ہے اس کی مقدار دو حرکتوں کے برابر ہے- اور اس کے بعد ہمزہ اور سکون نہ ہے-
بِيَمِيْنِهٖ	حرف مدہ (ی) جو وصل کی حالت میں مد اصلی صلہ کی شکل میں ہے اور اس کی مقدار بھی دو حرکتیں ہیں-
يَسِيْرًا	حرف مدہ الف جو وقف کی وجہ سے تنوین الف سے بدلی گئی ہے اس کی مقدار بھی دو حرکتوں کے برابر ہے-
طٰهٰ	حرف مدہ الف جو حروف مقطعات میں واقع ہے اس کی مقدار بھی دو حرکتوں کے برابر ہے-

سوال نمبر2:- مندرجہ ذیل آیات میں سے مداصلی کی مثالیں تلاش کیجئے-
(حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝) سُوْرَةُ الدُّخَانُ

سوال نمبر3:- سُوْرَةُ النَّصْرِ سے مداصلی طبعی کی مثالیں نکال کر تختہ سیاہ پر نقشہ بنائیے-

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- مد اور قصر کی تعریف بیان کیجئے-
2- حروف مدہ اور ان کی شرائط اور حروف لین اور ان کی شرائط بیان کیجئے-
3- مداصلی طبعی کی پہچان کیجئے-
مندرجہ ذیل حالتوں میں مداصلی طبعی کی علیحدہ علیحدہ مثالیں بیان کیجئے-
(ا) مداصلی کلمی وقف اور وصل میں بیان کیجئے-
(ب) مداصلی صرف حالت وقف میں بیان کیجئے-
(ج) مداصلی صرف حالت وصل میں بیان کیجئے-
(د) مداصلی حرفی کی تلاوت کیجئے-



مدات کی دوسری اقسام

مد فرعی کی تعریف:- حروف مدہ کو ان کی مقدار اصلی سے کسی سبب کی وجہ سے بڑھا کر پڑھنا

مد فرعی کے اسباب:-

1- ہمزہ ———— ءٓ اُ

2- سکون ———— ْ ۡ

نوٹ:- روایت حفص ؒ کے سوا دیگر روایات میں ہمزہ حروف مدہ سے پہلے بطور سبب آتا ہے-

مد فرعی کی پانچ اقسام ہیں:-

1- ———— مَدِّ مُتَّصِلْ

2- ———— مَدِّ مُنْفَصِلْ

3- ———— مَدِّ بَدَلْ

4- ———— مَدِّ عَارِضْ وَقْفِی ولِیْن

5- ———— مَدِّ لَازِمْ



مدفرعی کی پہلی قسم (مدمتصل)

مَدِّ مُتَّصِل کی تعریف:۔ حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں واقع ہو اس کو متصل اس لئے کہتے ہیں کہ سبب مد ہمزہ حرف مدہ کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔

مَدِّ مُتَّصِل کا سبب:۔ مدمتصل کا سبب ہمزہ ءٍ أُ (دونوں شکل) ہے۔

مَدِّ مُتَّصِل کا حکم:۔ یہ مد کرنا واجب ہے۔

مَدِّ مُتَّصِل کی مقدار:۔ چار سے پانچ حرکات ہے اگر ہمزہ متصلہ پر وقف کیا جائے تو اس کی مقدار چھ حرکات ہوگی۔ علاوہ مد اصلی کے



مَدِّ مُتّصِل کی مثالیں

مد متصل کی مثالیں	مد متصل آخر کلمہ میں	حروف مدہ	سبب مدہ	مقدار مدہ	مد کا حکم
اَلْمَلٰٓئِکَۃِ	اَلسَّمَآءِ	---- ا	ہمزہ حروف	چار سے پانچ حرکات ہے اور اگر	یہاں
اَلسُّوْٓآی	بِالسُّوْٓءِ	---- و	مدہ کے بعد	ہمزہ کے اوپر وقف کیا جائے تو	مد کرنا
هَنِیْٓءًا	اَلنَّسِیْٓءُ	---- ی	واقع ہے	مقدار چھ حرکات ہوگی۔	واجب ہے

مشق

سوال نمبر1:۔ مندرجہ ذیل آیات میں مَدِّ مُتَّصِلْ کی مثالیں بیان کیجئے۔

(ا) (وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ○) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

(ب) (اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ.....○) سُوْرَةُ النُّوْرِ

جواب

مندرجہ ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

قُرُوْٓءٍ	یہاں مد متصل ہے کیونکہ (حرف مدہ و) کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں واقع ہے۔
يُضِيْٓءُ	یہاں مد متصل ہے کیونکہ (حرف مدہ ی) کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں واقع ہے۔
يَّشَآءُ	یہاں مد متصل ہے کیونکہ (حرف مدہ ا) کے بعد ہمزہ اسی لفظ میں واقع ہے۔

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے مَدِّ مُتَّصِلْ اور مَدِّ اَصْلِی کی مثالیں نکالئے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ○ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ○ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ○) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

سوال نمبر3:۔ سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَه سے مَدِّ مُتَّصِلْ کی مثالیں نکال کر تختہ سیاہ پر ترتیب سے لکھیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- مَدِّ مُتَّصِل کی تعریف بیان کیجئے- اور یہ بتایئے کہ اس کو مد متصل کیوں کہتے ہیں-
2- مَدِّ مُتَّصِل کا سبب اور اس کا حکم بیان کیجئے
3- مَدِّ مُتَّصِل کی مقدار بیان کیجئے-
4- مد متصل کی تین مثالیں بیان کیجئے-

مَدِّ فَرْعِی کی دوسری قسم (مَدِّ مُنْفَصِل)

مَدِّ مُنْفَصِل کی تعریف:- حرف مد لفظ کے آخر میں واقع ہو اور سبب مد ہمزہ اگلے لفظ کے شروع میں ہو- اس کو مد منفصل اس لئے کہتے ہیں کہ ہمزہ حرف مد سے جدا ہوتا ہے-

مَدِّ مُنْفَصِل کا سبب:- حرف مد کے بعد ہمزہ کا دوسرے لفظ کے ساتھ آنا

مَدِّ مُنْفَصِل کا حکم:- اس میں مد کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہیں-
مگر شرط یہ ہے اس میں قصر جو دو حرکتوں کے برابر ہے روایت امام حفصؒ میں نہیں ہے- جیسا کہ امام شاطبی نے بیان کیا ہے-

مد منفصل کی مثالیں	حروف	سبب مد	مقدار مد	حکم مد
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ	ا	حرف	4 حرکات	جائز ہے
قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ	و	مد کے بعد	یا	مد اور
قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ	ی	ہمزہ	پانچ	قصر
		کا آنا	حرکات	

مشق

سوال نمبر1:- مندرجہ ذیل آیات میں سے مد منفصل کو بیان کیجئے-
(هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ‌ۚ وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ‌ۚ وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ۝) سُوۡرَۃُ مُحَمَّدٌ

جواب

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ	یہاں مد منفصل ہے اور حروف مدہ الف ہے جو پہلے لفظ کے آخر میں آیا ہے- اور سبب مد ہمزہ اگلے لفظ کے شروع میں واقع ہوا ہے-
لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ	یہاں مد منفصل ہے اور حرف مدہ واؤ ہے جو پہلے لفظ کے آخر میں اور سبب مد ہمزہ اگلے لفظ کے شروع میں آیا ہے-

سوال نمبر2:- مندرجہ ذیل آیات میں سے مَدِّ مُنۡفَصِلۡ اور مَدِّ مُتَّصِلۡ اور مداصلی کی مثالیں تلاش کیجئے-
(وَلَقَدۡ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ وَجَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّيٰطِيۡنِ وَاَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِيۡرِ۝ وَلِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ۝ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا فِيۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِيۡقًا وَّهِىَ تَفُوۡرُ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الۡغَيۡظِ‌ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِىَ فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَذِيۡرٌ۝ قَالُوۡا بَلٰى قَدۡ جَآءَنَا نَذِيۡرٌ ۙ فَكَذَّبۡنَا وَقُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنۡ شَىۡءٍ ۖۚ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ كَبِيۡرٍ۝ وَقَالُوۡا لَوۡ كُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ مَا كُنَّا فِىۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ۝ (سُوۡرَۃُ الۡمُلۡکِ

مدفرعی کی تیسری قسم مدبدل

1- مدبدل کی تعریف:- مدبدل اس کو کہتے ہیں جس میں سبب مد ہمزہ حرف مدہ سے پہلے آتا ہے- اور حرف مدہ کے بعد ہمزہ اور سکون نہیں ہوتا۔ [illegible] بدل اس لئے کہتے ہیں کہ یہاں دوسرا ہمزہ حرف مدہ سے بدل جاتا ہے- ان کی صورت یہ ہے کہ دو ہمزہ ایک لفظ میں اس طرح جمع ہوتے ہیں کہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہوتا ہے پہلا اپنی صورت پر باقی رہتا اور دوسرا ساکن پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے بدل جاتا ہے-

اس کی تفصیل اس طرح ہے-

اگر پہلے ہمزہ پر زبر ہو تو دوسرا ہمزہ ساکن الف سے بدل جاتا ہے- جیسے
ءَاْمَنُوْا سے اٰمَنُوْا

اگر پہلے ہمزہ پر پیش ہو تو دوسرا ہمزہ ساکن واو سے بدل جاتا ہے جیسے
أُءْتِيْنَا سے أُوْتِيْنَا

اگر پہلے ہمزہ کی نیچے زیر ہو تو دوسرا ہمزہ یا سے بدل جاتا ہے- جیسے
إِءْمَانًا سے إِيْمَانًا

2- مدبدل کا سبب:- سبب مد ہمزہ کا حرف مدہ سے پہلے آنا ہے-

3- مدبدل کا حکم:- مد اور قصر دونوں جائز ہیں لیکن روایۃ حفصؒ میں صرف قصر پڑھتے ہیں-

4- مدبدل کی مقدار:- مدبدل کی مقدار مد اصلی کی طرف دو حرکتیں ہیں لیکن علاوہ امام حفصؒ کے اس کو مد فرعی میں شمار کرتے ہوئے دیگر ائمہ قراءت یہاں زائد مد بھی کرتے ہیں- مدبدل کو نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

بدل کی مثالیں	دوسرے ہمزہ کو حرف مد سے بدلنے سے پہلے کی اسلی حالت	حروف مدہ	سبب مد	مقدار مد	مد کا حکم
یٰاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ	ءَاْمَنُوْا	ا	حرفِ مدّ سے ہمزہ کا پہلے آنا	دو حرکات عندالحفصؒ	علاوہ حفصؒ کے توسط جائز ہے
وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا	اُءْتِیَ	و			
وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا	اِءْمَانًا	ی			

مشق

سوال نمبر ۱:۔ نیچے دی گئی آیت میں سے مد بدل کی مثالیں بیان کیجئے۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا وَّلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۝ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر

جواب

اُوْتُوْا	یہاں مد بدل ہے جس میں حرف مد (و) ہے اور سبب مد (و) سے پہلے ہمزہ ہے۔ اور واؤ کی مقدار دو حرکتیں ہیں۔
اٰمَنُوْا	یہاں مد بدل ہے جس میں حرف مدّ (ا) ہے اور سبب مد الف سے پہلے (ء) ہمزہ ہے۔ اور مقدار مد دو حرکتیں ہے۔
اِیْمَانًا	یہاں بھی مد بدل ہے جس میں حرف مدہ (ی) ہے اور سبب مد یا سے پہلے (ء) ہمزہ ہے۔ اور مقدار مد دو حرکتیں ہیں۔

<u>سوال نمبر2:—</u> نیچے دی گئی آیات میں سے مَدِّ بَدَل مَدِّ مُنفَصِل مَدِّ مُتَّصِل مَدِّ طَبِیعِی مَدِّ اَصلِی کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاO خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًاO قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًاO قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًاO) سُوْرَةُ الْكَهْفِ

<u>سوال نمبر3:—</u> سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق میں سے مدبدل کی مثالیں نکال کر تختہ سیاہ پر لکھیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1— مدبدل کی تعریف کیجئے اور یہ بتائیے کہ اس کو مدبدل کیوں کہتے ہیں۔

2— مدبدل کا سبب بیان کیجئے اور اس کا حکم بیان کیجئے۔

3— مدبدل کی مقدار بیان کیجئے۔

4— مدبدل کی دو مثالیں بیان کیجئے۔

مدفرعی کی چوتھی قسم (مدعارض وقفی اور مدلین عارض)

<u>1— مدعارض وقفی کی تعریف:—</u> مدعارض وقفی کی تعریف یہ ہے کہ حرف مد جب کسی کلمہ میں آتا ہے تو اس کے بعد کلمہ کے آخر میں حرکت والا حرف ہوتا ہے جب ہم حرکت والے حرف پر ٹھہرتے ہیں تو وقف کرنے کی وجہ سے اس

آخری حرف کو ساکن کردیتے ہیں۔ اس وقت یہ سکون عارضی ہوتا ہے اس لئے اس مد کو مد عارض وقفی کہتے ہیں۔

2۔ مد عارض وقفی کا سبب:۔ حرف مدہ کے بعد عارضی سکون کا ہونا ہے۔

3۔ مد عارض وقفی کا حکم:۔ اس میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔

4۔ مد عارض وقفی کی مقدار:۔ اس میں دو حرکتیں یا چار حرکتیں یا چھ حرکتیں اور یہ مقدار حالت وقف میں ہوں گی۔

نوٹ:۔ اگر حرف مدہ کے بعد نہ ٹھہرا جائے تو پھر یہ مد اصلی ہی شمار ہوگی اور مقدار دو حرکتیں ہوگی۔

5۔ مد عارض وقفی کی مثالیں نقشہ میں ملاحظہ کیجئے:۔

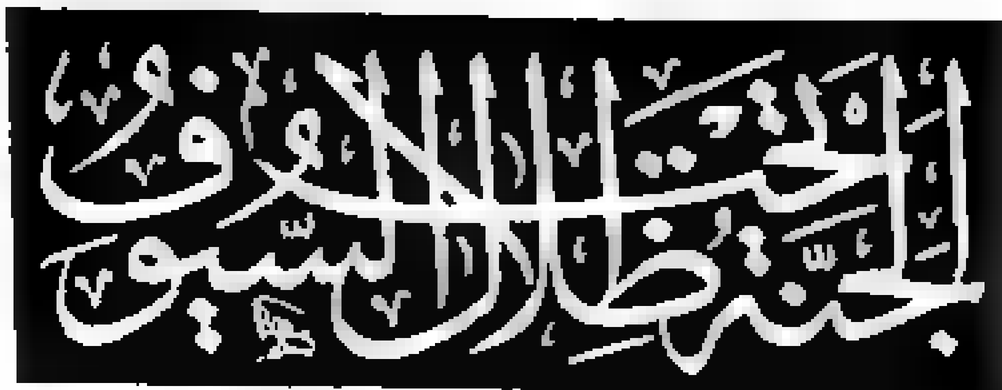
مد عارض وقفی کی مثالیں	حروف مد	سبب مد	مقدار مد	مد کا حکم
اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَاد	ا	حرف مد کے بعد	دو حرکتیں	قصر
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن	و	سکون کا وقف کی وجہ	چار حرکتیں	اور مد
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن	ی	سے پیدا ہو جانا	چھ حرکتیں	دونوں
				جائز ہیں

نوٹ:۔ مقدار مد کے بارے میں ایک یادداشت

1۔ جب حدر میں تلاوت کی جائے تو مقدار مد دو حرکتیں کے برابر ہوگی۔

2۔ جب تدویر میں تلاوت کی جائے تو مقدار مد چار حرکتوں کے برابر ہوگی۔

3۔ جب ترتیل میں تلاوت کی جائے تو مقدار مد چھ حرکتوں کے برابر ہوگی۔



مشق

سوال نمبر ۱:- مندرجہ ذیل آیات میں سے مد عارض وقفی کی مثالیں بیان کیجئے۔

(هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا وَّمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ○ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ○ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ○) سُوْرَةُ غَافِر

جواب

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

يُنِيْبُ	یہاں مد عارض وقفی ہے اور (حرف مدہ ی ہے) اور کلمہ کے آخر میں سبب مد (با) کا ساکن ہو جاتا ہے وقف کی وجہ سے
الْكٰفِرُوْنَ	یہاں مد عارض وقفی ہے اور حرف مدہ و ہے۔ اور کلمہ کے آخر میں سبب مد نون کا ساکن ہو جاتا ہے وقف کی وجہ سے
التَّلَاقِ	یہاں مد عارض وقفی ہے اور حرف مدہ جو الف ہے اور کلمہ کے آخر میں سبب مد قاف کا ساکن ہو جاتا ہے۔ وقف کی وجہ سے

نیچے دی گئی آیات میں سے مد عارض وقفی۔ مَدِّ بَدَل مَدِّ مُنْفَصِل۔ مَدِّ مُتَّصِل اور مداصلی طبعی کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ○ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ○ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ○ سُوْرَةُ الْمُلْكِ

سوال نمبر3:- سورة الفاتحه میں سے مد عارض وقفی کی مثالیں تلاش کر کے تختہ سیاہ پر لکھیں-

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- مد عارض وقفی کی تعریف بیان کیجئے اور مد عارض وقفی کی وجہ تسمیہ بھی بتائیے-

2- مد عارض وقفی کا سبب اور حکم بیان کیجئے-

3- مد عارض وقفی کی مقدار بتائیے-

4- مد عارض وقفی کی تین مثالیں بیان کیجئے-

مدلین کی تعریف

1- مدلین کی تعریف یہ ہے کہ حرف لین جب کسی کلمہ میں آتا ہے اور اس کے بعد آخر کلمہ میں حرکت والا حرف ہوتا ہے جب ہم حرکت والے حرف پر ٹھہرتے ہیں تو وقف کی وجہ سے اس کو ساکن کر دیتے ہیں اور اس وقت یہ سکون چونکہ عارضی ہوتا ہے اس لئے اس مد کو مدلین عارض (وقفی) کہتے ہیں اور اس کو مدلین اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دونوں حرف نرمی اور سہولت سے پڑھتے ہیں-

2- لین کے دو حرف

مدلین کے دو حروف-

(واو ساکن وْ) اور (یا ساکن یْ) دونوں ساکن اور دونوں سے پہلے والے حرف پر زبر ہوتی گی-

3- مدلین کا سبب

حرف لین کے بعد عارضی سکون کا وقف کی وجہ سے پیدا ہو جانا-

4- مدلین کا حکم

مدلین میں حالت وقف میں قصر اور مد دونوں جائز ہیں اور حالت وصل میں ہرگز مد نہ کی جائے-

5- مدلین کی مقدار

دو حرکتوں کے برابر چار حرکتوں کے برابر یا چھ حرکتوں کے برابر- تلاوت کی نوعیت کے لحاظ سے جیسا مد عارض وقفی کے بیان میں گذر چکا ہے-

مدلین عارض وقفی کی مثالوں کا نقشہ ملاحظہ کیجئے:-

مدلین عارض وقفی کی مثالیں	حروف لین	سبب مد	مقدار مد	حکم
مِنْ شَيْئٍ	ی	حرف لین کے بعد	دو حرکتیں	قصر اور
وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنْ		وقف کی وجہ سے		
مَطَرَ السَّوْءٍ	و	آخری حرف کا	چار حرکتیں	مد دونوں
خَلَقَ الْمَوْتْ		ساکن ہو جانا	چھ حرکتیں	جائز ہیں

مشق

سوال نمبر2:- مدلین کی مثالیں مندرجہ ذیل آیات میں سے بیان کیجئے-

(ا) (اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ○ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ○)

(ب) (يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ○) سُوْرَةُ غَافِر

جواب

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے:۔

شَفَتَيْنْ	یہاں مدلین عارض وقفی ہے اور حرف مدہ ی لین ہے اور یہاں سبب مد نون کا وقف کی وجہ سے ساکن پڑھا جاتا ہے۔
شَيْئْ	یہاں مدلین عارض وقفی ہے اور حرف مدہ ی لین ہے اور سبب مد وقف کی کی وجہ سے ہمزہ کا ساکن ہو جاتا ہے۔ اور مد کی مقدار ۔ دو حرکتیں ۔ چار حرکتیں اور چھ حرکتیں ہے۔
اَلْيَوْمْ	یہاں مدلین عارض وقفی ہے اور حرف واو لین ہے اور سبب مد میم کا وقف کی وجہ سے ساکن ہو جاتا ہے اور مقدار دو حرکتیں اور چار حرکتیں اور چھ حرکتیں ہے۔

سوال نمبر2:۔ نیچے دی گئی آیات میں سے مدلین عَارِضْ وقفی مد عارض وقفی مَدِ بَدَل مَدِ مُنْفَصِلْ مَدِ مُتَّصِلْ اور مد اصلی طبعی کی مثالیں بیان کیجئے۔

(وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ○ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ○ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ○) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت

سوال نمبر3:۔ سُوْرَةُ الْقُرَيْش میں سے مدلین کو تلاش کر کے تختہ سیاہ پر لکھیں۔



مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- مدلین کی تعریف اور وجہ تسمیہ بیان کیجئے-

2- مدلین کا سبب اور حکم بیان کیجئے-

3- مدلین کی مقدار کیا ہے؟ اور مد عارض وقفی اور مدلین کے درمیان مشابہت بیان کیجئے-

4- مدلین کی مثالیں بیان کیجئے-

مدعارض وقفی کی پانچویں قسم (مدلازم)

مدلازم کی تعریف:۔ مدہ کے بعد ایسا حرف ساکن آئے جو وقف اور وصل دونوں حالتوں میں ساکن رہے اور اس کو مدلازم اس لئے کہتے ہیں کہ سبب مد جو کہ سکون ہے حالت وقف اور وصل میں برابر قائم رہتا ہے۔

مدلازم کی قسمیں:۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

1 ———— مدلازم کلمی

2 ———— مدلازم حرفی

مدلازم کی پہلی قسم

1۔ مدلازم کلمی:۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) ———— کَلِمِیْ مُخَفَّفْ

(ب) ———— کَلِمِیْ مُثَقَّلْ

2۔ مدلازم کلمی کی تعریف:۔ اس مد کی تعریف یہ ہے کہ حرف مدہ کلمہ میں واقع ہو اور اس کے بعد اس کا سبب سکون لازمی ہو اور یہ دونوں حرف مدہ اور حرف ساکن ایک کلمہ میں واقع ہوں اور اس کو کلمی اسی لئے کہتے ہیں کہ حرف مدہ اور سکون والا حرف ایک کلمہ میں واقع ہوتے ہیں۔

کلمی مثقل اور کلمی مخفف کی وجہ تسمیہ

1- کلمی مثقل:- حروف مدہ کے بعد تشدید والا حرف واقع ہو تو مثقل ہے۔

2- کلمی مخفف:- حرف مدہ کے بعد سکون والا حرف واقع ہو تو مخفف ہے۔

3- سبب مد:- حرف مدہ کے بعد سکون لازم حالت جزم - یا سکون لازم حالت تشدید - میں واقع ہو۔

4- مد لازم کا حکم:- یہ مد کرنا لازم ہے۔

5- مقدار مد:- اس کی مقدار چھ حرکات کے برابر ہے وقف اور وصل دونوں حالتوں میں اور یہ تمام مدوں میں قوی مد ہے۔

6- مد لازم کلمی مثقل اور مد لازم کلمی مخفف دونوں کی مثالیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

سن لو کہ دلوں کا سکون اللہ کی یاد سے ملتا ہے۔ القرآن الحکیم

مد لازم کلمی مثقل و مخفف کا نقشہ

مد لازم کلمی کی مثالیں		سبب مد	مقدار مد	حکم
کَلِمِیْ مُثَقَّلْ وَالصّٰٓفّٰٓتِ. الصَّآخَّةِ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ تَاْمُرُوْٓنِّیْ	کَلِمِیْ مُخَفَّفْ آٰلْئٰنَ تَسْتَعْجِلُوْنَ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ	سکون لازمی کا صرف مدہ کے بعد واقع ہوتا ہے۔	چھ حرکات کے برابر	مد کرنا لازم اور ضروری ہے۔

نوٹ:۔ مدلازم کلمی مخفف پورے قرآن کریم صرف دو مقام پر آتی ہے اور وہ دونوں سورۃ یونس میں لفظ ءَآلْئٰنَ میں ہے۔

مشق

سوال نمبر1:۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے مدلازم کلمی مثقل اور مخفف دونوں کی مثالیں بیان کیجئے۔

(ا) (اَلْحَآقَّةُ۝ مَا الْحَآقَّةُ۝) سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ

(ب) (آلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۝) سُوْرَةُ يُوْنُس

جواب

اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ	یہاں مدلازم کلمی مثقل ہے اس لئے کہ حرف مدہ اور سبب مد شد والا حرف ایک کلمہ میں واقع ہوئے ہیں اور اس مد کی مقدار چھ حرکات کے برابر ہے
آلْئٰنَ	یہاں مدلازم کلمی مخفف ہے اس لئے کہ حرف مدہ اور سبب مد جزم والا حرف ایک کلمہ میں واقع ہوئے ہیں اور مقدار مد یہاں بھی چھ حرکات کے برابر ہے۔

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل آیات میں مدلازم کلمی مثقل اور مخفف دونوں کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(ا) (صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۝) سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

(ب) (فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ۝) سُوْرَةُ عَبَسَ

(ج) (آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۝) سُوْرَةُ يُوْنُس

سوال نمبر3:۔ سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت۔ سُوْرَۃُ الْحَآقَّہ اور سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں سے مدلازم کلمی کی مثالیں نکال کر تختہ سیاہ پر نقل کریں۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1۔ مدلازم کلمی کی تعریف بیان کریں۔ اور اس کی وجہ تسمیہ بھی بتائیں۔
2۔ مدلازم کلمی مثقل اور مخفف کی تعریف بیان کیجئے اور دونوں میں فرق واضح کیجئے۔
3۔ مدلازم کلمی کا سبب بتایئے اور مقدار مد بیان کیجئے۔
4۔ مدلازم کلمی مثقل کی دو مثالیں اور مدلازم کلمی مخفف کی ایک مثال دیجئے۔

مدلازم کی دوسری قسم (مدلازم حرفی)

اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔
1 ______ مدلازم حرفی مخفف
2 ______ مدلازم حرفی مثقل

2۔ مدلازم حرفی کی تعریف:۔ مدلازم حرفی ان حروف مقطعات میں ہوتی ہے جو بعض سورتوں کے شروع میں واقع ہوتے ہیں۔ جیسے سورۃ القلم میں پہلا حرف (نٓ) اور سورۃ صٓ میں پہلا حرف (صٓ) ہے اور سورۃ قٓ میں پہلا حرف ق ہے۔ حروف مقطعات جو بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں ان کی تعداد چودہ ہے۔ اور ان کا مجموعہ یہ ہے۔ صِلْہُ سُحَیْرًا مَنْ قَطَعَکَ
ترجمہ۔ جو تجھ سے قطع تعلق کرنا چاہے اس سے بھی اچھا سلوک کر

حروف مقطعات کی اقسام:۔ حروف مقطعات کی تین اقسام ہیں۔
پہلی قسم:۔ وہ حرف جس میں کبھی بھی مد نہیں ہوتی اور وہ ہے الف۔ جیسے الف

لام میم میں الف اس لئے الف کے تلفظ میں حرف مدہ نہیں ہے۔

دوسری قسم:۔ دوسری قسم وہ ہے جس میں حرف مد اصلی طبعی دو حرکتوں کے برابر مد کی جاتی ہے۔ اور ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ حَيٌ طَهُرَ ہے۔

ان کا ہر حرف تلفظ میں دو حروف پر مشتمل ہے۔

جیسے (تلفظ) میں طٰهٰ

اور قراءت میں حٰمٓ سورۃ (الاحقاف) کے شروع میں آتا ہے۔

اور ان پانچ حروف کی تفصیل مد اصلی کے بیان میں گذر چکی ہے۔

تیسری قسم:۔ تیسری قسم وہ ہے جس میں حرف مدہ مد لازم حرفی ہے اور ان میں چھ حرکتوں کے برابر مد کی جاتی ہے اور ایسے حروف آٹھ ہیں جن کا مجموعہ هَنْقَصْ عِلْمَكَ ہے

اور ان کا ہر حرف تلفظ میں تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

جیسے تلفظ میں (سین) تین حرفوں پر مشتمل ہے اور قرات میں (طٰسٓمٓ) سُوْرَةُ الْقَصَصْ کے آغاز میں اور (نٓ) سورۃ قلم کے شروع میں اور (عٓیٓنٓ) سورۃ مریم کے شروع میں (کٓهٰیٰعٓصٓ) میں ہے۔

نوٹ:۔ ان آٹھ حروف میں سوائے عین کے باقی تمام حروف کا تلفظ میں حرف مدہ واقع ہے اور عین میں حرف لین واقع ہوا ہے۔

3۔ مد لازم حرفی کی تعریف:۔ مد لازم حرفی حروف مقطعات میں واقع ہوتی ہے۔ اور سبب مد سکون حالت وقف اور وصل دونوں میں قائم رہتا ہے اور اس کا ہر حرف تلفظ میں تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کا درمیانی حرف مدہ ہوتا ہے اور یہ حروف مدہ اوپر دیئے گئے آٹھ حروف کے مجموعہ میں سے ہوتا ہے۔ اور چونکہ حرف مدہ اور جزم والا حرف حروف مقطعات میں واقع ہوتے ہیں۔

اس لئے اس مد کو مد حرفی کہا جاتا ہے۔

مَدِّلَازِمْ حَرْفِی کی دو اقسام

1۔ حرفی مُخَفَّفْ

2۔ حرفی مُثَقَّلْ

1۔ مد لازم حرفی مخفف وہ ہے کہ جہاں حرف مدہ کے بعد سکون والا حرف ہو۔

2۔ مد لازم حرفی مثقل ■ ہے کہ جہاں حرف مدہ کے بعد شد والا حرف ہو۔

4۔ سببِ مد:۔ حرف مدہ کے بعد
سکون (جزم ۡ) یا (شد ّ) کی حالت میں واقع ہو۔

5۔ حکم:۔ یہاں پر مد کرنا لازم ہے۔

6۔ مقدار مد:۔ یہاں مقدار مد وقف اور وصل دونوں میں چھ حرکات کے برابر ہوتی ہے۔ اور یہ مد تمام مدات سے قوی ہوتی ہے۔ اور یہ مقدار مد اصلی کے علاوہ ہے۔

نوٹ:۔ لفظ (عین) جو حرف لین ہے کہ مقدار چار حرکات سے چھ حرکات کے برابر ہے۔ اور یہ مقدار مد اصلی کے علاوہ ہے۔

7۔ مد لازم حرفی مخفف اور مثقل کی مثالوں کا نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔



مدلازم حرفی مخفف اور مثقل کی مثالوں کا نقشہ

مدلازم حرفی کی مثالیں		سببِ مد	مقدارِ مد	حکم
حرفی مُثَقَّلْ	حرفی مُخَفَّف	حرف مد کے بعد سکون لازم جزم ـْـ یا شد ـّـ	چھ حرکات کے برابر	یہاں مد کرنا لازم ہے۔
الٓمٓ. الٓمٓصٓ	كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ			
الٓمٓرٰ. طٰسٓمٓ	صٓ. قٓ. نٓ			

مشق

سوال نمبر ا:- مندرجہ ذیل آیات میں مدلازم کی دونوں قسموں کی مثالیں بیان کریں۔

(ا) (الٓمٓصٓ○) سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ
(ب) (کٓھٰیٰعٓصٓ○) سُوْرَۃُ مَرْیَمِ

جواب

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

اَلِفْ	یہاں الف میں مد نہیں کی جاتی کیونکہ الف کے تلفظ میں حرف مد نہیں ہے۔
لَآمْ مِیْمْ	لام کی میم میں مدلازم حرفی مثقل ہے کیونکہ لام کی میم ساکن کا میم کی پہلی میم متحرک میں ادغام ہوا جس کی وجہ سے میم کی پہلی میم مشدد ہوگی لہٰذا اس کو مدلازم حرفی مثقل کہیں گے۔ اس کی مقدار چھ حرکات کے برابر ہے۔
صَآدْ	یہاں مدلازم حرفی مخفف ہے کیونکہ یہاں حرف مدہ الف کے بعد دال ساکن ہے۔ اور اس کی مقدار چھ حرکات کے برابر ہے۔
کَآفْ	یہاں مدلازم حرفی مخفف ہے کیونکہ یہاں بھی حرف مدہ الف ہے اور اس کے بعد کاف ساکن ہے۔ اس کی مقدار بھی چھ حرکات کے برابر ہے۔
ھَا یَا	یہاں ھا اور یا میں مد اصلی طبعی ہے کیونکہ یہاں حروف ہجا دو حرفی ہیں جن میں سبب مد نہیں پایا جاتا۔ ان کی مقدار دو حرکتوں کے برابر ہے۔
عَیْنْ صَآدْ	یہاں عین میں مدلازم لین ہے کیونکہ حرف لین کے بعد سکون لازم ہے اور اس کی مقدار چار سے چھ حرکات کے برابر ہے صاد میں مد لازم حرفی مخفف ہے جس کی مقدار چھ حرکات کے برابر ہے۔

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے مد لازم حرفی مُخَفَّف اور مُثَقَّل کی مثالیں تلاش کریں۔

(ا) (الٓمّٓرٓ.....O) سورۃ الرعد

(ب) (حٰمٓO عٓسٓقٓO) سورۃ الشورٰی

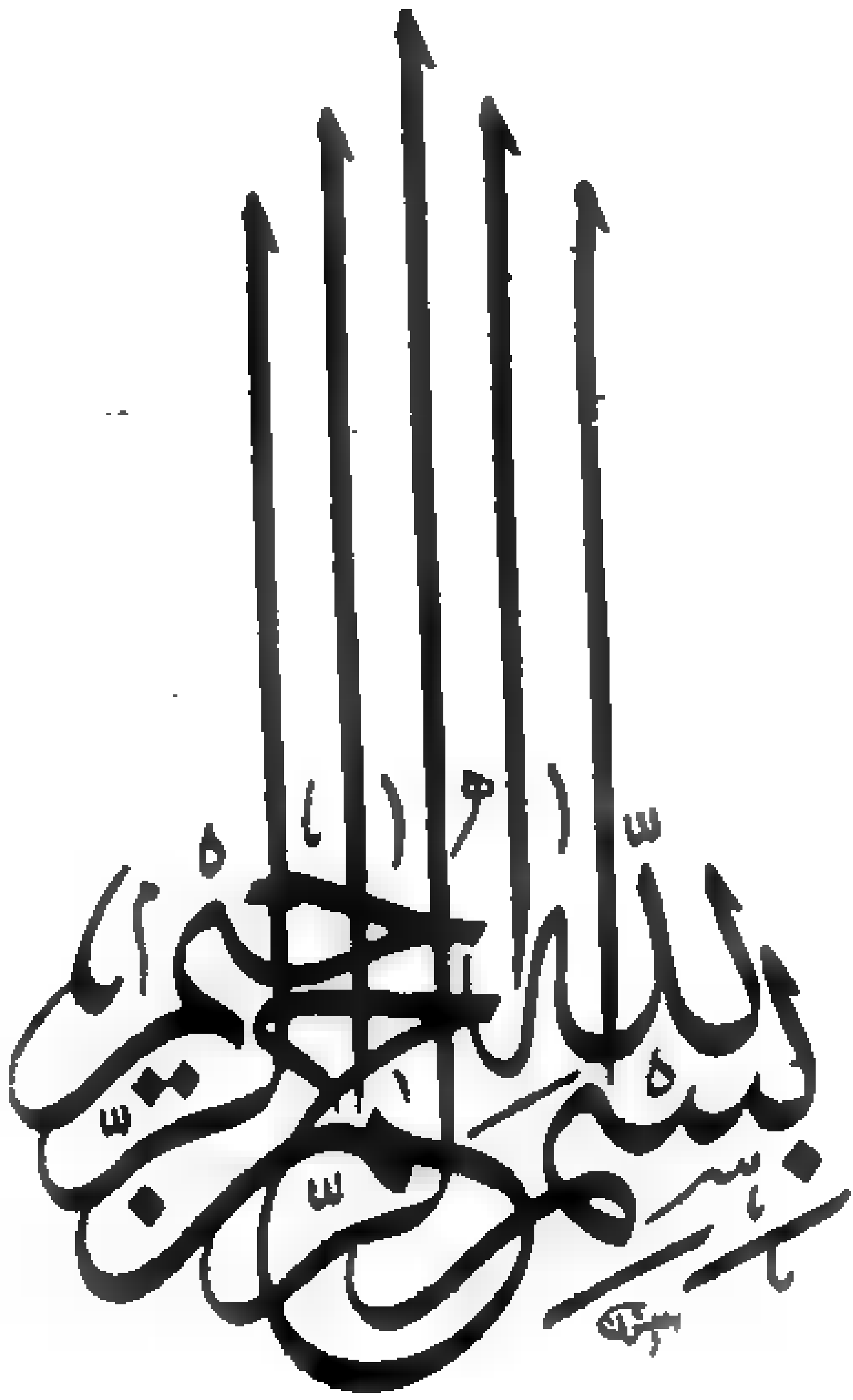
(ج) مدلازم حرفی مثقل اور مخفف کی مثالیں سورۃ الشمس میں تلاش کیجئے۔

سوال نمبر3:۔ سورۃ اٰلِ عِمْرَان اور سورۃ الْاَحْقَاف میں مد لازم حرفی مثقل اور مخفف کی مثالیں تلاش کر کے تختہ سیاہ پر لکھیے

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1۔ مدلازم حرفی کی تعریف بیان کیجئے اور اس کی وجہ تسمیہ بھی بیان کیجئے۔
2۔ مدلازم حرفی کی اقسام بیان کیجئے۔ اور ساتھ ان کے فرق کی وضاحت کیجئے۔
3۔ مدلازم حرفی کہاں پائی جاتی ہے۔ بیان کیجئے۔
4۔ وہ کون سے حروف ہیں جن میں مدلازم حرفی پائی جاتی ہے نیز مد کی شرط بھی بیان کیجئے۔
5۔ مدلازم حرفی اور مدلازم لین کی مقدار بیان کیجئے
6۔ مدلازم حرفی کا سبب اور حکم بیان کیجئے۔
7۔ مدلازم حرفی مثقل کی ایک مثال اور حرفی مخفف کی دو مثالیں دیجئے۔





چھٹی منزل

مخارج کے بیان میں

مخارج الحروف حروف کے مخارج

1- مخارج کی تعریف:- مخارج مخرج کی جمع ہے جن کا معنی ہے نکلنے کی جگہ

2- مخارج کی پہچان کا فائدہ:- مخارج اس ترازو کی طرح ہوتے ہیں جن سے وزن معلوم کیا جاتا ہے-

3- مخارج کی تعداد:- حروف کے مخارج مقبول رائے کے مطابق سترہ ہیں اور حروف کی تعداد اکتیس ہے لیکن ہمارے ہاں معروف تعداد انتیس ہے اور یہ حروف ایک مخرج سے ایک ایک دو یا تین تین ادا ہوتے ہیں-

4- حروف کے مخارج کی پہچان کیسے؟ جب آپ حروف ہجا میں سے کسی حرف کا مخرج معلوم کرنا چاہیں تو اس حرف کو تشدید یا جزم دے دو تو پھر اس سے پہلے کوئی متحرک لے آئیں- جہاں آواز جاکر بند ہو گی وہی اس حرف کا مخرج ہو گا- یہ اصول ہر حرف پر جاری ہوتا ہے سوائے حروف مدہ کے لیکن جب آپ حروف مدہ میں سے کسی حرف کا مخرج معلوم کرنا چاہیں تو ذیل کا طریقہ استعمال کریں-

الف مدہ سے پہلے زبر والا حرف لائیں- جیسے بَا
واو مدہ سے پہلے پیش والا حرف لائیں- جیسے قُوْ
یا مدہ سے پہلے زیر والا حرف لائیں- جیسے فِیْ
پھر آپ جب ان حروف کی ادائیگی کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ حروف ہوا پر ختم ہوتے ہیں اور حروف

مدہ کا مخرج فرضی ہے۔
اور باقی حروف کے مخارج حقیقی ہیں۔

3۔ حروف کے مخارج:۔ یاد رکھیئے حروف کے مخارج سترہ ہیں جو بنیادی طور پر پانچ مخارج میں بند ہیں۔ جن کو اصول مخارج کہتے ہیں۔ اور اصول مخارج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ جوف دہن یعنی منہ کے اندر کا خلاء
2۔ حلق
3۔ زبان
4۔ دونوں ہونٹ
5۔ خیشوم ناک کا بانسہ

سترہ مخارج ان ہی پانچ اصول مخارج پر بنتے ہیں۔ جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

1۔ جوف دہن:۔ اس میں ایک مخرج ہے۔
2۔ حلق:۔ اس میں تین مخرج ہیں۔
3۔ زبان:۔ اس میں دس مخارج ہیں۔
4۔ دونوں ہونٹ:۔ ان میں دو مخرج ہیں۔
5۔ خیشوم:۔ اس میں ایک مخرج ہے۔

آیئے اس کا مختصر بیان اس نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔



نمبر	مقامِ ادائیگی	معاونت	حروف	کیفیت	
۱	جوفِ دہن		ا، و، ی مدٰہ	خلاءِ دہن کے حروف	
۲	اقصیٰ حلق حلق کا حصہ جو سینے کے قریب ہے		ء، ہ	حروفِ حلقی	حلق کے حروف
۳	وسطِ حلق حلق کا درمیانی حصہ		ع، ح	حروفِ حلقی	حلق کے حروف
٤	ادنیٰ حلق حلق کا منہ کے قریب والا حصہ		غ، خ	حروفِ حلقی	حلق کے حروف
۵	اقصیٰ لسان زبان کی جڑ	لہات یعنی کوّے کے ساتھ تالو کے نرم حصہ کو	ق	حروفِ لہاتیہ	زبان کے حروف
٦	اقصیٰ لسان زبان کی جڑ	ق کے مخرج کے قریب تالو کے سخت حصہ سے لگے	ک	حروفِ لہاتیہ	زبان کے حروف
۷	وسطِ لسان زبان کا درمیانی حصہ	تالو کے درمیانی حصہ سے لگے	ج۔ش۔ی	شجریہ	زبان کے حروف
۸	حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ	اضراس علیا یعنی اُوپر کی داڑھوں کی جڑ سے لگے۔	ض	حافیہ	زبان کے حروف
۹	زبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ	جب ثنایا سے ضواحک تک کی طرف کے تالو کے ساتھ لگے۔	ل	حروفِ طرفیہ اور ذلقیہ	زبان کے حروف
۱۰	زبان کا کنارہ	ثنایا سے انیاب کی طرف والے تالو کے ساتھ لگے۔	ن	حروفِ طرفیہ اور ذلقیہ	زبان کے حروف
۱۱	زبان کا کنارہ مائل بہ پشت	ثنایا علیا کی جڑ کے ساتھ لگے	ر	حروفِ طرفیہ اور ذلقیہ	زبان کے حروف
۱۲	زبان کی نوک	ثنایا علیا کی جڑ کے ساتھ لگے	ت۔د۔ط	نطعیہ	زبان کے حروف
۱۳	زبان کی نوک	ثنایا علیا کا کنارہ جو مسوڑھوں کے قریب کے ساتھ لگے۔	ث۔ذ۔ظ	لثویہ	زبان کے حروف
١٤	زبان کی نوک	ثنایا سفلی اور ثنایا علیا کے اتصال سے	ز۔س۔ص	صفیریہ	زبان کے حروف
۱۵	نیچے ہونٹ کا شکم	ثنایا علیا کے کنارے سے ملے	ف	حروفِ شفویہ	ہونٹوں کے حروف
١٦	دونوں ہونٹوں کا تری والا حصہ ملے دونوں ہونٹوں کا خشکی والا حصہ ملے دونوں ہونٹوں کو گول کریں۔ درمیان کھلا رہے		ب م و	حروفِ شفویہ	ہونٹوں کے حروف
۱۷	خیشوم یعنی ناک کی جڑ		غنہ	خیشوم کی آواز	

پہلی اصل

جوف دہن

1- جوف دہن کی تعریف:- جوف منہ کا وہ خالی حصہ ہے جو منہ اور حلق کے اندر واقعہ ہے۔

2- جوف دہن اور اس کے حروف:- جوف کا ایک ہی مخرج ہے اور اس سے تین حروف مدہ ہی نکلتے ہیں اس میں ادائیگی کے لئے کسی مقام کا تعین نہیں کیا گیا اور ان کا مخرج ہوا پر تمام ہو جاتا ہے جو جوف دہن سے نکلتی ہے۔ اس لئے حروف کا مخرج فرضی بیان کیا گیا ہے۔

حروف	(ا) ساکن اس سے پہلے والے حرف پر زبر	طَا - قَا - جَا
مدہ کی	(و) ساکن اس سے پہلے والے حرف پر پیش	قُوْ خُوْ طُوْ
پہچان	(ی) ساکن اس سے پہلے والے حرف پر زیر	جِیْ - لِیْ صِیْ

1- کچھ کتب تجوید میں اس کی تقسیم اس طرح کی ہے کہ واو جوف لب سے یا جوف دہن سے اور الف جوف حلق سے ادا ہوتا ہے۔

ان حروف کی مثالیں جو جوف دہن سے نکلتے ہیں۔		
حروف	حروف	مثالیں
جوفیہ	ا	اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا
ہوائیہ	و	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
	ی	اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ

مشق

سوال نمبر1:— مندرجہ ذیل آیات میں سے حروف مدہ جو جوف دہن سے نکلتے ہیں بیان کریں۔

(يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ۝ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ۝) سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

ذیل کے نقشہ میں حروف مدہ ملاحظہ فرمائیں۔

رَحِيْقٍ	حرف مدہ یا ساکن اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر	جوف مخرج دہن
مَخْتُوْمٍ	حرف مدہ واو ساکن اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش	
خِتٰمُهٗ	حرف مدہ الف ساکن اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر	

سوال نمبر2:— درج ذیل آیت میں سے [redacted] حروف بیان کریں جو جوف دہن سے نکلتے ہیں۔

سوال نمبر3:— سورة الْعَصْرِ میں سے حروف جوفیہ نکال کر تختہ سیاہ پر نقل کریں۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں

1۔ مخارج کی تعریف کیجئے اور اس کا فائدہ بتایئے۔
2۔ مخارج کی تعداد بتایئے اور کوئی تین مخارج بیان کیجئے۔
3۔ حروف ہجائیں سے کسی کا صحیح مخرج معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے۔
4۔ ان پانچ بنیادی مقامات کا ذکر کیجئے جن پر مخارج قائم ہیں۔
5۔ جوف دہن کا معنی بتایئے اور اس سے نکلنے والے حروف بیان کیجئے اور ہر حرف کی ایک ایک مثال دیجئے۔

دوسری اصل

(حلق)

حلق کے مخارج اور حروف:۔ حلق کے تین مخارج ہیں اور ان سے چھ حروف نکلتے ہیں۔

1۔ **اقصیٰ حلق**:۔ حلق کا حصہ جو سینے کے قریب ہے۔ اس سے دو حروف **(همزه۔ ھا)** نکلتے ہیں۔

2۔ **وسط حلق**:۔ حلق کا درمیانی حصہ۔ اس سے **(عین اور حا)** نکلتے ہیں۔

3۔ **ادنیٰ حلق**:۔ حلق کا حصہ جو منہ کے قریب ہے اس سے۔ **(غین اور خا)** نکلتے ہیں۔

حروف حلقی کے مخارج اور اس کی مثالیں نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

	حلق کے مخارج ۳	حروف حلقی ۶	مثالیں
(ا)	اقصیٰ حلق۔ حلق کا سینے کی طرف والا حصہ	ا ء ھ	اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
ب	وسط حلق حلق کا درمیانی حصہ	ع ح	وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
ج	ادنیٰ حلق، حلق کے منہ کی طرف والا حصہ	غ خ	وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا

مشق

سوال نمبر1:۔ نیچے دی گئی آئت میں سے حروف حلقی کی پہچان کریں۔
(اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى O) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى

جواب

نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

يَعْلَمُ	عین وسط حلق سے ادا ہوتی ہے
الْجَهْرَ	ھا اقصیٰ حلق سے ادا ہوتی ہے۔
وَمَا يَخْفٰى	خا ادنیٰ حلق سے ادا ہوتی ہے۔

سوال نمبر2:۔ درج ذیل میں سورۃ الانشراح میں سے وہ حروف نکالیں جو حلق سے نکلتے ہیں۔

(اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ O وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ O الَّذِىْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ O وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ O فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا O اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا O فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ O وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ O)
سورۃ الْاِنْشِرَاح

سوال نمبر3:۔ سُوْرَةُ الضُّحٰى سے حلق سے نکلنے والے حروف کی پہچان کر کے تختہ سیاہ پر نقل کریں۔

مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دیں

1۔ عام حروف ہجا کا دوسرا مخرج کونسا ہے؟

2۔ درج ذیل الفاظ کے معنی بتلایئے۔

اقصٰی حلق۔ وسط حلق۔ ادنٰی حلق۔

3۔ حلق سے کتنے حروف نکلتے ہیں؟ ان میں سے تین کا ذکر کیجئے۔

تیسری اصل زبان اوران سے نکلنے والے حروف

زبان کے مخارج دس ہیں اوران سے اٹھارہ حروف نکلتے ہیں۔

زبان کے مخارجِ کی تفصیل

1۔ اقصٰی لسان:۔ زبان کا وہ آخری حصہ جو حلق کے ساتھ ملا ہوا ہے اوپر کے تالو کے اطراف کے ساتھ لگے اس سے (ق) نکلتا ہے۔

2۔ اقصٰی لسان:۔ زبان کا آخری حصہ وسط زبان کے ساتھ اوپر کے تالو کے اطراف (ق) کے مخرج کے قریب لگے۔

3۔ وسط لسان یعنی زبان کا درمیانی حصہ

زبان کا درمیانی حصہ جب اوپر تالو کے درمیانی حصہ کے ساتھ لگے اس سے (ج ش اور ی غیر مدہ) نکلتے ہیں۔

4۔ حافہ لسان:۔ یعنی زبان کی کروٹ اور اس کے ساتھ اضراس علیا یعنی اوپر کی داڑھوں کی جڑ کے ساتھ دائیں یا بائیں طرف لگے۔ اس سے ایک حرف (ض) نکلتا ہے۔ ض کی ادائیگی بائیں طرف سے زیادہ آسان ہے۔ اور دونوں طرف سے ادا کرنا بہت مشکل لیکن بہت عمدہ ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حرف ض کی ادائیگی دوسرے حروف کی نسبت کچھ مشکل ہے۔

5۔ طرف لسان یعنی زبان کا کنارہ سے ادنٰی حافہ جب اوپر ایک داڑھ ضواحک سے لیکر ثنایا تک کے ساتھ لگے اس سے (ل) نکلتا ہے۔

6- طرف لسان یعنی زبان کا کنارہ

زبان کا کنارہ اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں کے ساتھ لگے یہ لام کے مخرج سے ذرا نیچے یعنی حافہ زبان کو اس میں دخل نہیں ہے- اس سے بھی ایک حرف (ن) نکلتا ہے-

7- زبان کا کنارہ تھوڑا سا زبان کی پشت کی طرف سے نون کے مخرج کے بعد اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں سے لگانے سے ایک حرف (ر) ادا ہوتا ہے-

8- زبان کا کنارہ جب ثنایا علیا کی جڑ کے ساتھ لگائیں تو اس سے تین حروف (طا- دال- تا) نکلتے ہیں-

9- زبان کا کنارہ جب ثنایا علیا اور ثنایا سفلٰی کے درمیان اس طرح لگے کہ زبان کا زیادہ قرب ثنایا سفلی کی طرف ہو تو اس سے تین حروف- (ص- ذ- س) نکلتے ہیں-

10- زبان کا کنارہ اوپر ثنایا علیا کے کناروں کے ساتھ لگے تو اس سے بھی تین حروف (ظ- ذ- ث) نکلتے ہیں-

وتعاونوا على البر والتقوى

نیکی اور تقویٰ پر ایکدوسرے کی مدد کرو۔ (القرآن)

زبان سے نکلنے والے حروف چارٹ کی مدد سے سمجھیں

زبان کے مخارج کی تعداد	زبان کے مخارج کی تعداد دس ہے	زبان سے نکلنے والے حروف	مثالیں
(۱)	زبان کا وہ آخری حصہ جو تالو کے ساتھ ملا ہوا ہے اوپر کے تالو کی جڑ کے ساتھ لگے۔	ق	فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ
(۲)	زبان کا آخری حصہ جو سا زبان کے ساتھ اوپر تالو کی جڑ ق کے مخرج کے قریب لگے۔	ك	وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ
(۳)	زبان کا درمیان اوپر تالو کے درمیانی حصہ کے ساتھ لگے	ج ش (ی) غیر مدہ	نِعْمَةٍ تُجْزٰى اَلَمْ نَشْرَحْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
(۴)	زبان کی کروٹ اور اوپر کی داڑھوں کی جڑ کے ساتھ دائیں طرف یا بائیں طرف لگائیں۔	ض	نَضْرَةَ النَّعِيْمِ
(۵)	زبان کا کنارہ سے ادنیٰ حافہ تک جب ثنایا سے ضواحک تک کے مسوڑھوں کے ساتھ لگے۔	ل	قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ

(۶)	زبان کا کنارہ اوپر کے دانتوں کے ساتھ لگے۔	ن	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
(۷)	زبان کا کنارہ پشت کی طرف سے اوپر دانتوں کے ساتھ	ر	وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ
(۸)	زبان کا کنارہ اوپر کے دانتوں کی جڑ کے ساتھ لگے۔	ط د ت	اَعْطَيْنٰكَ وَقَدْ دَّخَلُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ
(۹)	زبان کا کنارہ اور ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے ملنے سے	ص ز س	صِرَاطَ الَّذِيْنَ وَالزَّيْتُوْنِ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
(۱۰)	زبان کا کنارہ اور ثنایا علیا کے کناروں کے ساتھ لگے۔	ظ ذ ث	ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ اِذْهَبْ اُثْقِلَتْ دَعَوَا اللّٰهَ

مشق

سوال نمبر1:۔ آیت ذیل میں زبان سے نکلنے والے حروف بیان کریں۔

(اِذَاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ٥) سُوْرَةُالتَّكْوِيْر

جواب

نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اِذَا	اس میں (ذال) ہے جو طرف لسان اور اطراف ثنایا علیا سے ادا ہوتی ہے۔
الشَّمْسُ	اس میں (شین) ہے جو وسط لسان اور اوپر کے تالو سے ادا ہوتی ہے۔ اور (سین) ہے جو طرف لسان جب وہ ثنایا علیا اور سفلی کے درمیان لگے تو اس سے نکلتی ہے۔
كُوِّرَتْ	اس میں (کاف) ہے جو اقصیٰ لسان قریب وسط لسان اور اوپر کے تالو سے ملنے سے نکلتی ہے اور را ہے جو طرف لسان اور کچھ پشت زبان کی طرف مائل ہو کر مسوڑھوں کے ساتھ لگ کر ادا ہوتی ہے۔

سوال نمبر2:۔ ذیل کی آیات میں سے وہ حروف نکالیں جو زبان سے ادا ہوتے ہیں۔

(اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ٥ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ٥ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ٥ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ٥ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ٥) سُوْرَةُ الْقَدْرِ

سوال نمبر3:۔ سُوْرَةُ الزِّلْزَال میں سے زبان سے نکلنے والے حروف تلاش کر کے چارٹ بنایئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- عام حروف ہجا کا تیسرا مخرج کونسا ہے-
2- اقصیٰ لسان اور حافہ لسان سے نکلنے والے حروف کی حد بندی کیجئے-
3- زبان سے ادا ہونے والے حروف کے مخارج بیان کیجئے-
4- زبان سے کتنے حروف نکلتے ہیں اور خاص کر وسط زبان سے نکلنے والے حروف بیان کیجئے-

چوتھی اصل

دونوں ہونٹ

دونوں ہونٹوں کے مخارج اور ان سے نکلنے والے حروف:-

دونوں ہونٹوں میں دو مخارج ہیں- اور حروف چار ہیں-

1- نیچے کے ہونٹ کا شکم ثنایا علیا کناروں سے لگے اس سے (ف) نکلتا ہے-
2- دونوں ہونٹ کا درمیان اس سے تین حروف (ب - م - و-) نکلتے ہیں-

(ا) واو میں ہونٹوں کو تھوڑا کھولیں کہ وہ گولائی کی شکل اختیار کرلیں- یہ مخرج واؤ متحرک وغیرہ کا ہے- واؤ مدہ کو جوف دھن سے ادا کیا جاتا ہے جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے-

(ب) ب اور میم میں دونوں کو اس طرح ملائیں کے بائیں تری والا حصہ ملے اور میم میں خشکی والا حصہ ملے-

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

دونوں ہونٹوں سے نکلنے والے حروف اور ان کی مثالیں نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نمبر شمار	ہونٹوں کے مخارج	ہونٹوں سے نکلنے والے حروف چار ہیں	مثالیں
(ا)	نیچے والے لب کا شکم ثنایا علیا کے کناروں سے لگے	ف	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى
(ب)	دونوں ہونٹوں کو گول کرنے سے	(و)	وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
(ج)	دونوں ہونٹوں کا تری والا حصہ ملے	ب	وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
(د)	دونوں ہونٹوں کا خشکی والا حصہ ملے	م	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مشق

سوال نمبرا:۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے ہونٹوں سے نکلنے والے حروف بیان کیجئے۔

(وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

جواب

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَالْعٰدِيٰتِ	اس میں واؤ ہے جو دونوں ہونٹوں کے درمیان تھوڑا کھلنے سے ادا ہوتی ہے۔
ضَبْحًا	اس میں با ہے جو دونوں ہونٹوں کے تری والا حصہ ملنے سے نکلتی ہے۔
فَالْمُوْرِيٰتِ	اس میں میم ہے جو دونوں ہونٹوں کے خشکی والا حصہ ملنے سے نکلتی ہے۔

سوال نمبر2:۔ درج ذیل آئت میں سے دونوں ہونٹوں سے نکلنے والے حروف تلاش کیجئے۔

(فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًاO) سورة النَّصْرِ

سوال نمبر3:۔ سورة العَصْرِ میں سے ہونٹوں سے نکلنے والے حروف نکالیں اور اس کا چارٹ بنائیں۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں

1۔ عام حروف ہجا میں چوتھا مخرج بیان کیجئے

2۔ دونوں ہونٹوں سے نکلنے والے حروف بیان کیجئے۔

3۔ (فا) اور (واو غیر مدہ) کا مخرج بیان کیجئے۔

پانچویں اصل

خیشوم

1۔ خیشوم یعنی ناک کا بانسہ

خیشوم کی تعریف:۔ خیشوم ناک کے اندر آخری حصہ کو کہتے ہیں۔

2۔ خیشوم کا مخرج:۔ خیشوم کا ایک ہی مخرج ہے جس سے غنہ نکلتا ہے۔

3۔ غنہ کیا ہے؟ ایک گنگناہٹ جس کی مقدار دو حرکتوں کے برابر ہے یہ غنہ نون ساکن اور تنوین کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔

نونْ ساکن اور تنوین میں غنہ کی کیفیات

1- نون ساکن اور تنوین میں ادغام ناقص کی حالت میں غنہ ہو گا
2- نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدلنے کی صورت میں بھی غنہ ہو گا-
3- نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کی حالت میں بھی غنہ ہو گا-
4- اسی طرح نون مشدد میں بھی غنہ ہو گا-

میم ساکن میں غنہ کی کیفیت

1- میم ساکن کا ادغام جب میم میں ہو گا تو غنہ ہو گا-
2- میم ساکن کے بعد با آنے کی صورت میں بھی غنہ ہو گا-
4- اس طرح میم پر شد کی صورت میں بھی غنہ ہو گا-
ان حروف کی مثالیں جن میں غنہ لازمی ہے-

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا

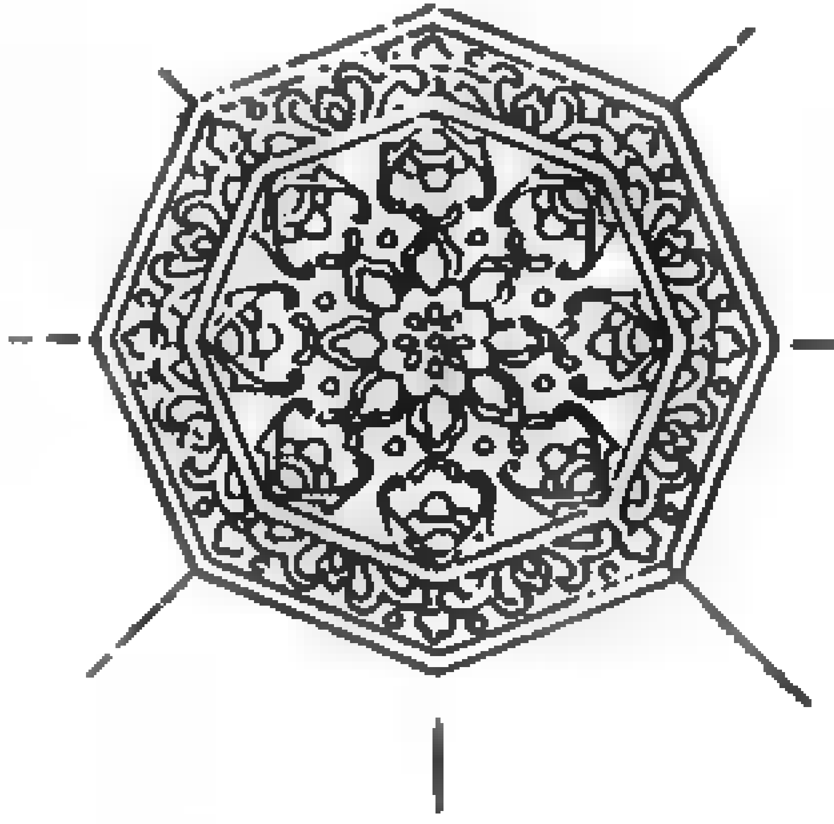
زمین میں اکڑ کر مت چل (القرآن)

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- خیشوم کی تعریف کریں اور اس کا مخرج بیان کریں۔
2- غنہ کی تعریف کریں اور اس کی مقدار کا تعین کریں۔
3- نیچے آنے والی حالتوں کی مثالیں بیان کریں۔
1- نون ساکن اور تنوین میں ادغام کی کیفیت بیان کریں۔
2- نون مشدد میں غنہ کی مقدار بیان کریں۔
3- میم ساکن حالت اخفاء میں غنہ کی مقدار بیان کریں۔
4- میم مشدد میں غنہ کی مقدار بیان کریں۔



بسم الله الرحمن الرحيم



ساتویں منزل

ادغام کے بیان میں

ادغام کا بیان

1- تعریف:-

دو حروف ایک جیسے یا ایک مخرج کے یا قریب المخرج اس طرح آئیں کہ پہلا حرف ساکن ہو اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں اس طرح ملائیں گے- کہ دونوں حروف مثل ایک حرف مشدد کے پڑھے جائیں گے- ادغام کی مکمل تفصیل آپ نون ساکن کے بیان میں پڑھ چکے ہیں دوبارہ دیکھ لیں- ادغام کی تین اقسام ہیں- جن کی وضاحت آگے بیان کی جاتی ہے-

1- مثلین
2- متجانسین
3- متقاربین

مثلین

1- مثلین کی تعریف

مثلین ■ دو حروف ہیں جو نام- مخرج اور صفات میں ایک جیسے ہیں- جیسے دو با- دو واو- دو دال- وغیرہ-

2- مثلین کی اقسام اور ان کا علیحدہ علیحدہ حکم

مثلین کی دو قسمیں ہیں-

1 ———— مثلین صغیر
2 ———— مثلین کبیر

(الف) مثلین صغیر اس کو کہتے ہیں جہاں پہلا حرف ساکن ہو اور دوسرا متحرک لہٰذا اس کا حکم یہ ہے کہ وہاں ادغام ہو گا۔ جیسے قُلْ لَّکُمْ

لیکن جب مدغم حرف مدہ ہو جیسے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ تو ادغام نہ ہو گا بلکہ (ی مدہ) کو ظاہر کیا جائے گا۔ یعنی یہاں اظہار ہو گا اور مَالِیَهْ کی (ہ) میں اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں۔

جیسے مندرجہ ذیل آیت میں موجود ہے۔

(مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ ۝ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۝) سُوْرَۃُ الْحَآقَّةِ

(ب) مثلین کبیر:۔ مثلین کبیر میں پہلا اور دوسرا حرف دونوں متحرک ہوتے ہیں اور ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں اظہار ہو گا مگر اس آیۂ کریمہ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ میں اظہار نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کے پڑھنے میں دو طریقے ہیں۔

1۔ اشمام کے ساتھ اظہار یعنی اظہار کی حالت میں ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ دینا تاکہ یہ بتانے کے لئے کہ اصل میں نون پر پیش تھی اور یہ لفظ اصل میں تَاْمَنُنَا تھا پھر نون کا نون میں ادغام ہوا۔

2۔ رَوْم کے ساتھ ادغام یعنی ادغام کی حالت میں پہلے نون کے پیش کو اس طرح ظاہر کرنا کہ قریب والا سن سکے۔

مشق

سوال:۔ مثلین صغیر اور مثلین کبیر کی مثالیں مندرجہ ذیل آیات میں تلاش کریں۔

(وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝)
سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

(ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝) سُوْرَۃُ لُقْمٰن

جواب

نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

اِذْ ذَّهَبَ	یہاں مثلین صغیر ہے جہاں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہونے ہونے کی وجہ سے ادغام ہوگا۔
فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ	یہاں نون ساکن کا نون متحرک میں ادغام مثلین صغیر ہوگا۔
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ	یہاں مثلین کبیر ہے یہاں پہلا اور دوسرا حرف متحرک ہونے کی وجہ سے اظہار ہوگا۔

سوال نمبر2:۔ مندرج ذیل آیات میں سے صغیر مثلین کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝) سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ

سوال نمبر3:۔ سُوْرَةُ الْبَلَدِ اور سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ میں سے مثلین کی مثالیں کوشش کر کے تلاش کریں اور اس کا چارٹ بنائیں۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1۔ مثلین کی تعریف کیجئے اور اس کی قسمیں بتائیے۔
2۔ مثلین میں کہاں ادغام ہوتا ہے اور کہاں ادغام نہیں ہوتا بیان کیجئے۔
3۔ مثلین صغیر اور کبیر کا کیا حکم ہے۔
4۔ صغیر مثلین کی دو مثالیں اور کبیر مثلین کی ایک مثال بیان کیجئے۔
5۔ بتائیے مثلین میں ادغام کب منع ہے۔

مثلین کی مثالیں اس چارٹ کی مدد سے سمجھیے

صغیر مثلین	اس کا حکم	کبیر مثلین	اس کا حکم
اِضْرِبْ بِعَصَاكَ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا	ادغام	لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ثَمَانِيَةَ حِجَجٍ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ	اظهار
فِيْ يَوْمٍ قَالُوْا وَهُمْ	اظهار	مَالَكَ لَاتَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ	ادغام اشمام کے ساتھ اور
مَالِيَهْ هَلَكَ	اظهار اور ادغام دونوں جائز ہیں	مَالَكَ لَاتَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ	اظهار روم کے ساتھ

استاد طلبا کو اشمام اور روم کی عملی مشق کرائیں۔

متقاربین کی تعریف

متقاربین کی تعریف

متقاربین وہ دو حروف ہیں جو مخرج اور صفات میں قریب ہوتے ہیں یا مخرج میں قریب ہیں صفات میں نہیں یا صفات میں قریب ہوتے ہیں مخرج میں نہیں۔

متقاربین کی قسمیں اور احکام:۔ متقاربین کی دو قسمیں ہیں۔

1 ——— متقاربین صغیر

2 ——— متقاربین کبیر

1۔ **متقاربین صغیر:۔** متقاربین صغیر یہ ہے کہ پہلا حرف ساکن ہو اور دوسرا متحرک اس میں ادغام ہو گا۔ اور اس کے سوا تمام مقامات پر اظہار ہو گا۔ مگر قاف کا کاف کے ادغام میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ادغام تام ہے یا ناقص۔ جیسے

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ (اَلْمُرْسَلَاتِ)

اور بل ران کے لام میں جو سُوْرَةُ تَطْفِیْف میں ہے سکتے کے ساتھ اظہار جائز ہے اور اس میں (علاوہ روایتہ حفص کے) ادغام بھی جائز ہے۔

2۔ **متقاربین کبیر:۔** اس میں پہلا اور دوسرا حرف دونوں متحرک ہیں اور اس میں اظہار ہو گا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ

سورۃ آل عمران - ۱۹

چارٹ کی مدد سے متقاربین کی مثالیں

متقاربین صغیر کی مثالیں		حکم	متقاربین صغیر کی مثالیں	حکم	متقاربین کبیر کی مثالیں	حکم
مَنْ يُؤْمِنْ	اَلتَّوَّابُ	ان	قُلْ نَعَمْ	ان	وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا	ان
مِنْ مَّالٍ	الضَّآلِّيْنَ					
مِنْ وَّالٍ	الذّٰاكِرِيْنَ	سب	فَسَبِّحْهُ	سب	فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا	سب
مِنْ رَّبِّهِمْ	اَلنَّعِيْمِ					
مِنْ لَّدُنْهُ	الدَّاعِي	میں	اُوْرِثْتُمُوْهَا	میں	فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا	میں
الطَّيِّبٰتُ	السُّوْٓءُ					
التَّوَّاب	الظّٰلِمِيْنَ	ادغام		اظہار	عدد سنين	اظہار
الصّٰلِحِيْنَ	الزُّرَّاعَ	ہو		ہو		ہو
الرَّحْمٰنُ	الشَّكُوْرُ	گا	نَغْفِرْ لَكُمْ	گا		گا
قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ						
بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ						
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (المرسلات)		تام و ناقص	كَلَّا بَلْ رَانَ (المطففين)	یہاں سکتہ ہوگا		

مشق

سوال نمبر۱:۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے متقاربین کا حکم بیان کیجئے

آیات سورۃ المومنون

کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ○ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ○ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○) سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن

عَدَدَ سِنِیْنَ	دال کے ساتھ سین ہے یہ متقاربین کبیر ہیں۔ قریب المخرج ہیں۔ صفات میں قریب نہیں یہاں اظہار ہو گا۔
اِنْ لَّبِثْتُمْ	یہاں نون لام کے ساتھ ہے جو متقاربین صغیر ہیں یہ مخرج اور صفات میں قریب قریب ہیں ان کا حکم ادغام ہے۔
نون کا مخرج	طرف لسان لام کے مخرج کے قریب ہے۔
لام کا مخرج	طرف لسان سے ادنٰی حافہ تک (دونوں کا مخرج قریب قریب ہے)

نون کی صفات	پانچ ہیں	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	×
لام کی صفات	چھ ہیں	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	تکریر
پس دونوں نون اور لام مخارج اور صفات میں قریب ہیں۔							



سوال نمبر2:— مندرجہ ذیل آیات میں سے متقاربین کی مثالیں تلاش کیجئے

(ا) (قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّىْ مَا يُوْعَدُوْنَ○ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِىْ فِى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

(ب) (وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَىْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ○ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ○) سُوْرَةُ النَّمْلِ

سوال نمبر3:— سُوْرَةُ الْبَلَدِ سُوْرَةُ الْعَلَقِ اور سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ میں سے متقاربین کی مثالیں تلاش کر کے ان کا نقشہ بنایئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1— متقاربین کی تعریف کیجئے اور اس کی قسمیں بیان کیجئے۔

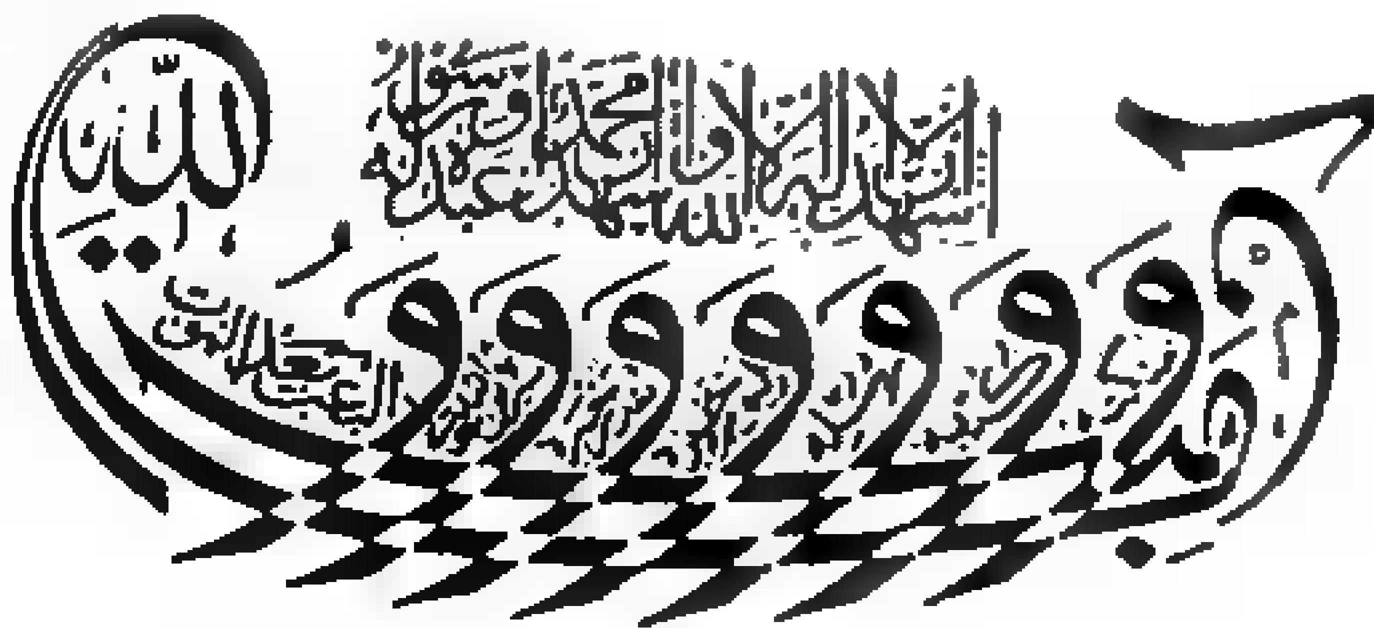
2— متقاربین کے ان حروف کا بیان کیجئے جن میں ادغام ہوتا ہے اور جن میں نہیں ہوتا۔

مندرجہ ذیل اقسام کی مثالیں دیجئے۔

1— متقاربین صغیر میں ادغام کی مثالیں بیان کریں۔

2— متقاربین صغیر میں ادغام کی مثالیں بیان کریں۔

3— متقاربین صغیر میں اظہار کی مثالیں بیان کریں۔



متجانسین کی تعریف

متجانسین کی تعریف

1- متجانسین ان دو حروف کو کہتے ہیں جو مخرج میں متحد ہوتے ہیں اور صفات میں مختلف ہوتے ہیں۔

2- متجانسین کی قسمیں اور ان کا حکم جدا جدا ہے۔
متجانسین کی دو قسمیں ہیں۔
1 ——— متجانسین صغیر
2 ——— متجانسین کبیر

3- متجانسین صغیر پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو مندرجہ ذیل مقامات میں ادغام ہو گا۔

(ا) دال کا تا میں ادغام جیسے (قَدْ تَّبَيَّنَ)
(ب) ت کا دال میں ادغام جیسے (اَثْقَلَتْ دَّعَوَاللّٰهَ)
(ج) ت کا طا میں ادغام جیسے (وَدَّتْ الطَّائِفَه)
(د) طا کا تا میں ادغام جیسے (فَرَّطْتُّمْ)
(ہ) ذال کا ظا میں ادغام جیسے (اِذْ ظَّلَمُوْا)

نوٹ:- ثا کا ذال میں ادغام اس میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اظہار اور بعض کے نزدیک ادغام ہے۔ يَلْهَثْ ذَّالِكَ) اور با کا میم میں ادغام جیسے (اِرْكَبْ مَّعَنَا)

اس کے علاوہ مُتَجَانِسَیْن صغیر میں اظہار ہوتا ہے۔ جیسے میم کا واؤ میں مثلاً (اَنْتُمْ وَاٰبَاءُكُمْ)

4۔ متجانسین کبیر:۔ وہ یہ ہے کہ پہلا اور دوسرا حرف دونوں متحرک ہوں تو ان میں اظہار ہوگا۔

5۔ متجانسین کی مثالیں بصورت نقشہ ملاحظہ ہو۔

متجانسین صغیر کی مثالیں	حکم	متجانسین کبیر کی مثالیں	حکم
اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ لَئِنْ بَسَطْتَّ اِذْ ظَّلَمْتُمْ	ادغام	يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ	اظہار
يَلْهَثْ ذّٰلِكَ (الاعراف) اِرْكَبْ مَّعَنَا (ھود)	ادغام اور اظہار جائز ہیں	اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ	صرف اظہار ہوگا

مشق

سوال نمبر ۱:۔ آنے والی آیات میں سے متجانسین کا حکم بیان کیجیے۔

(اِنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ۝) سُوْرَةُ الزُّمَر

(وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ۝) سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

جواب

فَرَّطْتُّ	طا تا کے ساتھ ہے یہ متجانسین صغیر ہیں یہاں ادغام ہو گا کیونکہ مخرج میں متفق اور صفات میں مختلف ہیں۔
اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ	سین زا کے ساتھ یہ متجانسین کبیر ہیں یہاں اظہار ہو گا جو مخرج میں متحد اور صفات میں مختلف ہیں
طا اور تا ایک	اور ان کا مخرج ایک ہے وہ طرف لسان اور ثنایا علیا کی جڑ
طا کی صفات	اور وہ ہیں۔ جہر۔ شدت۔ استعلاء۔ اطباق اصمات۔ اور قلقلہ
تا کی صفات پانچ ہیں۔	اور وہ ہیں۔ ھمس۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح اور اصمات

مندرجہ ذیل آیات میں متجانسین۔ متقاربین اور مثلین کی اقسام بیان کیجیے۔

(ا) (وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًاۙ) سُوْرَةُ الْاَسْرَاء

(ب) (يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۝) سُوْرَةُ الْحَجّ

(ج) (وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

(د) (وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا۝) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰات

(ہ) (وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۝) سُوْرَةُ الصَّفّ

سوال نمبر3:- سُوْرَةُ التَّكْوِيْر میں سے متجانسین کی مثالیں تلاش کر کے چارٹ بنائیں-

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

1- متجانسین کی تعریف کیجئے اور اس کی قسمیں بتایئے-
2- یہ بتایئے کہ متجانسین کے حروف میں کہاں ادغام ہوتا ہے اور کہاں نہیں-
3- متجانسین صغیر اور کبیر میں سے ہر ایک کا حکم بیان کیجے-
4- متجانسین میں ادغام کب منع ہے-
5- آنے والی قسموں میں حالت ادغام کی ایک ایک مثال دیجئے-
(مثلین و متقاربین- متجانسین)



متباعدین

1- متباعدین کی تعریف:- متباعدین دو حروف ہیں جو مخرج میں بعید ہیں اور صفات میں چاہے متحد ہوں یا مختلف

2- متباعدین کی قسمیں اور ان کا علیحدہ علیحدہ حکم:- متباعدین کی دو قسمیں ہیں-

(ا)———— متباعدین صغیر

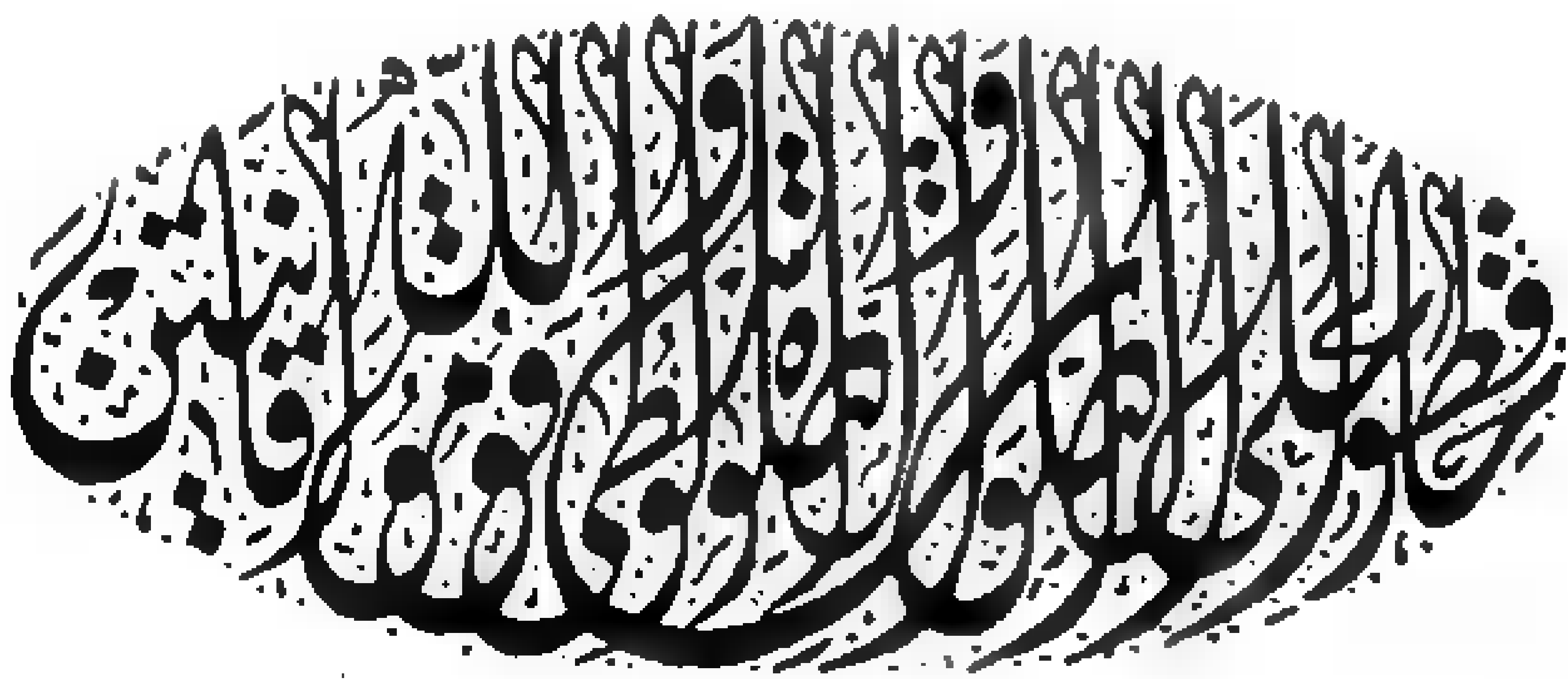
(ب)———— متباعدین کبیر

(ا) متباعدین صغیر یہ ہے کہ پہلا حرف ساکن ہو دوسرا متحرک- اس میں اظہار ہو گا-

(ب) متباعدین کبیر یہ ہے کہ پہلا اور دوسرا دونوں حروف متحرک ہوں- ان میں بھی اظہار ہو گا-

متباعدین کی مثالیں نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

متباعدین صغیر کی مثالیں	اس کا حکم	متباعدین کبیر کی مثالیں	اس کا حکم
يَنْأَوْنَ مِنْ خَيْرٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ	اظہار	وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اِذَا اتَّسَقَ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ	اظہار



مشق

سوال نمبر ۱:- نیچے دی گئی آیات میں متباعدین کا حکم بیان کیجئے-

(ا) (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ○ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ○) سُوْرَةُ قُرَیْش

(ب) (فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ○ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ○) سُوْرَةُ الْکَوْثَر

جواب

درج ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے-

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ	یہاں متباعدین صغیر میم اور را ہیں یہاں اظہار ہو گا- اس لئے کہ مخرج میں بعید اور صفات میں بھی مختلف ہیں-
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ	یہاں متباعدین کبیر (کاف اور واؤ ہیں) یہاں بھی اظہار ہو گا یہ مخرج میں بعید ہیں اور صفات میں مختلف ہیں-
کاف کا مخرج	قاف کے مخرج کے بعد اقصی لسان کا وہ حصہ جو وسط لسان کے قریب ہے- یہ ظاہر ہے کہ یہ آپس میں بعید المخرج ہیں-
واؤ کا مخرج	دونوں ہونٹوں کا درمیانی حصہ انضمام شفتین
کاف کی صفات پانچ ہیں	ہمس- شدت- استفال- انفتاح- اصمات
واؤ کی صفات چھ ہیں	جہر- رخاوت- استفال- انفتاح- اصمات اور لین
اور یہ واضح ہے کہ ان حروف کی صفات مختلف ہیں-	

سوال نمبر2:۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے متباعدین کی مثالیں تلاش کیجئے۔

(وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَاO وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَاO وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَاO)

سورۃ الشَّمْسِ

سوال نمبر3:۔ کوشش کیجئے سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر سے مِثْلَیْن۔ مُتَجَانِسَیْن مُتَقَارِبَیْن متباعدین کی مثالیں تلاش کر کے چارٹ بنایئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

(ا) متباعدین کی تعریف کیجئے اور ان کی قسمیں بتایئے۔

(ب) متباعدین صغیر اور کبیر دونوں کا حکم بیان کیجئے۔

(ج) متباعدین کبیر کی ایک مثال متباعدین صغیر کی ایک مثال دیجئے۔





اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم

القرآن الحکیم

علم الإنسان ما لم يعلم

بعض حروف کا حکم

ا- مندرجہ ذیل آیات باقی **سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف**

(قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاتَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا)

مندرجہ بالا سورۃ احقاف میں لفظ **فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ** میں اگر **فِی السَّمٰوٰتْ** پر وقف کریں اور آگے **اِیْتُوْنِیْ** سے ابتدا کریں گے دوسرا ہمزہ پہلے ہمزہ کی حرکت کے مطابق حرف مدہ (ی) سے بدل جاتا ہے- اور یہ مدبدل کی ایک قسم ہے اور اس کی مقدار دو حرکتوں کے برابر ہے-

اور اس طرح کے اور بھی کئی الفاظ ہیں- جیسا کہ سورۃ یونس میں آیت 79 اور سورۃ یوسف آیت 50, 54, 59 میں اور سورۃ التکویر آیت 11 میں دیکھیں

2- مندرجہ ذیل آیت 11 سورۃ الحجرات میں ایک لفظ **بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ**-

اس میں اگر **بِئْسَ** پر تعلیم اور مشق کے لئے وقف کریں تو آگے **اَلْاِسْمُ الْفُسُوْق** کی ابتداء میں دو وجوہ ہیں-

ا- لام مکسورہ کو اسم کی سین کے ساتھ ملائیں-

۲- ہمزہ مفتوحہ کو لام مکسورہ کے ساتھ ملا کر پڑھ سکتے ہیں-

3- یہ بات جان چکے ہیں کہ لام فعل اور بل کا لام میں ادغام ہوتا ہے متقاربین ہونے کی وجہ سے جیسے آیت 56 سورۃ انعام اور سورۃ الانبیا آیت 147 را ساکن پہلے اور لام بعد میں ہو اس صورت میں ادغام ممنوع ہے- چاہے دونوں حروف متقاربین ہی کیوں نہ ہو- جیسے سورۃ البقرہ آیت 286 سورۃ النوح آیت 3-4

4- پہلے ہم جان چکے ہیں کہ نون ساکن کا لام میں ادغام ہوتا ہے جیسے
آیت 4 سورۃ اخلاص
اور یہ ادغام دو حروف کے متقاربین ہونے کی وجہ سے ہے لیکن لام فعل اور لام حرف ان کا نون میں ادغام نہیں ہوتا چاہے آپس میں متقاربین ہی کیوں نہ ہوں جیسے

(قُلْ نَعَمْ- بَلْ نَتَّبِعُ- قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ)

اور یہ بھی یاد رکھیں کسی بھی لام ساکن کا نون میں ادغام نہیں ہوتا سوائے لام تعریف کے جیسے اَلنَّاسِ- اَلنَّعِيمُ-

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

(ا) بتایئے لفظ اِئْتُوْنِی کا وصل اور وقف میں کیا حکم ہے-
(ب) لفظ الاسم جو سورۃ حجرات میں ہے اس کا وصل اور ابتداء میں کیا حکم ہے-
(ج) لام ساکن کا راء سے پہلے اور نون ساکن کا لام سے پہلے کا حکم بیان کیجئے-
(د) بتایئے کہ نون ساکن سے پہلے لام ہو اور لام ساکن کے بعد نون ہو تو ان کا کیا حکم ہے-

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

علم تجوید و قرأت پر ایک آسان تفصیلی و تشریحی کتاب

السعی الرشید فی علم التجوید

المعروف

درسِ قرأت حصہ دوم

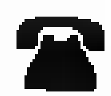
ترتیب و تکمیل

القاری فقیر محمد مسعودی

بانی دار التجوید و القرآن گلشن ابراہیم پسرور روڈ سیالکوٹ

ناشر

کتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان


7351120



پہلی منزل

قرأت القرآن کی تین شرائط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرأت القرآن الکریم کی تین شرائط

۱۔ صحیح سند کے ساتھ مسلسل اور متواتر ہو۔

۲۔ رسمِ عثمانی کے مطابق ہو۔ (چاہے احتمالاً ہی ہو۔)

۳۔ عربی قواعد یعنی صرف ونحو کے مطابق ہو۔

اور یہ تمام شرائط دورِ حاضر میں قرآن پاک کے اس نسخہ میں موجود ہیں۔ جو حکومت سعودیہ نے مدینہ منورہ میں قائم (المجمع) (طباعتِ قرآن الکریم کا عظیم ادارہ) کے زیرِ اہتمام شائع کیا ہے اور ان نسخہ جات کو سعودی عرب کے دینی مدارس کے طلباء اور پوری دُنیا کے حجاج کرام کو مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

اور ایسے ہی یہ تمام شرائط جامعۃ الازہر کے اِس قرآنی نسخہ میں بھی موجود ہیں جو مصر کے مطبعہ امیر یہ قاہرہ سے شائع ہوا ہے اور عالم اسلام کے دیگر بڑے اداروں میں یہ صفات پائی جاتی ہیں۔ پاکستان میں تاج کمپنی، فیروزسنز، شفیق پریس کے طبع شدہ نسخہ جات بھی ان صفات سے مزین ہیں۔

قرآن الکریم کی قرأت کیسے کی جائے؟

قرآنِ کریم کی قرأت کی تین کیفیتیں ہیں۔

۱۔ترتیل ۲۔حدر ۳۔تدویر۔

(پہلی کیفیت) ترتیل:

قرأت قرآن کریم کی پہلی کیفیت جسے ترتیل کہا جاتا ہے۔ ترتیل میں کلمات کو درست اور حروف کو صحیح ادا کیا جائے اور ہر حرف کی ادائیگی میں تجوید کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھا جائے اور اس کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ ہر حرف کو اسکے مخرج سے ادا کیا جائے اور ان کی تمام صفات کو مکمل ادا کیا جائے اور تمام حروف کو مکمل اور علیحدہ علیحدہ پڑھا جائے۔ وہ اس طرح کہ ہر حرف ایک دوسرے سے ممتاز ہو اور ان میں سکون اور تشدید کی وضاحت ہو۔ ہمزہ کی تحقیق اور غنہ کو مکمل ادا کیا جائے اور حرکات کی مکمل ادائیگی کا لحاظ رکھا جائے اور اُن اُحکام کی مکمل پابندی کی جائے جن کی آئمہ تجوید نے وضاحت فرمائی ہے جیسے اظہار۔ اِدغام۔ تفخیم۔ ترقیق وغیرہ نیز جائز اور ممنوع کا خیال رکھا جائے۔

مندرجہ بالا امور جن کا تذکرہ کیا گیا ہے نہایت سکون واطمینان سے ادا ہوں اور ان میں عجلت اور تیزی بالکل نہ ہو۔

اور بلاشبہ یہ وہی کیفیت ہے جس کے مطابق قرآن کریم کا نزول ہوا ہے اور اسی کیفیت کا اللہ پاک کی مقدس کتاب کی تعلیم دینے والے مدرسین حضرات اور نگران اساتذہ کرام کو اپنا طریقہ اور معیار بنانا چاہیے۔

(دوسری کیفیت) حدر:

قرأت قرآن کریم کی وہ کیفیت جس کو حدر کہا جاتا ہے یہ ہے کہ قرأت میں تیزی ہو اور اس کے ساتھ قواعد اور احکام تجوید کا ترتیل ہی کی طرح پورا اہتمام کیا جائے۔

اس کیفیت میں امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بقیہ آئمہ قرأت کے نزدیک مدِ منفصل میں قصر (ایک الف) جائز ہے اور امام حفص علیہ الرحمۃ نے وقف کی حالت میں۔ مدِ لین عارض اور مدِ عارض وقفی میں قصر کو پسند اور جائز فرمایا ہے۔ اور قاری قرآن پر اس کیفیت (حدر) کی ادائیگی میں لازم ہے کہ حروف کی ٹوٹ پھوٹ اور غنہ میں کمی اور تجوید کے کسی حکم میں کوتاہی سے بچے۔

(تیسری کیفیت) تدویر:

قرأت قرآن کریم کی جس کیفیت کو تدویر کہا جاتا ہے وہ تیزی اور اطمینان کی درمیانی حالت ہے۔ یعنی ترتیل اور حدر کی درمیانی رفتار کا نام تدویر ہے۔ اس میں بھی ترتیل کی طرح تمام قواعد واحکام تجوید کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ قرأت کی اس کیفیت میں امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدِ منفصل اور مدِ متصل میں توسط جائز ہے اور اس طرح مدِ عارض لین اور مدِ عارض وقفی میں حالت وقف پر توسط جائز ہے۔

نوٹ: تدویر تمام آئمہ قرأت کا معمول رہا ہے اور اُمت سے ثابت ہے اور اکثر اہل ادا کے نزدیک یہی پسندیدہ کیفیت ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے

سوال نمبر 1: قرأتِ قرآن کی تینوں کیفیتوں کا ذکر کیجئے۔

سوال نمبر 2: ترتیل اور حدر میں فرق واضح کیجئے۔

سوال نمبر 3: تدویر کا معنی بیان کیجئے اور یہ کہ اس کیفیت میں قاری کو کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

اَللَّحْنُ فِی الْقُرْآنِ

قرآن کریم کو غلط پڑھنا

لحن کے معنی۔ غلط اور تجوید کے قواعد کے خلاف پڑھنا ہے۔

لحن کی اقسام:

نمبر ا۔ لحن ظاہر ــــــــ (ظاہری غلطی)

نمبر ۲۔ لحن غیر ظاہر ــــــــ (پوشیدہ غلطی)

لحنِ ظاہر:

اس سے مراد الفاظ قرآن میں ایسی غلطی ہے جس سے تجوید کے مطابق قرأت میں خلل واقع ہوتا ہو۔ اور یہ خلل الفاظ کے حروف میں ہو۔ یا انکی حرکات میں ہو۔

الفاظ کی تبدیلی: جیسے طا کو تا پڑھنا۔

حرکات کی تبدیلی: زیر والے حروف کو پیش کے ساتھ پڑھنا۔

سکنات کی تبدیلی: جیسے جزم والے حرف پر زیر، زبر، پیش پڑھ دینا۔

اس کا نام لحنِ جلی ہے

کیونکہ اس سے الفاظ میں واضح خلل پیدا ہوتا ہے اور یہ غلطی قُرّا کی طرح عوام الناس بھی سمجھ سکتے ہیں۔

لحنِ جلی کا حکم:

ایسی غلطی شریعت میں بالاتفاق جائز نہیں کہ معنیٰ بدل جائے یا معنیٰ بدل جانے کا اندیشہ ہو۔

لحنِ خفی: (یعنی لحنِ غیر ظاہر)

اِس سے مراد ہے قرأت میں احکام تجوید کا معطل ہو جانا جیسے
مُظہر میں اِظہار نہ کیا جائے۔
مدغم میں اِدغام نہ کیا جائے۔
جہاں مدّ ضروری ہو وہاں مدّ نہ کی جائے۔
جہاں غنّہ کرنا چاہیے وہاں غنّہ چھوڑ دیا جائے۔
اس کیفیت کو لحنِ خفی یا لحن غیر ظاہر کہتے ہیں۔عام لوگ اِس غلطی کو نہیں سمجھ سکتے۔اِس غلطی کو علماء تجوید وقرأت ہی سمجھ سکتے ہیں۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ احکام تجوید کا لحاظ اور پابندی کرنا قرأت صحیحہ کے لیے ضروری ہے اور قرأت میں قواعد کا اہتمام نہ کرنا یا قواعد کو معطل کر دینا لحن شمار کیا جاتا ہے، جس پر قاری قرآن کی گرفت ہوگی کیونکہ قرأت صحیحہ ہی قاری قرآن سے مطلوب ہے۔اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرأت کو صحیح کرنے کی کوشش کرے اور قواعد تجوید کی مکمل پابندی کرے اور اس کے لیے اپنی پوری کوشش اور طاقت صرف کرے تا کہ وہ نیکوکار بزرگوں میں شامل ہو سکے اور ان محنت کرنے والے قُرّاءِ کرام جیسا اجر حاصل کر سکے کہ جس کا ذکر اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روائت کردہ حدیث مُبارکہ میں موجود ہے۔آپؓ روائت فرماتی ہیں کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ سَفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ (مسلم)

ترجمہ: قرآن کریم کا ماہر بزرگ اور نیک فرشتوں کے ہمراہ ہوگا اور وہ شخص جو قرآن کریم پڑھتا ہوا اٹکتا ہے اور قرآن پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے اس کے لیے دُگنا اجر ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

سوال نمبر۱: لحن کا مطلب بیان کیجئے اور اس کی قسمیں بتائیے؟

سوال نمبر۲: لحنِ جلی کی پہچان اور اس کی حکمت بیان کیجئے؟

سوال نمبر۳: لحنِ خفی کا مطلب بتائیے اور ہر مسلمان کو اس بارے میں کیا کرنا چاہیے۔

حرام اُمور

وہ اُمور جن کو بعض قُرّاء نے اپنی طرف سے ایجاد کیا ہے۔

نمبرا۔ قرآن کریم کو گانے کے انداز میں پڑھنا:

اِس شکل میں قرأت کرنا تلاوتِ قرآن کریم کو اس کی اصلی کیفیت سے ہٹا دیتا ہے اور اس سے قاری قرآن ایسے لگتا ہے کہ موسیقی کے ساتھ رب العلمین کے کلام کو ان گانوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جس سے مقصود نفسانی لذت ہوتی ہے اور سلف صالحین نے موسیقی کے مطابق قرأت کرنے کو منع فرمایا ہے۔

یہ دیکھئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' مجھے گانے کی طرز پر قرأت اچھی نہیں لگتی' نہ میں رمضان المبارک میں اس کو پسند کرتا ہوں نہ غیر رمضان میں کیونکہ یہ گانے کے مشابہ ہے۔ لیکن خوش الحانی مع التجوید جائز ہے۔

جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں کوئی حرج نہیں یعنی خوش الحانی سے' بشرطیکہ قراءت حدِ قرآن سے باہر نہ نکلے یعنی قرآن' قرآن ہی نظر آئے۔ (موسیقی کے تابع نہ ہو) ورنہ الحان کی وجہ سے قرأت حرام ہو جائے گی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ جو علماء شافعیہ میں سے ہیں' فرماتے ہیں کہ الحان میں افراط حرام ہے جس پر قاری یا پڑھنے والا فاسق ہوگا اور سننے والا بھی گنہگار ہوگا' اس لیے کہ یہ طریق قرأت' شرعی طریقہ سے ہٹا ہوا ہے۔

نمبر۲: آواز لہرا کر قرأت کرنا۔(اَلْقِرَاءَۃُ بالتَّرْعِیْدِ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قاری قرأت کرنے کے دوران آواز کو پست و بلند کرے یعنی ایک کلمہ میں آواز بلند لے جائے اور دوسرے میں آواز کو پست کر دے گویا کہ وہ سردی یا تکلیف کی وجہ سے کانپ رہا ہے۔

نمبر۳: قرأت میں تحریف کرنا۔(وَالْقِرَاءَۃُ بالتَّحْرِیْفِ)

اس قسم کو ان لوگوں نے ایجاد کیا ہے جو آواز ملا کر پڑھتے ہیں یعنی کورس کی شکل میں قرأت کرتے ہیں۔ کچھ لوگ درمیان میں سانس لیتے ہیں اور کچھ پڑھتے رہتے ہیں ان لوگوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آواز میں سانس ٹوٹنے کا احساس نہ ہو۔ وہ یہ نہیں دیکھتے اس طرح پڑھنے سے ثواب میں کتنا خلل پیدا ہوتا ہے اور اس کے علاوہ قرآن رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کی تعظیم میں کیا خرابی پیدا ہوتی ہے۔[1]

قرأت میں دیگر حرام اُمور

ا۔ یعنی آغاز اور اختتام کا علم نہ ہو سکے۔

ب۔ ایک حرف دوسرے حرف سے بدل جائے۔

ج۔ حروف مدہ کی مقدار کو بڑھا دیا جائے۔

د۔ غیر مدہ میں مد کر دے۔

ہ۔ ہمزہ کی ادائیگی میں نرمی اور سختی میں مبالغہ کرے۔

یہ تمام اُمور حرام ہیں ان کو پسند کرنا بھی حرام ہے اور ایسا کرنے والوں کو

---

[1] بندہ نے سب سے پہلے یہ انداز ایران کے قراء حضرات میں دیکھا پاکستان میں ابھی یہ بدعت نہ ہے۔ الحمد للہ (مسعودی)

روکنا ضروری ہے۔

نوٹ: مذکورہ امور میں بعض شرعی حرام ہیں اور بعض فنی حرام ہیں۔

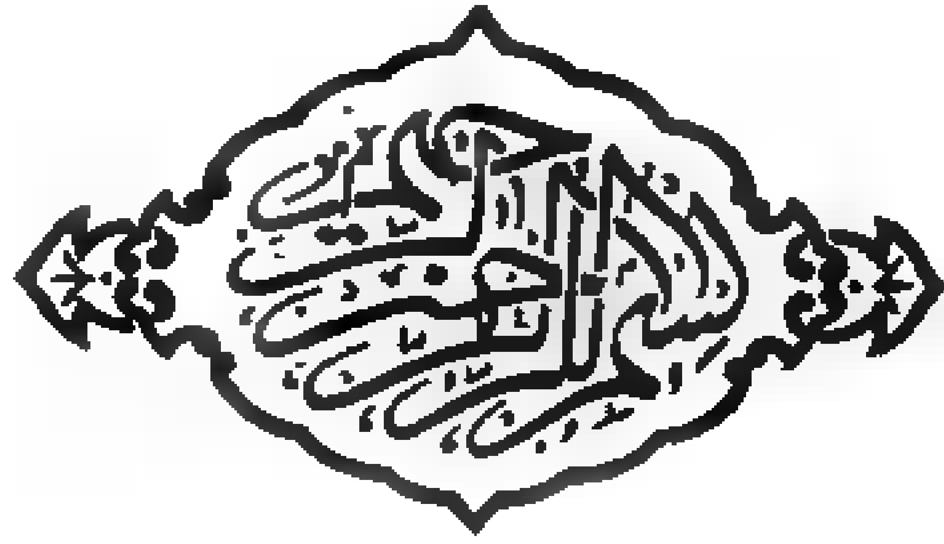
مشق

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

سوال نمبر۱: گانے کی طرز پر قراءتِ قرآن کریم کے بارے میں سلف صالحین کی آراء بیان کیجئے۔

سوال نمبر۲: قراءت قرآن کریم میں حرام اُمور میں سے دو کا ذکر کریں؟

سوال نمبر۳: اَلْقِرَاءَةُ بِالتَّرْعِيْدِ وَالْقِرَاءَةُ بِالتَّحْرِيْفِ کا مفہوم بیان کیجئے؟



دوسری منزل

سکتہ کا بیان

سکتہ کا بیان

سکتہ کا معنیٰ اور اس کی مقدار:

سکتہ کہتے ہیں ایک لفظ کو دوسرے آنے والے لفظ سے بغیر سانس توڑے آواز توڑ کر جدا کرنا۔

مقدار: سکتے کی مقدار ایک الف ہے۔

جن حروف پہ سکتہ کیا جاتا ہے وہ چار ہیں۔

درج ذیل نقشہ میں سکتہ اور ان کے مقامات ملاحظہ کیجئے۔

نمبر۱	اَلِفْ	عِوَجًا	قَیِّمًا سے پہلے	سورۂ کہف
نمبر۲	اَلِفْ	مَرْقَدِنَا	ھٰذَا سے پہلے	سورۂ یٰسٓ
نمبر۳	نُوْن	مَنْ	رَاقٍ سے پہلے	سورۂ قیامہ
نمبر۴	لَام	بَلْ	رَانَ سے پہلے	سورۂ مطففین

سکتہ کا حکم: سکتہ کرنا اور نہ کرنا دونوں طرح جائز ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

الف۔ سکتہ کے معنیٰ بتلایئے اور اس کی مقدار بیان کیجئے؟

ب۔ جن حرفوں پر سکتہ کیا جاتا ہے ان کی وضاحت کیجئے؟

ج۔ قرآن کریم میں سکتے کے مقامات میں سے دو مقام کی سورۃ کے نام سمیت وضاحت کیجئے؟

قطع اور وقف (اَلْقَطْعُ وَالْوَقْفُ):

اَلْقَطْعُ: قطع سے مراد یہ ہے کہ قرأت کو ختم کر کے دوسری جگہ سے شروع کرنا۔ جیسا کہ کوئی سورۃ ختم کر کے کسی اور مقام سے قرأت شروع کر دے یا رکعت میں قرأت ختم کر کے رکوع کرے۔ اس میں ضروری ہے کہ تلاوت آیت کے آخری حرف پر ختم کرے۔ کیونکہ آیات کا آخر ہی اختتام تلاوت کی جگہ ہوتی ہے۔

اَلْوَقْفُ

وقف کہتے ہیں۔ لفظ کے آخری حرف پر آواز کو توڑ دینا اور معمول کے مطابق سانس لینا اس نیت سے کہ اس نے آگے تلاوت کو جاری رکھنا ہے۔

وقف ان ضروری امور میں سے ہے جن کا جاننا اور خیال رکھنا قاری قرآن کے لیے بے حد ضروری ہے۔

وقف کی دو حالتیں ہیں۔

(۱) وقف کہاں کیا جائے اور کہاں سے ابتداء کی جائے؟

اور یہ ایک مستقل موضوع ہے جو انشاء اللہ آگے بیان ہوگا۔

(۲) وہ وجوہات جن کی وجہ سے وقف کیا جاتا ہے وہ تین ہیں۔

اسکان اشمام روم

اسکان:

یہ آپ جانتے ہیں کہ متحرک حرف وہ ہے جس پر تین حرکتوں زبر، زیر، پیش

میں سے کوئی حرکت ہوتی ہے اور وہ حرکت لفظ کے شروع' درمیان یا آخری حرف پر ہوتی ہے جیسے کَتَبَ ۔ نِكْرَكَ ۔ هُدًى ۔ اَنْزَلْنٰهُ

اور آپ جانتے ہی ہیں کہ ساکن وہ حروف ہیں۔ جو زبر' زیر' پیش سے خالی ہوتے ہیں۔ یہ سکون حرف کے درمیان یا آخر میں ہی آ سکتا ہے تو ٹھہرتے وقت آخری حرف کو مکمل ساکن پڑھنا وقف اسکان کہلاتا ہے۔

جیسے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ وَاسْجُدْوَاقْتَرِبْ

توضیح:

ابتداء چاہے کسی بھی کلمہ کی ہو حرکت کے ساتھ ہوگی اور وقف کسی بھی لفظ کے آخر میں ہو وہ سکون کے ساتھ ہوگا۔ چاہے اس کا آخر متحرک ہو' مخفف ہو' یا مشدد ہو' مُعرب ہو یا مبنی ہو۔

اشمام:

دونوں ہونٹوں کو گول کر کے بغیر آواز کے حرف موقوف کو ساکن کر کے پیش کا اشارہ دینا۔

اور وقفِ اشمام صرف پیش کی حرکت پر ہوتا ہے۔

جیسے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

روم:

موقوف علیہ کی حرکت کو انتہائی پست آواز سے پڑھنا کہ قریب والا سُن سکے یعنی حرکت کا ایک تہائی حصہ ظاہر کیا جائے۔

اور روم صرف زیر اور پیش میں ادا کیا جاتا ہے' یاد رہے کہ روم اور اشمام عارضی حرکات میں نہیں ہوتے۔

جیسے۔ اَلرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ

یاد رہے روم اور اشمام کی ادائیگی مشکل ہے جب تک اس کو استاذ سے بالمشافہ نہ سیکھے۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

سوال نمبر۱: حرفِ متحرک اور ساکن میں فرق بیان کیجئے؟

سوال نمبر۲: کلمہ کی ابتداء اور اس پر وقف کرنے کی شرائط بیان کیجئے؟

سوال نمبر۳: اس بات کی وضاحت کیجئے کہ حالتِ وقف میں اشمام کس حرکت پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر۴: ان حرکات کا بیان کیجئے جن میں حالت وقف میں روم ہوتا ہے۔ نیز روم کا مفہوم بیان کیجئے۔

سوال نمبر۵: قطع اور وقف کا معنی بیان کیجئے؟

نوٹ: استاذ کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلباء کو روم اور اشمام کی ادائیگی کا طریقہ عملی طور پر بتلائیں

حروفِ موقوف اور انکی اقسام

جن حروف قرآنی پر وقف کیا جاتا ہے وہ بارہ ہیں، اور ان بارہ حروف کی بھی تین اقسام ہیں۔

بارہ اقسام کی تفصیل:

موقوف علیہ قرآنی الفاظ کی پہلی قسم اس کے پانچ اجزاء ہیں۔

نمبر ۱: لفظ کے آخری حرف کا سکون اصلی ہو۔ جیسے لَمْ يَلِدْ

نمبر ۲: متحرک کی حرکت اجتماع ساکنین کی وجہ سے دی گئی ہو۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا

نمبر ۳: متحرک حرف جمع کا میم ہو۔ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

نمبر ۴: تاء تانیث جو اسم کے آخر میں ہوتی ہے وصل میں تــا اور وقف میں گول ۃ ہوتی ہے۔ اَلْمُطْمَئِنَّةُ

نمبر ۵: وہ ھاءِ ضمیر جو وصل میں تاء تانیث نہیں پڑھی جاتی۔

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

نوٹ: ہائے ضمیر کے لیے یہ شرط ہے کہ اس سے پہلے پیش یا زبر ہو یا واؤ ساکن اور یاء ساکن ہو۔

حکم:

مندرجہ بالا پانچوں اقسام میں وقف صرف اسکان کے ساتھ ہوگا۔

مندرجہ بالا پانچ اقسام کو نقشہ میں بھی ملاحظہ کیجیے۔

شمار	موقوف علیہ الفاظ قرآنی	موقوف علیہ کا آخری حرف	وقف کا حکم		
۱	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ	راء پر سکون اصلی	=	X	X

۲	وَاَنۡذِرِ النَّاسَ	را پر اجتماع ساکنین کی وجہ سے زیر عارضی	=	X	X
۳	عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ	میم پر اجتماع ساکنین کی وجہ سے پیش عارضی	=	X	X
۴	اَلۡجَنَّةُ نِعۡمَةٌ	حا تانیث	=	X	X
۵	يَعۡلَمُهٗ خُذُوۡهُ بِاَمۡرِهٖ عَلَيۡهِ	ھائے ضمیر سے پہلے پیش اور زیر واؤ اور یاء ساکن کی قسمیں	=	X	X

مشق

اس مشق میں پہلی قسم کے ان کلماتِ قرآنیہ جن پر وقف کیا جاتا ہے کے بارے میں سوالات اور انکے جوابات ہیں۔

سوال نمبرا: مندرجہ ذیل قرآنی الفاظ کے آخری لفظ پر وقف کرنے کا حکم بیان کیجئے؟

ا۔ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ○ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ (انشراح)

ا۔ يٰۤاَيُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلًا (مزمل)

ا۔ خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ○ (دخان)

ا۔ ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ (=)

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

فَانۡصَبۡ فَارۡغَبۡ	دونوں الفاظ کا سکون اصلی ہے۔وصل اور وقف میں

	سکون ہی پڑھا جائے گا۔
قُمِ الَّيْلَ	قم کی میم ساکن ہے وصل کی حالت میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے مکسور پڑھی جاتی ہے جب کہ حالتِ وقف میں میم ساکن ہوگی۔
خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ رَاْسِهٖ	تینوں الفاظ کے آخر میں ہائے ضمیر ہے لیکن پہلے دو الفاظ میں ہائے ضمیر سے پہلے واؤ ہے اور تیسرے لفظ میں ہائے ضمیر سے پہلے زیر ہے' ان تینوں الفاظ میں وقف ہائے ضمیر ساکن پڑھی جائے گی۔
اَلْمَوْتَةَ	اِس لفظ کے آخر میں تائے تانیث ہے جو وصل میں تاء اور وقف میں ھاء ساکن پڑھی جائے گی۔
وَوَقٰهُمْ	لفظ کے آخر میں میم جمع ہے جو وقف میں ساکن پڑھی جائے گی۔

سوال نمبر۲: مندرجہ ذیل خط کشیدہ الفاظ قرآنی میں سے حکم بیان کیجئے اور یہ کہ یہ وقف کی کونسی قسم ہے بیان کیجئے؟

۱۔ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ٥ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (ضحٰی)

۲۔ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ٥ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا (واقعہ)

۳۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ط اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى (الکہف)

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

سوال نمبر۱: حالتِ وقف میں میم جمع کا حکم بیان کیجئے۔

سوال نمبر۲: وہ ساکن جس کا سکون اصلی حالت وقف میں اس کا حکم بیان کیجئے؟
سوال نمبر۳: ہم ہائے ضمیر اور ہائے تانیث پر کس طرح وقف کریں؟

موقوف علیہ قرآنی الفاظ کی دوسری قسم

اس قسم کے چار اجزاء ہیں۔

نمبر۱: کلمہ کا آخری حرف ہمزہ اور ہمزہ سے پہلے حرف مدہ ہو اور یہ جزو مدِ متصل کی مثالوں میں پایا جاتا ہے۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَة

نمبر۲: موقوف علیہ حرفِ ساکن کا سکون عارضی ہو اور اس سے پہلے حرفِ مدہ ہو اور یہ جز مد عارضی وقفی کی مثالوں میں پایا جائے گا۔ جیسے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْر

نمبر۳: موقوف علیہ حرف ساکن ہو اور اس پر سکون عارضی ہو اور اس سے پہلے حرف لین ہو اور اس جز کی مثالیں مدِ لین عارضی میں پائی جاتی ہیں۔ **وَالصَّيْف**

نمبر۴: موقوف علیہ حرف ساکن کا سکون لازمی ہو اور اس سے پہلے حرفِ مدہ ہو اور اس جز کی مثالیں مدِ لازم کلمی مثقل کی مثالوں میں پائی جائیں گی۔

قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ

مندرجہ بالا اجزا کے حرف کے آخر میں وقف مد کی ادائیگی کے بعد اسکان، اشمام اور روم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں کو نقشہ کی مدد سے سمجھئے۔

موقوف علیہ قرآنی الفاظ	اقسام	لفظ کا آخری حرف موقوف علیہ	وقف کی اقسام: اسکان	اشمام	روم
رَبَّنَا السَّمَآءَ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ مَّآءٍ	مد متصل ہمزہ کی وجہ سے	حرف متحرک ہمزہ ہے جس سے پہلے حرف مد ہے	= = =	اشمام	روم مد کے بغیر
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	مد عارض وقفی سکون کی وجہ سے	حرف متحرک نون۔ میم اور ان سے پہلے حرف مد ہے۔	= = = =	اشمام	روم مد کے بغیر
اَوْفُوا الْكَيْلَ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ	مد لین عارض سکون کی وجہ سے	حرف متحرک لام اور فا ہے اور ان سے پہلے حرف لین ہے	= = = =	اشمام	روم مد کے بغیر
صَوَآفَّ جَآنٌّ الدَّوَآبِّ	مد لازم کلمی مثقل تشدید کی وجہ سے	حرف مشدد فا۔ نون اور با ہے اور ان سے پہلے حرف مدہ ہیں	= = = =	اشمام	روم مد کے بغیر

نوٹ: مد لازم کی چاروں قسموں کے اجزاء کی تفصیل درسِ قرأت حصہ اول میں

دیکھ لیجیے۔

مشق

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل آیات میں موقوف علیہ کا حکم بیان کیجیے کہ وقف کس طرح کریں گے؟

۱۔ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔ (فاطر)

۲۔ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۗ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ لا غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ (النساء)

۳: اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ (القریش)

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجیے۔

يَشَآءُ	موقوف علیہ ہمزہ مضمومہ ہے اور اس سے پہلے حرف مدہ ہے یہاں مدِ متصل ہے جس کی مقدار دو یا تین الف ہے لیکن اگر یہاں

	وقف کریں گے تو مدّ عارض وقفی کی وجہ سے مدّ چار الف بھی جائز ہے اگر وقف اسکان اور اشمام کے ساتھ کریں گے لیکن وقف اگر روم کے ساتھ کریں گے تو مقدار مدِ دو الف ہوگی۔
یَصْنَعُوْنَ	موقوف علیہ نون مفتوح ہے اور اس سے پہلے حرف مدّ ہے یہاں سکون وقفی کی وجہ سے مدّ عارض کریں گے وقف صرف اسکان کے ساتھ ہوگا اور مقدار بالترتیب ایک الف دو الف اور تین الف جائز ہے۔
مُضَآرٌّ	موقوف علیہ راء مشدّد ہے اور اس سے ماقبل حرف مدّ ہے لہٰذا یہاں مدِ لازم کلمی مثقل ہے اس کی مقدار تین الف ہے۔
قُرَيْشٍ	موقوف علیہ شین ہے جس پر وقف سکون عارض ہوا ہے۔ ماقبل حرف لین ہے یہاں مدّ عارض لین ہوگی۔ جس کی مقدار ایک الف دو الف اور تین الف ہے۔

نوٹ: مدّ عارض پر وقف روم کے ساتھ اگر کیا جائے تو پھر وہاں پر مدِ عارض وقفی نہیں بلکہ صرف مدِ اصلی کی جائے گی۔ کیونکہ روم کی حالت میں موقوف علیہ ساکن نہیں بلکہ متحرک پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے علماء تجوید نے موقوف علیہ پر روم کو ساکن نہیں بلکہ متحرک شمار کیا ہے۔

سوال نمبر۲: مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں سے موقوف علیہ کی وضاحت کیجئے کہ کونسا جز ہے اور ان کا حکم بیان کیجئے۔

ا۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ

وَالدَّوَآبُّ ط وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ
الْعَذَابُ ط وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ط اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَايَشَآءُ ہ (الحج)

۲: فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ o (القریش)

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

(ا) حرفِ مدّ سے پہلے ہمزہ ہو تو اس کا حکم بیان کیجئے کہ کونسی مد ہے؟

(ب) موقوف علیہ کا سکون عارض ہو تو حکم بیان کیجئے کہ کونسی مد ہوگی؟

(ج) سکون عارض کی وجہ سے مدِ لین ہو یا مدِ لازم اِس پر وقف کی کیفیت بیان کیجئے؟

موقوف علیہ قرآنی الفاظ کی تیسری قسم

یہ قسم تین اجزاء پر مشتمل ہے۔

نمبر 1۔ لفظ کا آخری حرف تنوین کے ساتھ متحرک ہو۔

جیسے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہ

نمبر 2۔ تائے تانیث ہو اور وصل اور وقف میں تا ہی پڑھی جائے۔

مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا.

نمبر 3۔ متحرک حرف کی حرکت اصلی ہو اور وہ ہائے ضمیر یا تائے تانیث نہ ہو اور نہ اس سے پہلے حرف مدہ یا حرف لین ہو۔

مثلاً۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ ہ (الفلق)

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ہ (التکاثر)

مندرجہ بالا اجزاء میں وقف اسکان۔ اشمام اور روم کے ساتھ ہوگا۔

مندرجہ بالا سابقہ تین کلمات کے اجزاء کو نقشہ کی مدد سے دیکھئے۔

(اگلے صفحہ پر)

موقوف علیہ الفاظ	آخری حرف	وقف کا حکم		
		اسکان	اشمام	روم
۱. احاط بکل شیءٍ علمًا ان هو الا عبدٌ هل عندکم من علمٍ	تنوین بشکل الف متحرک تنوین کے ساتھ تنوین حرف کی گئی	// اسکان //	ــــ اشمام ــــ	روم //
۲. نعمت قربت لسنت	ت ـــ تانیث ش	// اسکان //	ــــ اشمام ــــ	روم //
۳. الکبرٰی العنذ والعصر	موقوف علیہ پر اصلی حرکت ہے - تنا کے تابع ہے۔ ضمائر کے ہم واسنی کا زور فتحہ یا الف لین ہے۔ ٥	// اسکان //	ــــ اشمام ــــ	روم //

درج ذیل آیات کے قرآنی الفاظ کے آخر میں وقف کرنے کا حکم بیان کیجئے۔

یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝
وَ کَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا کُنْتَ تَدْرِیْ
مَا الْکِتٰبُ وَ لَا الْاِیْمَانُ وَ لٰکِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ
مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَ اِنَّکَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (الشوریٰ)
فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ ۝ (الواقعہ)

وَیَقْدِرُ	موقوف علیہ کی حرکت اصلی ہے۔ موقوف علیہ نہ تو ھائے ضمیر نہ تائے تانیث نہ اس سے پہلے حرف مد ہے۔ اور نہ حرف لین۔ مد اور مضموم ہونے کی وجہ سے وقف کے تینوں طریقے جائز ہیں۔
عَلِیْمٌ مُّسْتَقِیْمٍ	موقوف علیہ کے دونوں لفظ میں تنوین والی میم ہے۔ ایک ضمہ والی اور دوسری کسرہ والی۔ ان دونوں میں وقف اسکان اور روم کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ پہلی میں اشمام کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔
رُوْحًا نُوْرًا	موقوف علیہ تنوین زبر والی الف سے تبدیل شدہ ہے۔ وقف کی حالت میں الف اپنی مقدار ایک الف کے ساتھ ظاہر ہوگا۔
وَجَنَّتُ	موقوف علیہ تاء تانیث جس پر پیش ہے یہاں وقف کے تینوں طریقے جائز ہیں۔

﴿مشق﴾

سوالنمبر 1۔مندرجہ ذیل آیات کے موقوف علیہ الفاظ کے جز بیان کیجئے اور انکا حکم بیان کیجئے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

الف۔ تُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَ لٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝

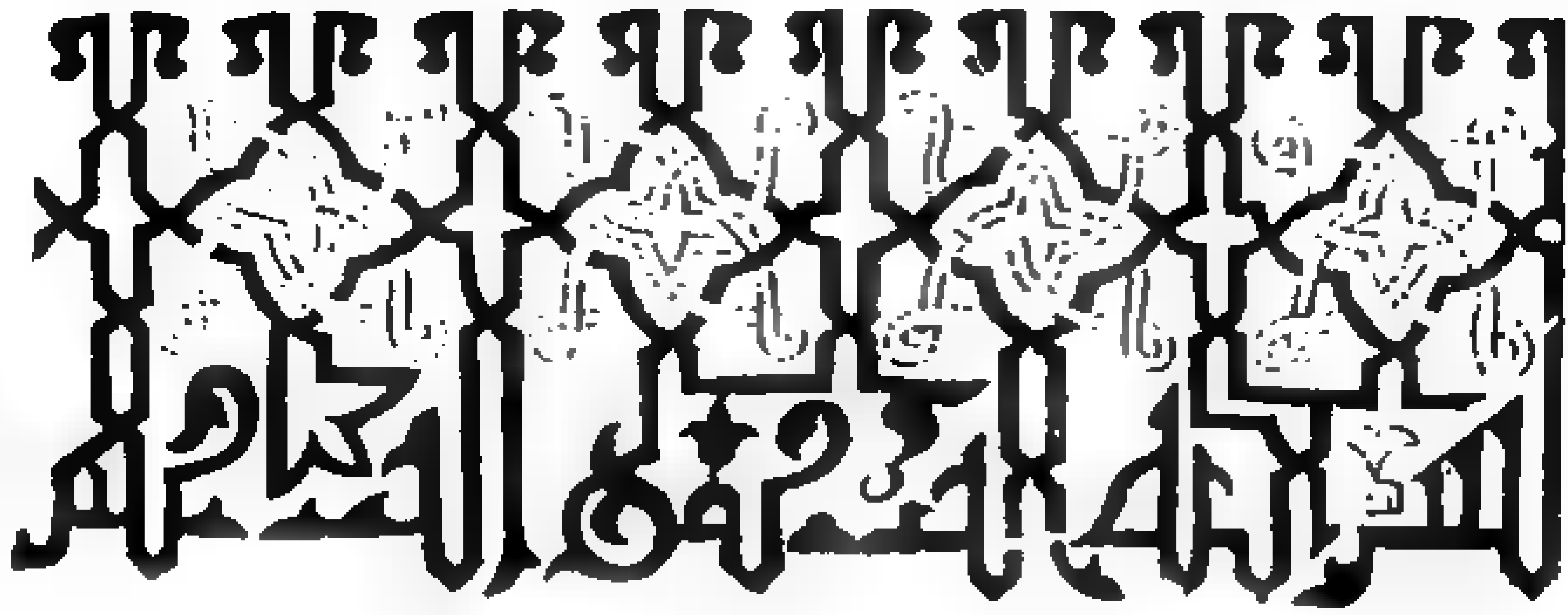
(بنی اسرائیل۔آیت نمبر 44)

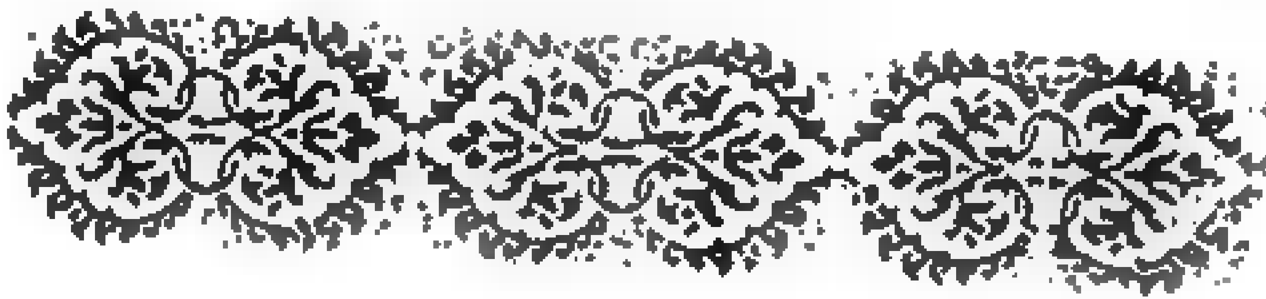
ب۔ فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

(الروم۔آیت نمبر 30)

نمبر 2۔درج ذیل سوال کا جواب دیجئے۔

موقوف علیہ لفظ کا حکم بیان اور جبکہ اسکے آخر میں تنوین ہو یا تائے تانیث ہو یا اسکے آخر میں حرکت اصلی ہو نیز ہر ایک کی مثال دیجئے۔





تیسری منزل

حروف مدّہ کی اقسام

﴿حروف مدہ کی اقسام﴾

حذف و اثبات

آپ جانتے ہی ہیں کہ حروف مدہ تین ہیں اور وہ ہیں۔

الف ، واؤ اور ، یاء

اور انکی تعریف آپ احکام مد (جلد اول) میں پڑھ چکے ہیں۔

حروف مدہ موقوف علیہ:۔ اصلی ہوگا یا زائدہ انکی چار کیفیات ہیں۔

نمبر 1۔ حرف مد رسم میں موجود ہو اور اسکے کے بعد والا حرف متحرک ہو۔
اسکا حکم یہ ہے کہ یہ وصل اور وقف دونوں حالتوں میں پڑھا جائے گا۔

جیسے۔

(قَالَا رَبَّنَا ۔ اَنِّیْ مَعَکُمْ ۔ قَالُوْا خَیْرًا)

نمبر 2۔ حرف مدہ رسم میں تو موجود ہو۔لیکن اسکے بعد والا حرف متحرک نہ ہو اسکا حکم یہ ہے کہ یہ وقف میں پڑھا جائیگا۔لیکن وصل میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے نہیں پڑھا جائیگا۔

جیسے۔

نُنجِی الْمُوءْ مِنِیْنَ۔مُرْسِلُو االنَّاقَۃِ

اور اسی طرح اَظُنُوْنَا(الاحزاب) اور ثَمُوْدَا کے الفاظ جو(ھود۔فرقان۔عنکبوت اور نجم) میں آتے ہیں۔انکا حکم بھی یہی ہے۔

نمبر 3۔ حرف مدہ رسم میں موجود نہ ہو۔اسکا حکم وقف میں حذف اور وصل میں اثبات ہے۔یہ اسلئے ہوتا ہے کہ ہائے ضمیر کا صلہ وقف میں حذف ہو جاتا ہے۔ اور وصل میں مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے صلہ باقی رہتا ہے۔جیسے

اِنَّہٗ ھُوَ۔ وَاُتُوْابِہٖ مُتَشٰبِھًا

نمبر 4۔ حرف مدہ رسم میں تو محذوف ہو۔ اور یہ وقف اور وصل کسی حالت میں نہیں پڑھا جائیگا۔

جیسے ۔

(وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ) وَمِنْ اٰیٰتِہِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ٥

(اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ)

﴿حرف مدہ الف﴾

جب موقوف علیہ ہوتو اسکے چار احوال ہیں۔

نمبر 1۔ رسم میں ثابت ہوتو وصل اور وقف دونوں میں پڑھا جائیگا۔ جیسے قَالَا رَبَّنَا۔ لیکن اگر اسکا مابعد مخفف ہوتو اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ وصل میں محذوف فی القراءت ہوگا۔
جیسے۔ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

نمبر 2۔ یہ بھی رسم میں ثابت ہے لیکن وصل میں محذوف اور وقف میں ثابت رہتا ہے کیونکہ ان تمام الفاظ میں الف دوزبر کی تنوین کا ہے جو کہ حالت وصل میں نہیں پڑھا جاتا جیسے۔ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وغیرہ اور دس الفاظ ایسے ہیں کہ جنکا الف مدہ بھی اسی حکم میں ہے۔ اور وہ دس الفاظ یہ ہیں۔

الظُّنُوْنَا۔ الرَّسُوْلَا۔ السَّبِيْلَا۔ (الاحزاب)

اَنَا اور اِذًا قرآن مجید میں جہاں بھی ہوں۔

سَلٰسِلَا اور پہلا قَوَارِيْرَا (سورۃ الدھر)

لَيَكُوْنًا (یوسف) لَنَسْفَعًا (العلق) لٰكِنَّا (الکھف)

نمبر3۔ اور اسی طرح لفظ ثَمُوْدَا یہ بھی ثابت فی الرسم ہے جو (سورۃ ھود فرقان عنکبوت اور نجم) میں ہے یہ وہ الف زائدہ ہے جو لفظ کے آخر میں موجود تو ہے لیکن روائت حفصؒ میں نہ وصل میں پڑھا جاتا ہے نہ وقف میں۔

نمبر 4۔ اور لفظ دوسرا قَوَارِیْرَا (سورہ دھر) میں یہ محذوف فی الرسم ہے۔ لیکن وقف اور وصل دونوں میں محذوف فی القراءت ہے۔

﴿مشق﴾

سوالنمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں الف مدہ موقوف علیہ کا حکم بیان کیجئے۔

الف) اَلَا اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْ رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ (ھود)

ب) يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِيَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (الاحزاب)

ثَمُوْدَا	یہاں دال کے بعد الف رسم میں لکھا گیا ہے۔ لیکن وصل اور وقف کسی بھی حالت میں پڑھا نہیں جاتا۔
یٰلَیْتَنَا اَطَعْنَا	یہاں نون کے بعد الف رسم میں لکھا گیا ہے یہ وقف اور وصل دونوں حالت میں پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد والے حرف پر حرکت ہے۔
اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا	یہاں نون کے بعد الف رسم میں لکھا گیا ہے وقف میں پڑھا جاتا ہے اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصل میں نہیں پڑھا جاتا۔ دونوں مقام کا ایک ہی حکم ہے۔
الرَّسُوْلَا	یہاں رسم میں الف موجود ہے۔ جو وقف میں پڑھا جائیگا اور وصل میں نہیں پڑھا جاتا۔
اَوَلَمْ یَرَ	یہاں را کے بعد الف نہیں لکھا گیا لہٰذا وصل اور وقف میں بھی حذف رہے گا۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

سوالنمبر 1۔ حرف مدہ موقوف علیہ جو لفظ کے آخر میں آتا ہے اسکے احوال بیان کیجئے کہ کتنے ہیں؟

سوالنمبر 2۔ الف مدہ موقوف علیہ جب رسم میں ثابت یا محذوف ہو تو اسکا حکم بیان کیجئے؟

سوالنمبر 3۔ الف مدہ موقوف علیہ کی تمام حالتوں کی مثالیں دیجئے؟

﴿حرف مدہ واوٗ﴾

جب یہ موقوف علیہ ہوتو اسکے تین احوال ہیں۔

نمبر 1۔ واوٗ جب ثابت فی الرسم ہوتو یہ بھی وصل اور وقف دونوں میں باقی رہے گا لیکن جب اسکے بعد کوئی ساکن حرف ہوتو اجتماع ساکنین کی وجہ سے واوٗ محذوف ہوگا۔ جیسے مُلٰقُوا اللّٰہِ۔

نمبر 2۔ واوٗ جب محذوف فی الرسم ہوتو وصل اور وقف دونوں میں محذوف ہوگا جیسے۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ"۔

نمبر 3۔ یہ واوٗ بھی محذوف فی الرسم ہو لیکن یہ واوٗ وصل میں اثبات اور وقف میں حذف ہوتا ہے اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ھائے ضمیر کا مابعد متحرک ہو اور ھائے ضمیر کا صلہ وصل میں باقی اور وقف میں حذف ہوجاتا ہے۔ اور اس صلہ کی مقدار اگر مابعد والا متحرک حرف غیر ھمزہ ہوتو واوٗ مدہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہوگی۔ جیسے اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

لیکن اگر مابعد متحرک حرف ھمزہ ہوتو اسکی مقدار دو یا ڈھائی الف ہوگی۔

جیسے۔ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ"

مشق

مندرجہ ذیل میں واؤمدہ موقوف علیہ کا حکم بیان کیجئے۔

الف۔ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً اٰخَرَلَا بُرْهٰنَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَرَبِّهٖ (سورۃ المومنون)

ب۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الحجرات)

ج۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ. سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (العلق)

جواب اس نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

يَدْعُ فَلْيَدْعُ سَنَدْعُ	ان تینوں مقام میں عین کے بعد واؤ رسم میں حذف کردی گئی ہے یہ وقف اور وصل دونوں حالت میں نہیں پڑھی جائیگی۔
لَهٗ بِهٖ حِسَابَهٗ عِنْدَ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ	یہاں حائے ضمیر کے بعد واؤ رسم میں نہیں ہے جو وقف میں تو نہیں پڑھی جائیگی لیکن وصل میں پڑھی جاتی ہے۔
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ	یہاں واؤ رسم میں باقی ہے جو وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھی جاتی ہے۔
وَاتَّقُوا اللّٰهَ	یہاں واؤ رسم میں موجود ہے جو وقف میں پڑھی جاتی ہے۔ وصل میں نہیں پڑھی جاتی۔

مندرجہ ذیل آیات میں واؤ مدہ موقوف علیہ کا حکم بیان کیجئے اور اسکو تختہ سیاہ پر نقل کیجئے۔

الف۔ قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ۔(البقرہ)

ب۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ(الانفال)

ج۔ قرآن کھولیئے اور سورۃ المزمل سے واؤ مدہ موقوف علیہ کی مثالیں واضح کیجئے۔ اور انکا حکم بھی بتایئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

نمبر ا۔ واؤ مدہ موقوف علیہ (جب وہ رسم میں موجود یا محذوف ہو) کا حکم بیان کیجئے۔

نمبر ۲۔ واؤ مدہ موقوف علیہ کی ہر حالت کی مثالیں دیجئے۔

﴿حرف مدہ ی﴾

جب یہ موقوف علیہ ہو تو اسکی تین حالتیں ہیں۔

نمبر 1۔ اگر یاء رسم الخط میں موجود ہو تو اسکا حکم یہ ہے کہ وہ وقف اور وصل دونوں میں پڑھی جائیگی۔ جیسے وَ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ٥
لیکن اگر اسکے بعد والا حرف ساکن ہو تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے نہیں پڑھی جائیگی۔

جیسے ۔ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ٥

نمبر 2۔ یاء مدہ موقوف علیہ غیر مرسوم ہو تو وصل اور وقف دونوں حالتوں میں نہیں پڑھی جائے گی۔

جیسے۔

(وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا٥

نمبر 3۔ اگر یاء ہائے ضمیر کے صلہ کی حالت میں ہو تو وصل میں باقی اور وقف میں حذف کی جائیگی۔ اور اسکی دو حالتیں ہیں اگر صلہ کے بعد والا حرف متحرک غیر ھمزہ ہو تو صلہ کی مقدار ایک الف ہوگی۔

جیسے ۔

اِنَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ٥

یائے مدہ مرسوم و غیر مرسوم کی وضاحت ذیل کے نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ	یاء رسم میں ثابت ہے وقف میں ثابت رہیگی۔ مابعد متحرک ہونیکی وجہ سے وصل میں بھی ثابت رہیگی۔
اَوْفِی الْکَیْلَ	یاء رسم میں ثابت ہے وقف میں باقی رہیگی اور وصل میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگی۔
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا	یاء ھائے ضمیر کے صلہ کی شکل میں ہے یعنی غیر مرسوم ہے۔ وقف میں حذف اور وصل میں ثابت رہیگی۔

﴿مشق﴾

سوالنمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے یاء مدہ موقوف علیہ کا حکم بیان کیجئے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

الف۔ قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ (یوسف)

ب۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا وَ اللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ (الرعد)

ج۔ وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ۝ (ق)

سوالنمبر 2۔ سورۃ قریش میں سے یاء مدہ موقوف علیہ کا حکم بیان کیجئے اور اسکو تختہ سیاہ پر لکھیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

۱۔ یاء مدہ موقوف علیہ جب رسم میں موجود ہو یا غیر موجود ہو دونوں کا حکم بیان کیجئے۔

۲۔ یاء مدہ موقوف علیہ کی تمام حالتوں کی ایک ایک مثال دیجئے۔

تسہیل اور ابدال

تسہیل کی تعریف:؟

نمبر 1: ھمزہ کو ھمزہ اور اسکے بعد آنے والے حرف مدہ کے درمیان درمیان پڑھنا۔ جیسے۔ ءَاَعْجَمِیٌّ

مندرجہ بالا مثال میں دوسرے ھمزہ کو الف اور ھمزہ کے درمیان درمیان پڑھنا۔

ابدال کی تعریف:۔؟

اگر پہلا ھمزہ مفتوحہ اور دوسرا ھمزہ جزم والا ہو تو دوسرے ھمزہ کو الف پڑھیں گے۔ جیسے۔ ءَامَنُوا

اسی طرح اگر پہلا ھمزہ مضموم ہو اور دوسرا جزم والا ہو تو دوسرا ھمزہ واؤ پڑھا جائیگا۔ جیسے۔ اُؤْتُمِنَ۔ بعینہ اسطرح اگر پہلا ھمزہ مکسور ہو اور دوسرا جزم والا ہو تو دوسرا ھمزہ یاء پڑھا جائیگا۔ جیسے۔ اِیْمَاناً اور اسطرح پڑھنے کا نام تسہیل ہے۔

نمبر 2۔ تسہیل کا فائدہ:؟

ھمزہ کو آسان تلفظ سے پڑھنا

نمبر 3۔ تسہیل شدہ ھمزہ۔؟

دو ھمزوں میں دوسرا ھمزہ۔ ھمزہ مسہلہ ہوتا ہے۔

روایت حفصؒ میں تسہیل ایک جگہ ہے۔ جسکی مثال پہلے گزر چکی ہے۔ جبکہ بقیہ چھ مثالیں ابدال کی ہیں۔ جس کا معنی ہے دوسرے ھمزہ کو پہلے ھمزہ کی حرکت کے مطابق حرف مدسے بدل دینا۔ درج ذیل نقشہ میں تسہیل اور ابدال کی ساتوں اقسام کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

أ	ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ	ایة نمبر ۴۴ (فصلت)
ب.ج	قُلْ ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	ایة نمبر ۱۴۳۔۱۴۴ دو مقام (انعام)
د.ہ	ءَالْئٰنَ وَقَدْ	ایة نمبر ۵۱۔۹۱ دو مقام (یونس)
وَ	قُلْ ءَاللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ	ایة نمبر ۵۹ (یونس)
ذ	قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ءَآللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ	ایة نمبر ۵۹ (النمل)

تسہیل کی ادائیگی استاد گرامی سے بالمشافہ سیکھے بغیر نہیں آسکتی۔ اسلئے اس کی مشق استاد گرامی سے توجہ سے سیکھئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

نمبر 1۔ تسہیل کے معنی اور اسکا فائدہ بیان کیجئے۔

نمبر 2۔ وہ کلمات بتائیں جن میں ھمزہ میں ابدال یا تسہیل ہوتی ہے۔

نمبر 3۔ دو الفاظ ایسے بیان کیجئے جن میں ھمزہ میں ابدل ہو اور ساتھ سور[redacted] اور آیت کا نمبر بھی بتائیے۔



چوتھی منزل

امالہ

امالہ

نمبر 1۔ امالہ کہتے ہیں زبر کو زیر کی طرف اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا اسطرح کہ حرف پوری طرف تبدیل نہ ہو اور نہ اشباع میں افراط ہو۔ مقصد یہ ہے کہ زبر۔ زیر اور زبر کے درمیانی کیفیت میں ادا ہو لیکن زیر کے زیادہ قریب ہو۔ اور یہ کہ الف یاء اور الف کے درمیانی کیفیت میں ادا ہو لیکن یاء کے زیادہ قریب ہو۔ جیسے (اَلْهُدٰى) اور یاد رکھیئے کہ امالہ کی مشق بھی استاد سے بالمشافہ سیکھنا چاہیئے۔

نمبر 2۔ حرف ممال کی پہچان کیسے ہو؟ حرف ممال کی پہچان کیلئے علماء قراءت نے ایک ضابطہ ایجاد کیا ہے وہ اسطرح کہ جس اسم کے آخر میں الف ہے۔ اسکو تثنیہ کر دینا جیسے (اَلْهُدٰى) کو (هُدَيَانِ) اور فعل کے آخر میں جو الف ہے اسکی اسناد تائے متکلم یا حاضر طرف کر دینا جیسے (هُدٰى) کو (هُدَيْتُ و هُدَيْتَ) جب تثنیہ میں الف کو یاء کے ساتھ بدل دیا یا فعل میں اسناد کی۔ یہی حرف ممالہ ہے۔

نمبر 3۔ وہ لفظ جس میں حرف ممال موجود ہے وہ روائت امام حفصؒ میں لفظ مَجْرٖىهَا۔

قرآن کریم میں امالہ کا مقام ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰهَا ۔ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝

﴾مشق﴿

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

نمبر1۔امالہ کے معنی بیان کیجئے؟

نمبر2۔اسم اور فعل میں حرف ممال کی پہچان کیسے ہو؟

نمبر3۔امالہ کا لفظ مع آیت نمبر اور سورۃ کا نام بتائیے؟

صلہ اور اسکا مفہوم

نمبر1۔ صلہ سے مراد ھائے ضمیر کی ادائیگی ہے۔

ھائے ضمیر کہتے ہیں کلام میں واحد مذکر غائب کو دوبارہ ذکر کرنا مقصود ہو تو اسم ظاہر کی بجائے ھائے ضمیر سے اشارہ کیا جاتا ہے۔

ھائے ضمیر پر پیش کا واؤ کے ساتھ اور زیر کا یاء کے ساتھ صلہ کیا جاتا ہے۔

جیسے

اِنَّهٗ كَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○

نمبر2۔ <u>ھائے ضمیر کی قسمیں</u>

ھائے ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

الف۔ ھائے ضمیر مضموم ہو اور اس سے پہلے زبر یا پیش ہو اور ھائے ضمیر کے مابعد متحرک ہو تو اسکا حکم یہ ہے کہ ھائے ضمیر کے پیش کو واؤ مدہ سے ادا کیا جائے بشرطیکہ اسکے بعد ھمزہ واقع نہ ہو۔ اور اسکی مقدار مد ایک الف کے برابر ہوگی اور اگر اسکے بعد ھمزہ واقع ہو تو اسمیں دو دو یا تین الف مد کی جائے گی۔ جیسے

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ ○

ب۔ ھائے ضمیر مکسور اور اس سے پہلے زیر ہو اور اسکا مابعد متحرک ہو اور ھائے ضمیر مکسور کا حکم یہ ہے کہ اسکی زیر کو یاء کے تلفظ کے ساتھ ادا کیا جائے۔ بشرطیکہ

اسکے بعد ھمزہ نہ ہوتو اسکی مقدار مد ایک الف ہے اور اگر اسکے بعد ھمزہ ہوتو اسکی مقدار مد دو یا تین الف ہوگی

جیسے۔

اِنَّ الْاِ نْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ○ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ○

نمبر3۔ ھائے ضمیر میں صلہ کب ہوگا؟ ھائے ضمیر جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہے ما بعد کے ساتھ ملانے کی حالت میں اسمیں صلہ ہوگا لیکن اگر ہم ھائے ضمیر پر وقف کریں تو پھر اسکا صلہ نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ ھائے ضمیر ساکن پڑھی جائیگی۔

جیسے۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖ پر وقف کی وجہ سے ھا ساکن پڑھی جائیگی۔

مشق

سوال نمبر 1۔ قرآن کریم کھول کر سورۃ المزمل، سورۃ عبس اور سورۃ الھمزہ میں سے ہائے ضمیر کا صلہ بیان کیجئے؟

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے ہائے ضمیر جس میں صلہ ہوتا ہے کی مثالیں نکالئے۔

الف۔ اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ (المزمل)

ب۔ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسٰنُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ (عبس)

ج۔ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ (الھمزہ)

جواب اگلے صفحہ پر نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ	حائے ضمیر مضموم اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہے اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔ یہاں اس کی مقدار دو الف یا ڈھائی الف ہوگی۔
طَعَامِهٖٓ اَنَّا	یہاں حائے ضمیر مکسور اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے بھی زیر ہے۔ اور اسکے بعد ھمزہ ہے۔ یہاں اس کی مقدار دو الف یا ڈھائی الف ہوگی۔
بِهٖ كَانَ	یہاں حائے ضمیر مکسور ہے اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے بھی زیر ہے۔ یہاں اس کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔

سوالنمبر 3۔ قرآن کریم کھولئے اور سورۃ القارعہ، سورۃ الفیل اور سورۃ الاخلاص سے حائے ضمیر کی مثالیں تلاش کیجئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

سوالنمبر ۱۔ صلہ کا معنی بتائیے اور یہ بتائیے کہ صلہ کن حروف میں ہوتا ہے؟

سوالنمبر ۲۔ حائے ضمیر جسمیں صلہ ہوتا ہے انکی اقسام بیان کیجئے؟

ضاد اور ظاء

نمبر 1۔ ضاد اور ظاء میں فرق اولاً

نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

ضاد کا مخرج	ض	حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ اضراس علیاء یعنی اوپر کی داڑھوں کی جڑ کے ساتھ دائیں یا بائیں طرف یا دونوں طرف سے لگائیں۔					
ظاء کا مخرج	ظاء	زبان کا کنارہ جب ثناء علیاء کے اس کنارہ سے ملے جو مسوڑھوں کے قریب ہے۔					
ضاد کی صفات	چھ صفات	جہر	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	استطالت
ظاء کی صفات	پانچ صفات	جہر	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	/

نمبر 2۔ضاد اور ظاء میں فرق آپ نے نقشہ میں ملاحظہ کیا کہ دونوں کا مخرج علیحدہ علیحدہ ہے۔ایک کا مخرج اور ہے دوسرے کا اور ہے اور دونوں مخارج کے لحاظ سے دور دور ہیں۔مگر صفات کے لحاظ سے ضاد میں صفت استطالت زیادہ ہے اور استطالت یہ ہے کہ ضاد کی ادائیگی کے وقت تمام حافہ میں آواز کو امتداد رہتا ہے۔یعنی حافہ کا وہ حصہ جو اضراس علیاء سے ملا ہوا ہے اسکے بند ہونے کے بعد ہوا کا خروج ظاہر ہوتا ہے اور ظاء کے اندر صفت استطالت نہیں ہے۔صفت استطالت کے ظاء میں نہ ہونے سے ان دونوں میں امتیاز واضح ہوتا ہے۔اور یہ امتیاز مخرج میں بھی صفات میں بھی۔

نمبر 3۔حرف ضاد کی ادائیگی میں لوگوں کے مختلف انداز ہیں اور بہت کم لوگ ہیں جو اسکو صحیح ادا کر سکتے ہیں۔اور اس حرف ضاد کی ادائیگی تمام حروف سے مشکل ہے۔تو بعض لوگ اسکو ظاء کی طرح ادا کرتے ہیں اور بعض اسکو دال مہملہ کی طرح ادا کرتے ہیں۔اور بعض اسکو ذال کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس حرف ضاد کو صحیح ادا کرنے کے لئے اسکے اصل مخرج سے نکالنے کی مشق کریں۔نیز اس کی صفات کا لحاظ خصوصاً استطالت پر خاص توجہ کریں۔

نمبر 4۔ضاد کی ادائیگی کس طرح صحیح ہو سکتی ہے؟

یاد رکھئے اگر آپ حرف ضاد کی صحیح ادائیگی کرنا چاہتے ہیں تو اس بات کا دھیان رکھیں کہ زبان سقف حلق کی طرف آگے سے پیچھے کی جانب بلند ہوتی ہے اور

دونوں میں سے ایک طرف بند ہو جاتی ہے یا دونوں طرف ہی بند ہو جاتی ہے۔ اور بند ہونے کی حالت میں آواز بالکل رک جاتی ہے اور پھر اس کے بعد ہوا خارج ہوتی ہے اور ضاد کا مخرج خارج ہونے والی ہوا پر شامل ہوتا ہے۔

نمبر 5۔ مندرجہ ذیل حروف کے پہلے یا بعد حرف ضاد کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔

ضاد کے بعد مندرجہ ذیل حروف

تاء	جیم	ذال	طاء	ظاء	لام

ہوں تو ضاد کو احتیاط سے ادا کریں۔ اور حرف ضاد سے پہلے اگر یاء آ جائے۔ تو بھی ضاد کی ادائیگی میں احتیاط کریں۔

[redacted] ضاد اگر خود مشدد ہو یا مکرر ہو تو اسکی ادائیگی نہایت احتیاط سے کرنی چاہیے۔ جیسے

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ۔ (ال عمران)

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ۔
(النور)

تا کہ ایسی صورت میں ضاد۔ ظاء کے ساتھ خلط ملط نہ ہو جائے۔

علماء تجوید نے ظاء والے تمام الفاظ وضاحت سے بیان کئے ہیں جنکو آپ اگلے صفحہ پر نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ باقی الفاظ میں حرف ضاد پایا جاتا ہے۔

نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔

قرآن کریم

میں وہ الفاظ جو ظاء کے ساتھ آتے ہیں۔

مادہ	مثالیں	مادہ	مثالیں	مادہ	مثالیں
ظعن	یوم ظعنکم	ظہر	تظاہرون علیہم	ظمأ	لا یصیبہم ظمأ
ظل	ولا الظل ولا الحرور		وان تظاہرا علیہ	ظفر	اظفرکم علیہم
ظہیرۃ	تضعون ثیابکم من الظہیرۃ		وظاہروا علی اخراجکم	ظن	[illegible]
	وحین تظہرون		والملائکۃ بعد ذلک ظہیر	وعظ	وہو یعظہ(۱)
غلظۃ	ولیجدوا فیکم غلظۃ	لظی	انہا لظی	ظل	ظل وجہہ
[illegible]	[illegible]		نارا تلظی		فظلنا لہا عاکفین
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		فظلتم تفکہون
[illegible]	انک من الواعظین	[illegible]	[illegible]	حظر	وما کان عطاء ربک محظورا
[illegible]	[illegible]	ظلم	ولا یظلم ربک احدا	المحتظر	فکانوا کہشیم المحتظر
[illegible]	[illegible]	غلظ	غلیظ القلب	[illegible]	[illegible]
لفظ	ما یلفظ من قول	[illegible]	[illegible]	نظر	الی ربہا ناظرۃ(۲)
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible](۳)
	[illegible]	انتظار	انا منتظرون	حظ	لذو حظ عظیم(۴)

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

سوال نمبر 1۔ ضاد اور ظاء کا مخرج بیان کیجئے اور ساتھ انکی صفات کی وضاحت کیجئے؟

سوالنمبر 2۔ ضاد اور ظاء کا فرق بیان کیجئے؟

سوالنمبر 3۔ ضاد کی ادائیگی میں لوگوں کی مختلف کیفیات کی وضاحت کیجئے؟

سوالنمبر 4۔ حرف ضاد کی ادائیگی میں خاص اہتمام کب کرنا چاہیے؟

سوالنمبر 5۔ ضاد اور ظاء میں ہر ایک کی تین تین مثالیں بیان کیجئے؟

املاء مصحف

قرآن کریم کی کتابت:

املا مصحف سے مراد ہے خط ، رسم اور کتابت

جسکو عرف میں رسم عثمانی کہتے ہیں۔ یہ وہ خط ہے جو جلیل القدر صحابی حضرت عثمان ابن عفانؓ سے متواتر چلا آتا ہے۔ اور اس رسم الخط میں حضرت عثمانؓ کے زمانے میں کئی قرآن شریف لکھے گئے اور ان مصاحف کی کتابت پر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے آپؓ نے رائے لی۔ اب ہمیں انہی کی پیروی ضروری ہے کیونکہ وہ ہمارے پیشوا تھے۔ اسلئے مسلمانوں پر واجب ہے کہ جس طرح صحابہ کرامؓ نے لکھا اس کو قبول کریں اور تسلیم کریں اور مسلمانوں کے تمام ائمہ المسلمین کے نزدیک ان کی پیروی پر اجماع ہے اور اجماع ایک شرعی دلیل ہے جیسا کہ علم اصول کی کتابوں میں ملے ہے اور آج تک امت محمدیہ علیہ التحیۃ والتسلیم اسی کتابت کی محافظ ہے اور امام مالکؒ جو دار ہجرت مدینہ منورہ کے امام گزرے ہیں۔ انہوں نے اس رسم کی اتباع کی ترغیب دلائی ہے اور علماء امت میں سے کوئی اسکا مخالف نہیں اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ مصحف عثمانی کی کتابت میں واؤ یا یاء اور الف تک کو بدلنا حرام ہے۔ امام بیہقیؒ کتاب شعب الایمان میں فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی کتابت میں کاتب کو چاہئے کہ اسی ہجے کے مطابق کتابت کرے جس طرح صحابہ کرامؓ نے یہ قرآن

کریم لکھے ۔قرآن مجید میں اس رسم کے خلاف نہ لکھے۔انہوں نے جس طرح لکھا ہے اس میں تغیر یا تبدل نہ کرے۔اسلئے کہ وہ تمام ہستیاں علم میں زیادہ تھیں اور دل وزبان کے لحاظ سے زیادہ سچی تھیں۔اور امانت میں زیادہ عظیم تھیں۔ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم ان پر بدگمانی کریں۔

﴿قراءت کی شرطیں﴾

جیسا کہ ہمیں پہلے اسباق میں معلوم ہو چکا ہے کہ علماء تجوید نے صحیح قراءت کیلئے تین شرطیں رکھیں ہیں۔

پہلی شرط۔کہ وہ قراءت رسم عثمانی کے مطابق ہو۔چاہے مقدر ہی ہو۔

رسم قرآن کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔قیاسی	۲۔اصطلاحی

رسم قیاسی: وہ یہ ہے کہ کتابت عام قاعدے کے مطابق ہو۔

جیسے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ہ

اسکی کتابت اسی رسم املاء کے مطابق ہے جو ہم آج تک دیکھ رہے ہیں۔

رسم اصطلاحی: یہ ہے کہ کتابت میں یہ الفاظ قراءت کے مخالف ہوں اور اسکی پانچ اقسام ہیں

پانچ اقسام:

۱۔حذف	۲۔زیادتی	۳۔ابدال	۴۔ھائے تانیث کی کتابت تائے مجرورہ کے ساتھ	۵۔فصل اور وصل

تو یہ عموماً رسم املائی کے خلاف ہوتی ہیں

رسم اصطلاحی کی پانچوں اقسام خلط ملط نہ ہو جائیں۔ ہم ہر ایک قسم کا ایک نمونہ قرأت کے حکم کے بیان سمیت کہ وہ رسم املائی اور رسم اصطلاحی کے قریب قریب ہو اور یہ سب کچھ آپ کیلئے آگے نقشہ میں واضح ہو جائے گا۔

نقشہ

رسم عثمانی اور املائی کے اختلاف		رسم عثمانی کی مثالیں	رسم املائی کی مثالیں
(۱) الحذف	الف	... والقٰنتين والقٰنتٰت ... ، سورہ الاحزاب وأنّ المسٰجد لله ... ، سورة الجن ... سلٰم عليكم طبتم ... ، سورہ زمر إنّ الله وملٰئكته يصلّون على النبيّ ... ، سورہ الاحزاب ابرٰهيم - اسمٰعيل - اسحٰق - هٰرون - ميكٰل - جبرئل - القرءٰن ،	القانتين - القانتات المساجد سلام ملائكته ابراهيم - اسماعيل - اسحاق - هارون - ميكال - جبرائيل - القرآن
	یاء	إنّ الله لا يستحي أن يضرب مثلا ما ... ، البقرة ... كونوا ربّٰنيّن بما كنتم تعلّمون الكتٰب ... ، ال عمران ولا يأمركم أن تتّخذوا الملٰئكة والنّبيّن أربابا ... ، آل عمران هو الذي بعث في الأمّيّن رسولا منهم ... ، ... كما قال عيسى ابن مريم للحواريّن من أنصاري إلى الله قال الحواريّون نحن أنصار الله	لا يستحيي ربانيين - الكتاب الملائكة - النبيين الأمّيين الحواريين
	واو	ويدع الإنسٰن ... ، الإسراء ... ويمح الله الباطل ... ، الشورى ... يوم يدع الداع ... ، القمر سندع الزّبانية ، العلق	ويدعو الإنسان ويمحو الله الباطل يوم يدعو الداعي سندعو الزبانية

نقشه

	ا	• وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْيءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا • بالكهف • لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ • بالنمل • وَلَا تَاْيْـَٔسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَاْيْـَٔسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ • بيوسف وَجِاْيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ • بالزمر	ولا تقولنّ لشيء أو لأذبحنّه ولا تيأسوا لا ييأس — الكافرون وجيء بالنبيين
(٢) الزيادة	واو	• .... سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ • بالأنبياء • قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ .... • • .... أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ • • .... وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ... • • .... أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ •	سأريكم آياتي أولو أولي الأيدي والأبصار وأولات أولئك
	ياء	• ... وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِي الْمُرْسَلِينَ • بالأنعام • .... مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِي نَفْسِي • بيونس • إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِي ذِي الْقُرْبَىٰ • بالنحل • .... وَمِنْ آنَاءِي اللَّيْلِ فَسَبِّحْ ... • • وَمِن وَرَاءِي حِجَابٍ • بالشورى — وَتِلْقَاءِي أَصْحَابِ النَّارِ • بالأعراف — بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ • بالقلم	من نبأ تلقاء إيتاء آناء الليل وراء — تلقاء بأيكم

نقشہ

(۳) الابدال	ابدال الالف واو	.... وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا	الربا
		الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	الحیاۃ
		وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نُشُورًا	
		.... يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ	الصلاۃ ـ الزکاۃ
		.. وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكٰوةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ	زکاۃ
		مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ... بالنور	کمشکاۃ
		..... أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجٰوةِ .... بغافر	النجاۃ
		وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى	مناۃ
		إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ بالتوبۃ ـ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ بہود	صلاتک ـ أصلاتک
		يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ بالکہف	بالغداۃ

ضروری نوٹ :

الف زائدہ، واؤ زائدہ اور یاء زائدہ کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ ہاں اگر وہ واؤ اور یاء زائدہ الف سے بدل جائے تو پھر اس کی تلاوت کی جائے گی۔ جیسا کہ (الرِّبٰوا) میں واؤ الف سے بدلی گئی ہے۔

نقشه

[٤] هاء التأنيث التي رسمت تاء مجرورة	«وقالت امرأت فرعون قرت عين لي ولك .... » بالقصص	امرأت - قرت
	«... فطرت الله التي فطر الناس عليها .... » بالروم	فطرت
	«فروح وريحان وجنت نعيم » بالواقعة	جنت
	«ومريم ابنت عمران التي أحصنت فرجها .... » بالتحريم	ابنت عمران

نقشه

[٥] المقطوع والموصول	المقطوع	فأعرض عن من تولى عن ذكرنا .... » بالنجم	عن من
		«... وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره » بالبقرة	حيث ما
		«أيحسب أن لم يره أحد » بالبلد	أن لم
	الموصول	«هاأنتم هؤلاء تدعون لتنفقوا في سبيل الله » بسورة محمد ﷺ «يأيها المزمل قم الليل إلا قليلا » .	ها أنتم - هؤلاء يأيها

نوٹ: جیسا کہ

آپ پڑھ چکے ہیں قرآن مجید میں الف۔واؤ اور یاء زائدہ کی قراءت نہ کریں۔مگر جو الف واؤ سے بدل جائے اور اسکی مثال لفظ آلـــــــــــرّبوا میں موجود ہے۔ یعنی اندر واؤ موجود ہے لیکن اسکی قراءت الف کے ساتھ ہوگی۔

ھائے تانیث جو زیر والی تاء کے ساتھ لکھی جاتی ہے وہ تاء ہی پڑھی جائیگی۔ اور تاء کے ساتھ ہی اس پر وقف ہوگا اور مکسور تاء تانیث جہاں بھی ہو اور اس پر وقف کیا جائے تو وقف تاء کے ساتھ کیا جائیگا۔

فائدہ نمبر 1۔ جس تاء پر فصل کیا گیا ہو وہاں وقف اضطراری اور اختیاری جائز ہے۔تاء اور ہاء پر جیسے حیث ماء میں دونوں مقام پر وقف جائز ہے۔

فائدہ نمبر 2۔ جو لفظ رسم میں موصول ہو جیسے یاَیُّھَا یہ قراءت میں وصل کے حکم میں ہی ہے اور اسکا الف محذوف واپس آجاتا ہے۔لیکن اس پر وقف لفظ کے اخیر پر ہوگا۔

رموز مصحف

قرآن کریم کے رموز

قرآن پاک درست پڑھنے والوں اور بار بار دھرانے والوں نے قرآن کریم کیلئے وقف کیلئے چند علامتیں مقرر ہیں۔ اور یہ تمام قرآنی نسخوں کے ہمیشہ آخری صفحہ پر رموز اوقاف کے نام سے ذکر کی جاتیں ہیں۔ لہٰذا دوران قراء ت میں ان کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اور رموز اوقاف کی تعداد کے سلسلہ میں قرآن پاک کے نسخے مختلف ہیں بعض نے ان بنیادی رموز یعنی علامت وقف جنکا صحت تلاوت سے تعلق ہے ان پر زیادہ زور دیا ہے۔ ان میں سے بعض رموز ایسے ہیں جو قواعد تجوید کی وضاحت کرتے ہیں جیسے ادغام، اقلاب وغیرہ اور ان میں سے وہ بھی ہیں جنکا قرآن کریم کی صحیح ادائیگی سے تعلق ہے اور ان میں سے اہم رموز اوقاف مندرجہ ذیل ہیں۔

(م)۔ یہ وقف لازم کی علامت ہے جیسے۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ؇

(لا) یہ وقف ممنوع کی علامت ہے۔ یعنی یہاں ٹھہرنا منع ہے۔ جیسے

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ۙ

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ ۝

(ج) ۔ یہ وقف جائز کی علامت ہے لیکن یہاں وقف کرنا یا نا کرنا دونوں برابر

ہیں۔ جیسے

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْ

بِرَبِّهِمْ ۝

(صلی) یہ بھی وقف جائز کی علامت ہے لیکن اس میں ملانا بہتر ہے۔ جیسے۔

وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ

وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(قلی) یہ وقف جائز کی علامت ہے اور اسمیں وقف کرنا ہی بہتر ہے جیسے۔

قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ قلے فَلَا

تُمَارِ فِیْهِمْ

(∴) معانقہ: یہ علامت ایسی جگہ آتی ہے جہاں وقف بالکل ساتھ ساتھ ہوتے

ہیں تو اس صورت میں دونوں میں سے ایک جگہ وقف کرنا صحیح ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ∴ فِیْهِ ∴ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝

﴾مشق﴿

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

سوالنمبر 1۔ مندرجہ ذیل اوقاف کی علامتیں بیان کیجئے؟



سوالنمبر 2۔ وقف جائز کی دو علامتوں کا ذکر کیجئے جن میں وصل اولیٰ ہے یا جن میں وقف اولیٰ ہے۔؟



پانچویں منزل

روائت حفصؒ کی پہچان

روائت حفصؒ کی پہچان

قراءتیں ——— اور ——— روائتیں

قرأت: قراءت کی جمع ہے اور قرأت وہ ہے جس کو کسی امام قراءت نے متواتر سند کے ساتھ الحضورﷺ سے نقل کیا ہے۔

روایات: روایات۔ روائت کی جمع ہے۔ اور روائت وہ ہے جس کو راوی نے کسی امام قراءت سے نقل کیا ہے۔ تمام قراءت کے اماموں کے دو دو راوی ہیں۔ امام حفصؒ امام عاصم کوفیؒ کے دو مشہور راویوں میں سے ایک ہیں۔

امام حفصؒ کا مختصر تعارف: آپ کا نام مبارک حفص بن سلیمان بن المغیر الاسدی البزار الکوفی ہے۔ آپ کی کنیت ابو عمر ہے آپ امام عاصمؒ کے شاگردوں میں سے قراءت امام عاصمؒ کو زیادہ سمجھنے والے تھے۔

پیدائش: آپ 90 ھجری میں دنیا میں تشریف لائے۔

پرورش: آپکی پرورش حضرت امام عاصمؒ نے فرمائی کیونکہ آپ امام عاصمؒ کی زوجہ محترمہ کے پہلے بیٹے تھے۔

تعلیم: آپ کے استاد محترم حضرت عاصم بن ابی النجود الکوفیؒ ہیں۔ جن سے آپ نے علم قراءت کا فیض حاصل کیا۔ اور آپکے استاد محترم حضرت امام عاصمؒ

نے علم قراءت علی ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب السلمیؒ سے سیکھا۔اور حبیب سلمیؒ نے حضرت عثمان بن عفانؓ اور حضرت علی بن ابو طالبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابی ابن کعبؓ سے سیکھا اور ان سب نے انحضور ﷺ سے علم قراءت سیکھا۔

حضرت امام حفصؒ کے بارے میں آراء:

امام وکیعؒ فرماتے ہیں کہ امام حفصؒ قابل اعتماد تھے (ثقہ) حضرت ابن معینؒ فرماتے ہیں کہ ھو اقرا من ابی بکر (یہ حضرت ابو بکرؓ سے زیادہ اچھے قاری تھے)۔حافظ ذھبیؒ فرماتے ہیں قراءت میں یہ قابل اعتماد ہیں انہوں نے قراءت کے قواعد مرتب کیئے ہیں۔ابن منادیؒ کہتے ہیں کہ پہلے بزرگ حفظ قراءت میں ابن عیاشؒ سے بڑھ کر انہیں شمار کرتے ہیں۔اور امام عاصمؒ سے حروف کی درستگی میں امام حفصؒ کو بہتر شمار کرتے ہیں۔امام حفصؒ اپنے زمانے میں اپنے استاد امام عاصمؒ کے بعد بہت بڑے قاری ہوئے ہیں۔

آپکے شاگرد: امام حفصؒ کے شاگردوں میں حسین بن محمد المروزیؒ اور سلیمان بن داؤد الزہرانیؒ اور عباس ابن الفضل الصفارؒ اور عبدالرحمان بن محمد بن واقدؒ شامل ہیں۔اور آپکے مشہور ترین شاگردوں میں عمر بن الصباحؒ اور عبید بن الصباحؒ کا نام آتا ہے۔

وفات: آپ نے 180 ہجری میں انتقال فرمایا۔

حروف تہجی اور انکے مخارج

نمبر1۔ لغت اور اصطلاح میں حرف کے معنی :

لغت میں حرف ہر چیز کے کنارے کو کہتے ہیں۔ یعنی

هٰذَا حَرْفُهٗ یعنی طَرْفُهٗ ○

اصطلاح: اصطلاح میں حرف وہ آواز ہے۔ جسکا دارومدار متعین جگہ سے ادائیگی درست مخرج سے ہو۔

نمبر2۔ حروف تہجی کی قسمیں :

عربی میں حروف تہجی کی دو قسمیں ہیں۔

اصلی — اور — فرعی

حروف اصلی: یہ مشہور انتیس حرف ہیں۔ پہلا حرف الف اور آخری یاء ہے۔ اور انکے علاوہ دو حروف اور ہیں انکے بارے میں حروف کے مخارج میں بتائیں گے۔ وہ ہیں واوٗ مدہ اور یاء مدہ اور الف بھی چونکہ حروف مدہ میں سمجھا جاتا ہے۔ تو مخارج کے لحاظ سے ان حروف کی تعداد اکتیس ہو جاتی ہے۔

حروف فرعی: اور یہ وہ ہیں جو دو مخارج سے نکلتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مکی بن ابی طالب اپنی کتاب الرعانعه میں فرماتے ہیں۔ کہ ان حروف میں سے ہر ایک حرف کا مخرج دونوں حروف کے مخارج کے درمیان درمیان ہوتا ہے۔ جس جس مخرج میں یہ دونوں حروف شریک ہوں۔ اور فرعی حروف قرآن کریم میں چھ ہیں۔

﴿حروف فرعی کی تفصیل﴾

الف: **الف ممالہ (امالہ شدہ الف):**

یہ وہ الف ہے جو الف اور یاء کے درمیان پڑھا جاتا ہے۔ نہ یہ خالص الف ہے اور نہ یاء۔ جیسے مَجْرِیھَا۔

ب۔ **لام مفخمہ:**

(تفخیم شدہ لام) لام اسم الجلالہ جب اس سے پہلے زبر یا پیش ہو۔ مثلاً

وَاللّٰہُ ○ نَصْرُ اللّٰہِ

یہ لام مرققہ کی ہی ایک قسم ہے۔

ہمزہ مسہلہ (تسہیل کردہ ہمزہ):

اس سے مراد وہ ہمزہ ہے۔ جو ہمزہ اور اسکی ہم جنس کی حرکت کے مطابق ادلتا بدلتا ہے۔ اس صورت میں وہ ہمزہ جب مفتوح ہو۔ ہمزہ اور الف کے درمیان درمیان رہتا ہے۔ اور جب وہ مکسور ہو تو وہ ہمزہ اور یاء کے درمیان ادا ہوتا ہے۔ اور جب مضموم ہو تو وہ ہمزہ اور واؤ کے درمیان ادا ہوتا ہے۔ جیسے

ءَاعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ

د۔ وہ صاد جس کو زا کی آواز کی لاؤ دی جائے۔

جیسے۔

الصِّرَاطَ

مشق

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

سوالنمبر 1۔ روائت اور قراءت میں فرق بیان کیجئے؟

سوالنمبر 2۔ امام حفصؒ کی پیدائش اور وفات کب ہوئی وضاحت کیجئے؟

سوالنمبر 3۔ آپکے استادگرامی کا نام بتایئے اور نبی اکرم ﷺ تک سند بیان کیجئے؟

سوالنمبر 4۔ امام حفصؒ کے بارے میں علماءامت کی آراء بیان کیجئے اور آپکے تین شاگردوں کا نام بتایئے؟

یاد رہے۔

- جوف کا ایک مخرج
- حلق کے تین مخارج
- زبان کے دس مخارج
- ہونٹوں کے دو مخارج
- اور خشیوم کا ایک مخرج

ہے۔

عام مخارج میں پہلا مخرج:۔

الجوف: اور وہ حلق اور منہ کا درمیانی خلا ہے اور اس سے تین حروف مدہ نکلتے ہیں۔ جنکی تفصیل یہ ہے۔

نمبر 1۔ الف ساکن ماقبل مفتوح۔ جیسے۔ قَالَ

نمبر 2۔ واؤ ساکن ماقبل مضموم۔ جیسے۔ قُوْلُوْ

نمبر 3۔ یاء ساکن ماقبل مکسور۔ جیسے۔ قِيْلَ

ان تین حروف مدہ کا مخرج مقدر ہے جبکہ باقی حروف تہجی کا مخرج محقق ہے ۔علاوہ غنہ کے اور وہ حرف نہیں ہے۔ بلکہ صفت ہے۔

عام مخارج میں دوسرا مخرج حلق

اس میں تین مخارج ہیں۔

الف) اقصیٰ حلق: یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینے سے ملا ہوا ہے۔ اس سے دو حروف

نکلتے ہیں اور وہ ہیں۔

ء۔ ھ۔

جیسے۔ يَقُولُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ○

اِقْرَأْ

ب) وسط حلق: حلق کا درمیانی حصہ۔ اقصیٰ اور ادنیٰ کے درمیان والا

اس سے دو حرف

ع۔ ح نکلتے ہیں۔ مثلا

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ○

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ○

ج) ادنیٰ حلق: حلق وہ قریبی حصہ جو منہ سے ملا ہوا ہے۔ اس سے

دو حرف غ۔ خ نکلتے ہیں۔ جیسے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ○

تفصیل

اقصی لسان: اسکے دو حروف ہیں۔

۱۔ زبان کا وہ حصہ جو حلق سے ملا ہوا ہے۔ جب وہ اوپر کے تالو کے نرم حصہ کے ساتھ لگے اس سے (ق) نکلتا ہے۔

جیسے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد ۝

۲۔ زبان کا وہ حصہ جو حلق سے ملا ہوا۔ جب تالو کے سخت حصے کے ساتھ لگے۔ اس سے (ك) نکلتا ہے۔

جیسے۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝

وسط لسان: اسکے تین حروف ہیں۔

زبان کا درمیانی حصہ جب وہ اوپر درمیانی تالو سے لگے اس سے تین حروف ج..... ش..... (ی غیر مدہ نکلتے ہیں)

جیسے۔

وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ۝

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝

حافہ لسان: یعنی زبان کی دونوں کروٹیں۔

زبان کی کروٹ۔ اسکے دو حروف ہیں۔ (ض۔ ل)

۱۔ زبان کی کروٹ جب اوپر داڑھوں کی جڑ کے ساتھ لگے اس سے (ض)
نکلتا ہے۔

نوٹ: (ض) کی ادائیگی بائیں طرف سے آسان ہے اور اکثر اسی طرف سے ادا کی جاتی ہے۔ اور دائیں طرف سے ادائیگی مشکل ہوتی ہے اور البتہ دونوں طرفوں سے ایک وقت میں بھی نکل سکتی ہے لیکن مشکل ہے۔

جیسے۔ والضُّحٰی ۝

۲۔ دونوں کروٹوں میں سے ایک کا ادنیٰ حافہ اور طرف لسان جب یہ اوپر کی ایک داڑھ اور تین دانتوں سے لگے تو اس سے (ل) نکلتا ہے۔

جیسے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝

طرف لسان: اس میں پانچ مخرج ہیں اور گیارہ حروف ہیں۔

۱۔ زبان کا کنارہ (ل) کے مخرج سے پہلے جب اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں کے ساتھ لگے اس سے (ن) نکلتا ہے۔

جیسے۔

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝

امام حمزہؒ کی قراءت میں یہ صاد خالص صاد اور زا کی فرع ہے یعنی انکے درمیان ادا ہوتا ہے۔

۵۔ وہ یاء جسے واؤ کی آواز کی بودی جائے جیسے قیل۔ امام کسائیؒ کی قراءت میں۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں اشمام خالص حرکت ہی کی فرع ہے۔

۶۔ نون ساکن اور تنوین حالت اخفاء اور ادغام میں ادغام مع الغنہ کے ساتھ۔ کیونکہ اخفاء اور ادغام اظہار ہی کی فرع ہے۔

نمبر 3۔ <u>لغت اور اصطلاح میں مخرج کا مفہوم:</u>

مخرج لغت میں اس مقام کا نام ہے جس سے کوئی بھی چیز نکلے اور اصطلاح میں اس مقام کا نام ہے جس سے حرف نکلتا ہے۔

نمبر 4۔ مخارج کی قسمیں۔

مخارج کی دو قسمیں ہیں۔



مخرج محقق ــ ہے جسکا دارومدار یا تعلق جسم کے ایک خاص حصہ سے ہو جیسے حلق، زبان اور دونوں ہونٹ۔

مخرج مقدار وہ ہے جسکا دارومدار جسم کے غیر معین جزو سے ہو۔ اور ایسے

حروف مدہ ہیں جو مخرج مقدر جوف دھن سے نکلتے ہیں۔

نمبر 5۔ مخارج کی تعداد:

۱۷۔ امام خلیل نحویؒ

۱۶۔ امام سیبویہؒ

۱۴۔ امام فراءؒ

اکثر نحویوں اور قراء کا مذہب جن میں حضرت امام جزریؒ پیش پیش ہیں نے سترہ ہی کی تعداد کو اختیار کیا ہے۔ اور یہ سترہ مخارج پانچ عام مخارج میں محصور ہیں اور وہ یہ ہیں۔

نمبر 1۔ الجوف

نمبر 2۔ حلق

نمبر 3۔ اللسان

نمبر 4۔ الشفتان

نمبر 5۔ الخیشوم

عام مخارج میں ـــــ تیسرا مخرج زبان

اس میں دس مخارج ہیں۔

اقصیٰ لسان: اسکے دو مخرج ہیں۔

وسط لسان: اسمیں دو مخرج ہیں۔

حافہ لسان: زبان کی دونوں کروٹیں: اسمیں دو مخرج ہیں۔

طرف لسان: اسمیں پانچ مخرج ہیں۔

۲) نون کے مخرج سے پہلے زبان کا کنارہ پشت زبان کے طرف تھوڑا سا اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں کے ساتھ لگے۔اس سے (ر) نکلتا ہے۔

جیسے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا ط

۳۔ طرف لسان جب ثنایا علیاء کی جڑ کے ساتھ لگے۔اس سے (ت۔د۔ط) نکلتے ہیں۔

جیسے۔

سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝

۴۔ زبان کا کنارہ جب وہ ثنایا سفلی اور ثنایا علیاء کے درمیان اسطرح لگے کہ ثنایا سفلی کے زیادہ قریب ہو اس سے (ز۔س۔ص) نکلتے ہیں۔

جیسے۔

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝

وَ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝

۵) زبان کا کنارہ جب ثنایا علیا کے دونوں کناروں میں سے کسی ایک کنارے کے ساتھ ملے تو اس سے (ث۔ ذ۔ ظ) ادا ہوتے ہیں۔

جیسے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ○

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْواً ○

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ○

چوتھا مخرج۔ اس میں دو مخارج اور چار حروف ہیں۔

ا۔ دونوں ہونٹ:

نیچے ہونٹ کا بطن اور ثنایا علیاہ کا کنارہ۔ اس سے (ف) نکلتا ہے۔ جیسے

وَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ ہ

۲۔ اوپر اور نیچے کے دونوں ہونٹ اسطرح کہ تری والا حصہ ملنے سے (ب) اور خشکی والا حصہ ملنے سے (م) اور دونوں ہونٹوں کو گول کرنے سے (و۔ اصلی) ادا ہوتا ہے۔ جیسے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ■

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہ

پانچواں مخرج۔ خیشوم

یعنی ناک کا آخری حصہ۔اس سے غنہ کی آواز نکلتی ہے۔اور اسکی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے۔

جیسے۔

فَمَنْ يُؤْمِنْ بِرَبِّهٖ

نوٹ: حروف تہجی میں سے کسی حرف مدہ کا مخرج معلوم کرنا چاہو جس کا مخرج مقدر ہوتا ہے۔تو لازم ہے کہ الف مدہ پر حرف مفتوح داخل کرو اور واؤ مدہ پر حرف مضموم اور یاء مدہ پر حرف مکسور زیادہ کرو۔

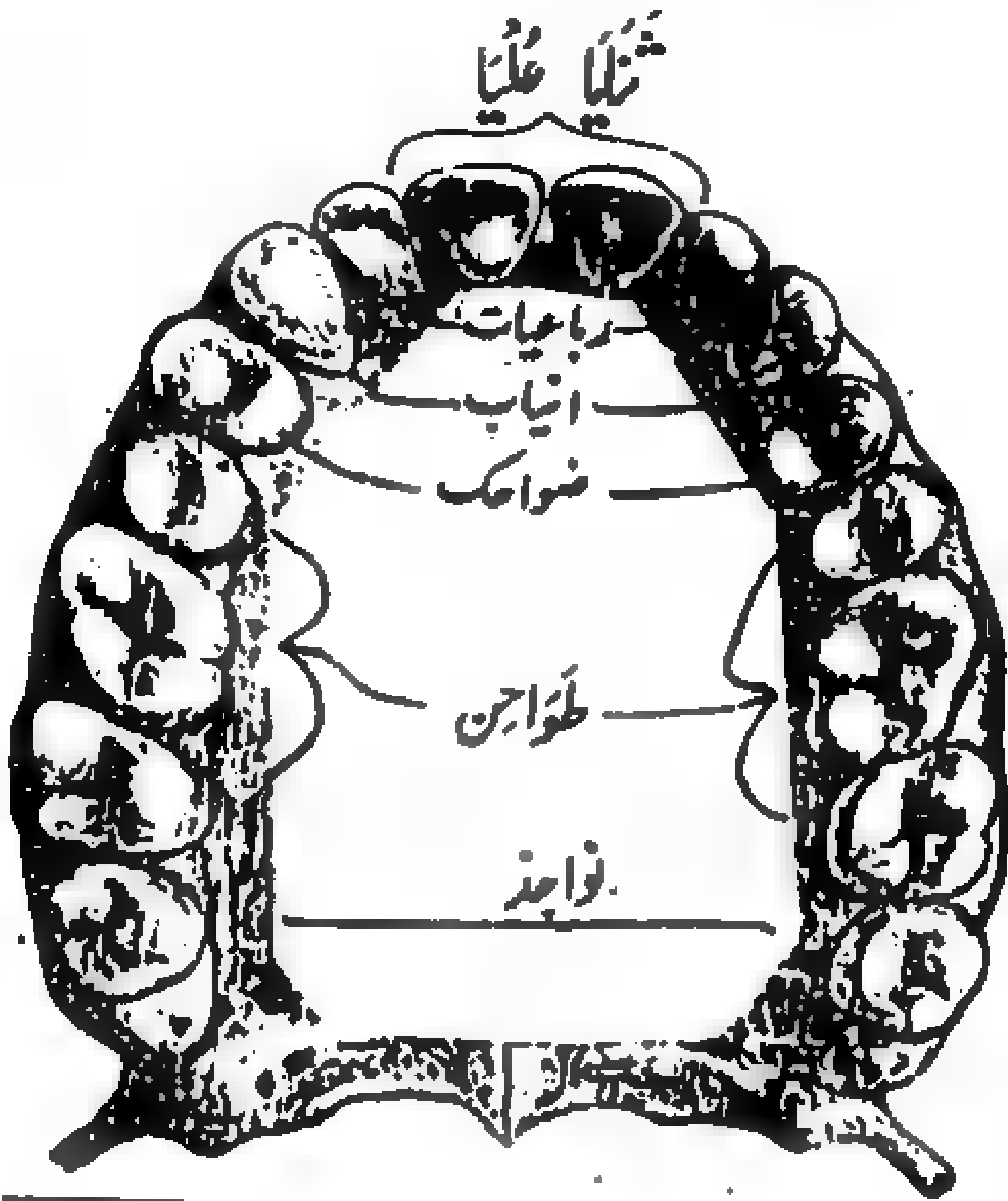
جیسے۔

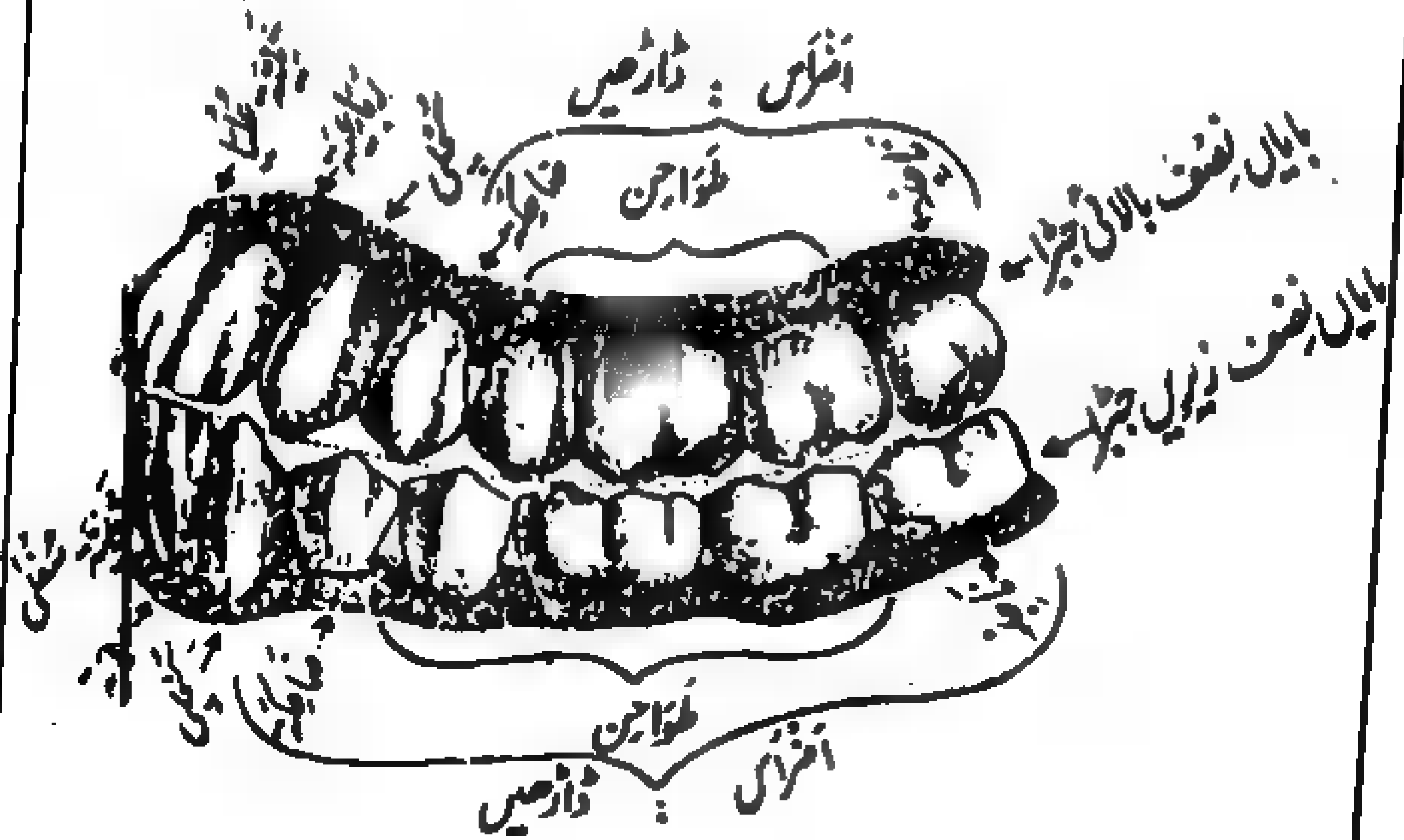
نُوْحِيْهَا

اور اگر حروف غیر مدہ کا مخرج معلوم کرنا چاہو جس کے مخارج محقق ہوتے ہیں۔ تو اسکے لئے حرف مطلوبہ کو مشدد یا ساکن کرو اور ان سے پہلے ہمزہ وصلی لاؤ۔ جہاں آواز بند ہوگی وہی اس حرف کا مخرج ہوگا۔

نوٹ: بیان کئے گئے مخارج کو تفصیلی نقشہ کی مدد سے دوبارہ ملاحظہ کیجئے۔

بالائی جبڑے کے دانت





﴿مشق﴾

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

سوالنمبر 1۔ حرف کا لغوی اور اصطلاحی معنی بتلائے اور حروف اصلی اور فرعی کی وضاحت کیجئے۔؟

سوالنمبر 2۔ مخرج کا لغوی اور اصطلاحی معنی کی وضاحت کیجئے؟

سوالنمبر 3۔ مخرج محقق اور مقدر کا فرق واضح کیجئے؟

سوالنمبر 4۔ مخارج حروف کی تعداد کے بارے میں مذھب مختار بیان کیجئے؟

سوالنمبر 5۔ عام حروف کے کتنے مخرج ہیں؟

سوالنمبر 6۔ حلق میں کتنے مخرج پیدا ہوتے ہیں اور ہر مخرج کے حروف الگ الگ بتلایئے؟

سوالنمبر 7۔ زبان کے کن حصوں میں دس مخارج پائے جاتے ہیں اور ہر مخرج کے کتنے حروف ہیں؟ وضاحت کیجئے۔

﴿حروف کے القاب﴾

مخارج کے لحاظ سے بنیادی طور پر حروف کے القاب کی تعداد دس ہے۔

نمبر 1۔ جوفیہ	نمبر 2۔ حلقیہ
نمبر 3۔ لہویہ	نمبر 4۔ شجریہ
نمبر 6۔ نطعیہ	نمبر 7۔ لثویہ
نمبر 8۔ اسلیہ	نمبر 9۔ ذلقیہ

نمبر 10۔ شفویہ

نمبر 2۔ ہر لقب کے حروف اور مفہوم لقب۔

نمبر 1۔ جوفیہ / ہوائیہ:۔ تین حروف مدہ کو یہ لقب اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ حروف دہن سے نکلتے ہیں اور ہوا کے ساتھ ہی یہ مکمل ہو جاتے ہیں۔

نمبر 2۔ حلقیہ: یہ حروف چھ ہیں۔

ھمزہ۔ ھاء۔ عین۔ حاء۔ غین۔ خاء۔

ان کو یہ نام اسلئے دیا گیا۔ یہ حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

نمبر 3۔ لہویہ۔ اور یہ دو حروف قاف۔ کاف ہیں۔ اور انکو لہویہ اس لئے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق لہات (حلق کے اوپر کے حصہ میں گوشت کا ٹکڑا) کے ساتھ ہے۔

نمبر 4۔شجریہ: حروف شجریہ تین ہیں۔ جیم۔شین اور یاء (غیر مدہ)
اور انکو یہ لقب اسلئے دیا گیا ہے کہ دھن کے بلند حصہ (تالو) سے نکلتے ہیں۔

نوٹ: تالو کو دھن کے بالائی حصہ ہونے کی وجہ سے شجر کہا جاتا ہے۔

نمبر 5۔حافیہ: حرف حافیہ صرف ضاد ہے۔حافہ لسان سے ادائگی کی وجہ سے اسے حرف حافیہ کہا جاتا ہے۔

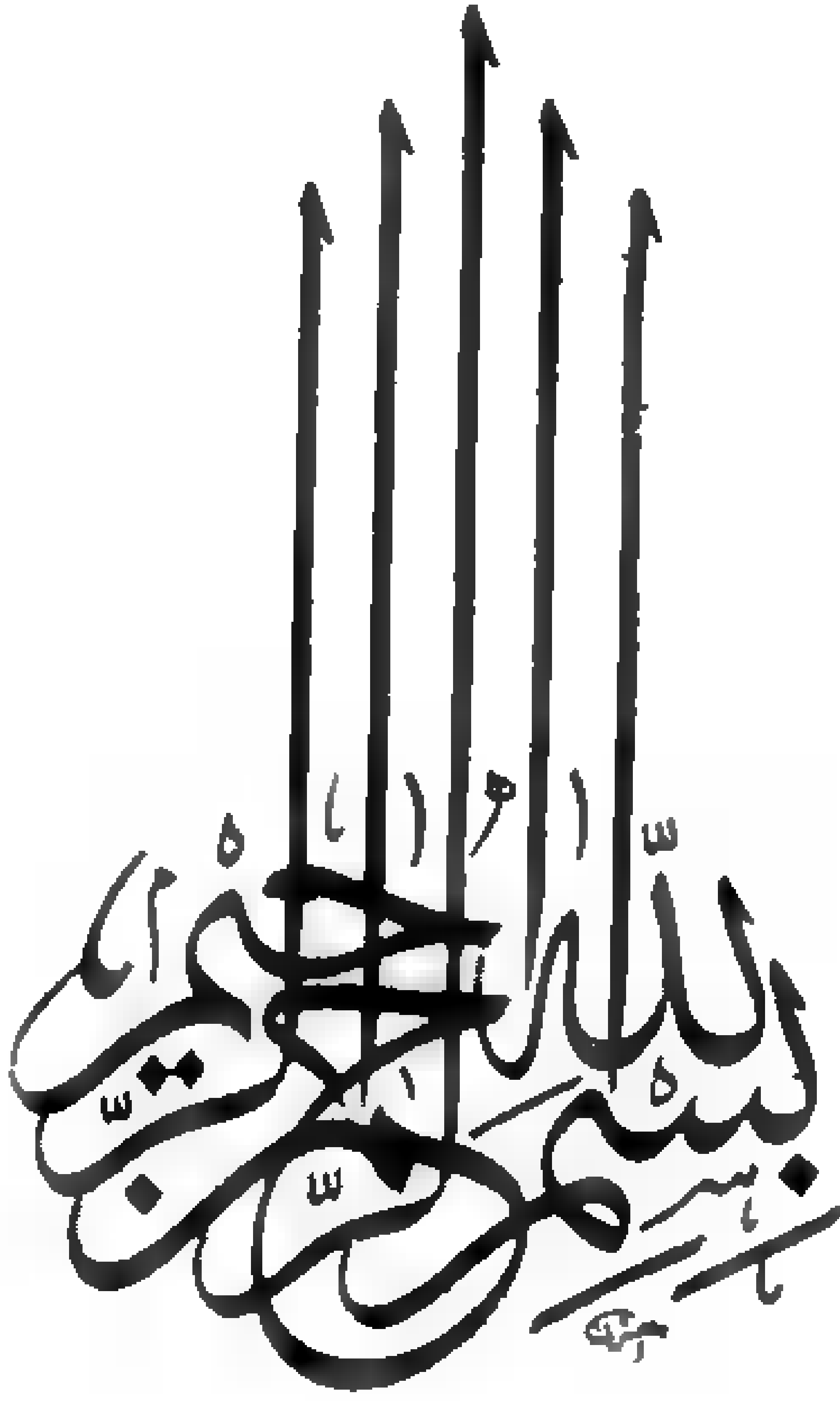
نمبر [redacted]۔نطعیہ: حروف نطعیہ تین ہیں۔تاء۔دال اور طاء۔انکو یہ لقب اسلئے دیا گیا ہے کہ دھن میں تالو کے منہ کے طرف نیچے والے حصہ کو نطع کہا جاتا ہے۔

نمبر 7۔لثویہ۔حروف لثویہ۔ثاء۔ذال اور ظاء ہیں یہ لقب ان حروف کو اسلئے دیا گیا ہے کہ یہ مسوڑھوں کے قریب سے نکلتے ہیں اور مسوڑھوں کو عربی میں لثہ کہا جاتا ہے۔

نمبر 8۔اسلیہ: حروف اسلیہ۔زا۔سین اور صاد ہیں انکو یہ لقب اسلئے دیا گیا ہے کہ ان کی ادائگی میں تیز سیٹی جیسی آواز ہے۔جس کی مناسبت سے انکو اسلیہ کہا گیا ہے۔
اور اس کا دوسرا نام صفیریہ ہے۔

نمبر 9۔ذلقیہ۔یہ حروف ذلقیہ۔لام۔نون اور راء ہیں انکو یہ لقب اسلئے دیا گیا ہے کہ یہ طرف لسان یعنی زبان کے کنارہ سے نکلتے ہیں۔ذلق بمعنی کنارہ ہے۔

نمبر 10۔شفویہ یا شفہیہ۔یہ حروف فاء۔واؤ۔باء اور میم ہیں۔انکو یہ نام اسلئے دیا گیا کہ یہ ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔



چھٹی منزل

حروف کی صفات

﴾حروف کی صفات﴿

نمبر 1۔تعریف: صفت اس حالت کا نام ہے جو حروف ہجا کی ادائیگی کے وقت ہوتی ہے۔یعنی حروف کو زور سے یا نرمی سے پڑھنا۔یا کسی حرف میں آواز کا بند ہونا یا بند نہ ہونا۔

نمبر 2۔صفت کا فائدہ :جو حروف ایک مخرج سے ادا ہوتے ہیں یا انکی آواز ایک جیسی ہو۔ان میں امتیاز اور فرق واضح کرنا اور یہ بھی معلوم کرنا کہ کون سا حرف قوی ہے اور کونسا ضعیف۔

نمبر 3:صفات کی تعداد: مشہور رائے کے مطابق ۱۸ ہے۔ان میں پانچ صفات پانچ کی ضد ہیں اور ایک صفت دو صفتوں کے بین بین ہے۔یہ گیارہ ہوگئیں اور سات صفات ایسی ہیں۔جن کی کوئی ضد نہیں ہے۔اور اسطرح یہ کل اٹھارہ صفات ہوگئیں۔

نمبر 4۔صفات متضادہ:ایسی صفات ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اگلے صفحہ پر نقشہ میں صفات متضادہ کو ملاحظہ کیجئے۔

تفصیل صفاتِ لازمہ متضادہ

صِفت کا نام	لفظی معنی	صفات کا عمل	صفات کا مجموعہ یا حروف
ہمس	پستی یا ضعف	ادائیگی کے وقت آواز میں ضعف اور پستی اتنی کہ سانس جاری رہے	فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتَ
جہر	بُلندی اور قوت	ادائیگی کے وقت آواز میں بُلندی اور قوت اتنی جسکی وجہ سے سانس بند ہو جائے	مجہورہ مہموسہ کے سوا تمام حروف
شدت	سختی اور قوت	ادائیگی کے وقت آواز میں سختی اور قوت اتنی کہ آواز رُک جائے	شدیدہ أَجِدُكَ قَطَبْتَ
توسط	درمیانی کیفیت	نہ تو شدت کیطرح سختی کہ آواز رُک جائے اور نہ رخوت کیطرح نرمی کہ آواز جاری رہے۔	متوسطہ لِنْ عُمَر
رخاوت	نرمی	آواز میں نرمی ہو تاکہ آواز جاری رہ سکے۔	رخوۃ ماسوائے شدیدہ و متوسطہ
استعلاء	زبان کی جڑ اُٹھنا	زبان کی جڑ تالو کیطرف بُلند ہو تاکہ حروف پُر پڑھے جائیں	مستعلیہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ
استفال	زبان کی جڑ نہ اُٹھنا	زبان کی جڑ تالو کیطرف نہ اُٹھے بلکہ نیچے رہے تاکہ حروف باریک ہیں	مستفلہ ماسوا تمام حروف مستعلیہ
اطباق	چپک جانا	زبان کا درمیان تالو سے چپک جائے تاکہ حروف بہت زیادہ پُر پڑھے جائیں۔	مطبقہ ص ض ط ظ
انفتاح	کھلا رہنا	زبان کا درمیان تالو سے کھلا رہے خواہ زبان کی جڑ لگ جائے تاکہ حروف بہت زیادہ پُر نہ ہوں۔	منفتحہ ماسوائے حروف مطبقہ
اذلاق	آسانی اور سہولت	یہ حروف زبان اور ہونٹوں کے کناروں سے آسانی سے ادا کئے جاتے ہیں	فَرَّ مِنْ لُبٍّ
اصمات	مضبوطی اور جماؤ	یہ حروف جماؤ سے ادا کریں	ماسوائے حروف مذلقہ

نمبر 5۔ صفات غیر متضادہ سات ہیں ۔ نقشہ میں تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

تفصیل صفاتِ لازمہ غیرِ متضادّہ

صفت کا نام	لفظی معنی	صفات کا عمل	وہ حروف جو صفات میں پائے جاتے ہیں
قلقلہ	جنبش ہونا	آواز میں سختی کی وجہ سے جنبش پیدا ہو کر آواز پلٹ جائے۔	مقلقل قُطُبُ جَدٍّ
انحراف تکرار	لرزنا کپکپانا	را کی ادائیگی میں زبان کپکپائے اسمیں رعشہ یا لرزہ ہو	حرف "ر" میں
تفشّی	آواز کا پھیلنا	ادائیگی کے وقت آواز منہ میں پھیل جائے	صرف "ش" میں پائی جاتی ہے
صفیر	سیٹی کی آواز	ادائیگی کے وقت حروف میں تیز سیٹی پیدا ہو	ز، س، ص میں پائی جاتی ہے
استطالت	امتداد یعنی درازی چاہنا	ادائیگی کے وقت مخرج کی طوالت تک آواز طویل رہتی ہے	حرف "ض" میں
لین	نرم آواز	ادائیگی میں آواز نرم رہے۔	و ، ی ساکن ماقبل مفتوح
غُنّہ	ناک کی آواز	حالت اخفا اور ادغام مع الغنۃ اور اقلاب میں آواز کا ایک الف کے مقدار ناک میں جاری رہنا	ن م مخفیٰ م منقلبہ نّ ــّـ ــّـ ادغامِ ناقص

نوٹ: دیگر کتب میں صفاتِ غیر متضادہ میں ایک صفت انحراف بیان کی گئی ہے جو لام اور را میں پائی جاتی ہے۔

صفات کی پہچان: صفات کی پہچان اسطرح کریں کہ پہلے صفات متضادہ کو دیکھو اور پھر صفات غیر متضادہ پر غور کرو۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر حرف میں صفات متضادہ میں سے پانچ صفات ضرور پائی جائیں گی اور غیر متضادہ میں سے ایک یا دو صفات ہونگی اور کچھ حروف میں غیر متضادہ میں سے کوئی صفت نہیں ہوگی۔ اور اس غور وخوض میں درج ذیل طریقے اپنائیں۔

مثلاً ______ را

نمبر1۔ حرف را میں ہمس اور جہر کو تلاش کروگے تو اس میں جہر ہے۔

نمبر2۔ شدت اور رخاوت اور توسط میں تلاش کروگے تو اسمیں توسط ہے۔

نمبر3۔ استعلاء اور استفال میں غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ اس میں استفال ہے۔

نمبر4۔ اطباق اور انفتاح میں یہ انفتاح میں نظر آئیگی۔

نمبر5۔ اذلاق اور اصمات میں یہ مذلقہ ہے۔

نمبر6۔ غیر متضادہ میں۔ انحراف اور مشابہت تکرار اسمیں پائی جاتی ہیں۔

اسطرح را میں سات صفات پائی گئیں۔ اسطرح باقی تمام حروف میں اسی طرح صفات کو تلاش کرو۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

نمبر1۔ صفت کا معنی اور فائدہ بتائیے۔

نمبر2۔ معتبر رائے کے مطابق صفات کی تعداد بتائیے۔

نمبر3۔ نیز معتبر رائے کے مطابق بتائیے کہ صفات کی کتنی قسمیں ہیں؟

نمبر4۔ ح۔س۔ ف۔ط اور ق کی صفات بیان کیجئے۔

نمبر5۔ مندرجہ ذیل صفات کے معنی بتلائیے اور ہر ایک صفت میں کتنے حروف ہیں۔

اذلاق۔ استعلاء۔ توسط اور قلقلہ

﴿صفات کی اقسام﴾

علمائے تجوید نے صفات حروف کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔

نمبر1۔ قوی صفات

نمبر2۔ ضعیف صفات

نمبر3۔ متوسط صفات

ا)۔صفات قویہ کی تعداد گیارہ اور وہ یہ ہیں۔

1۔جہر	2۔شدت	3۔استعلاءُ	4۔اطباق	5۔صفیر	6۔انحراف
7۔تکریر	8۔تفشی	9۔استطالت	10۔غنہ	11۔قلقلہ	

ب)صفات ضعیفہ کی تعداد پانچ ہے اور وہ یہ ہیں۔

نمبر1۔ ھمس	2۔رخاوت	3۔استفال	4۔انفتاح	5۔لین

ج۔صفات متوسط

نمبر1۔ اذلاق

نمبر2۔ اصمات

نمبر3۔ توسط

﴿حروف تہجی کی تین قسمیں ہیں﴾

نمبر1۔ حروف قویہ۔

نمبر2۔ حروف ضعیفہ

نمبر3۔ حروف متوسط

حروف قویہ: وہ ہیں جن میں کم از کم تین قوی صفات پائی جائیں۔ان حروف کی تعداد نو ہے۔

طاء۔باء۔جیم۔دال۔را۔ضاد۔ظاء۔صاد۔قاف

حروف ضعیفہ: وہ ہیں جن میں قوی صفت ایک سے زیادہ نہ ہو۔ان حروف کی تعداد سولہ ہے۔

تاء۔خاء۔ذال۔سین۔شین۔عین۔کاف۔واؤ۔یاء۔ثاء۔حاء۔فاء۔ھاء

اور

تینوں حروف مدہ

﴿مشق﴾

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

سوالنمبر 1۔ چار صفات قویہ میں سے اور تین صفات ضعیفہ میں سے کے نام بیان کیجئے۔

سوالنمبر 2۔ قوی اور ضعیف کے لحاظ سے حروف تہجی کی کتنی قسمیں ہیں؟

سوالنمبر 3۔ تین حروف قویہ، تین حروف ضعیفہ، اور تین حروف متوسطہ بیان کیجئے؟

﴿حرف راء کے باریک اور پُر پڑھنے کا بیان﴾

راء کبھی صرف باریک اور کبھی صرف پُر اور کبھی باریک اور پُر دونوں طرح ہوتا ہے۔

﴿پُر اور باریک کا مفہوم﴾

ترقیق یعنی باریک پڑھنے کا مطلب:

حرف کی ادائیگی میں اتنی کمزوری ہو کہ آواز مخرج سے اخراج کے وقت منہ کو بھر نہ سکے۔

تفخیم یعنی پُر پڑھنے کا مطلب:

حرف کی ادائیگی میں اتنی قوت اور ضخامت ہو کہ آواز منہ بھر کے نکلے۔

نوٹ: استاد گرامی طلبہ کو تفخیم اور ترقیق کی عملی مشق کرائیں۔

(باریک اور پُر پڑھنے کے لحاظ سے)

حروف تہجی کی قسمیں

باریک اور پُر پڑھنے کے لحاظ سے حروف تہجی کی تین قسمیں ہیں۔

نمبر 1۔ باریک حروف

نمبر 2۔ پُر حروف

نمبر 3۔ باریک اور پُر حروف۔

تفصیل!

حروف مرققہ یا حروف ترقیق وہ حروف ہیں جن میں استفال کی صفت پائی جاتی ہے اور ان میں سے ہم نے چار حروف کو نکال دیا ہے اور وہ تین حروف مدہ اور ایک حرف را ہیں۔ واؤ اور یاء مدہ کو تفخیم اور ترقیق میں کوئی دخل نہیں اور الف مدہ اور راء کا آگے بیان ہوگا (انشاء اللہ) اور اسی طرح لام اسم الجلالہ ہے لیکن لفظ اللّٰہ کے علاوہ ہر لام باریک ہوتا ہے۔ جیسے القمر۔ الانھر

نوٹ: حروف ترقیق کی مثالیں آگے نقشہ میں ملاحظہ کریں۔

نقشہ

حروف مرققہ کی مثالیں جن میں صفت استفال پائی جاتی ہے۔	حروف الترقیق	حروف مرققہ کی مثالیں جن میں صفت استفال پائی جاتی ہے۔	حروف الترقیق
إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ﴿٦﴾	أ	لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ﴿١﴾ إِيلَافِهِمْ	ش
وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾	ب	فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾	ع
الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾	ت	وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾	ف
أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾	ث	إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾	ق
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٦﴾	ج	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾	ل
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	ح	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ	م
الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ﴿٢﴾	د	مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾	ن
كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾	ذ	سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾	ه
حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾	ز	وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾	و
وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿٣﴾	س	وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾	ي

مشق

سوال نمبر 1۔ درج ذیل آیت مبارکہ میں حروف ترقیق کی وضاحت کریں۔

﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴾

جواب

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ	لام۔ ھاء۔ واؤ۔ ہمزہ۔ حاء۔ دال۔ ان کا حکم ترقیق ہے بوجہ صفت استفال کے۔

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل آیت میں سے حروف ترقیق علیحدہ کریں۔

﴿ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴾ سورہ فاتحہ

سوالنمبر 3۔الف)سورۃ العلق سے حروف ترقیق کو الگ کر کے تختہ سیاہ پر لکھیں۔

ب)مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

1۔ترقیق اور تفخیم کا الگ الگ مفہوم بیان کیجئے۔

2۔حروف ترقیق کی تعداد بتائیے۔

3۔یہ بتائیے کہ واؤ اور یاء مدہ میں ترقیق اور تفخیم کیوں نہیں ہوتی؟

4۔درج ذیل حروف تہجی کی ایک ایک مثال بیان کیجئے۔ (ء۔ب۔ع۔م)

﴿حروفِ مفخمہ یا حروفِ تفخیم﴾

وہ حروف ہیں جن میں استعلاء کی صفت پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ ہے۔
خص ضغط جنکی وضاحت آگے نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نقشہ

حروف التفخیم	حروف مفخمہ کی مثالیں
خ	لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ③
ص	يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ⑥
ض	وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ①
غ	فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ③
ط	إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ①
ق	قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①
ظ	إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ④

ان حروفِ تفخیم کے 5 درجے ہیں۔

الف۔ حروفِ مفخمہ مفتوحہ جس کے بعد الف ہو۔

ب۔ حروفِ مفخمہ مفتوحہ جس کے بعد الف نہ ہو۔

ج۔ حروفِ مفخمہ مضمومہ

د۔ حروفِ مفخمہ ساکن

ہ۔ حروفِ مکسورہ۔

آگے نقشہ میں ہم حروفِ مفخمہ کے درجات بیان کرتے ہیں۔

	تفخیم کے 5 درجے	تمام حروفِ تفخیم کی مثالیں						
		خ	ص	ض	غ	ط	ق	ظ
۱	حروفِ مفتوحہ جس کے بعد الف ہے	خَالِقٌ	الصَّابِرِيْنَ	[illegible]	غَافِلًا	طَالَ	قَائِلُوْنَ	ظَاهِرِيْنَ
۲	حروفِ مفتوحہ جس کے بعد الف نہ ہے	خَلَقَ	صَبَرَ	ضَلَّ	غَيْ	طٰهٰ	قَمَرٌ	ظَلَمُوْا
۳	حروفِ مضمومہ	خُلِقُوْا	تَنْصُرُوْا	تَضُرُّوْهُ	غُلِبَتْ	طُبِعَ	قُتِلَ	مَحْظُوْرًا
۴	حروفِ ساکن	نَخْلُقُ	وَاصْبِرْ	اِضْرِبْ	يَغْلِبُ	يَطْمَعُ	اِقْرَأْ	يَظْلِمُ
۵	حروفِ مکسورہ	خِلَالَ	صِرَاطَ	ضِعْفًا	غِلٌّ	فِطْرَتَ	قِتَالٌ	ظِلٌّ

﴿ مشق ﴾

سوال نمبر 1۔ درج ذیل آیت میں حروفِ تفخیم بیان کیجئے۔

﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾

جواب مندرجہ ذیل نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

صِرَاطَ	صاد کے نیچے زیر ہے صفت استعلاء کی وجہ سے اس میں تفخیم ہو گی۔
	طاء پر زبر ہے۔ صفت استعلاء کی وجہ سے اس میں تفخیم ہو گی۔
غَيْرِ	غ پر زبر ہے صفت استعلاء کی وجہ سے اس میں تفخیم ہو گی
الْمَغْضُوبِ وَلَا الضَّالِّينَ	غ ساکن اور ضاد مشدد صفت استعلاء کی وجہ سے دونوں میں تفخیم ہو گی۔

سوال نمبر 2۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے حروف تفخیم بیان کیجئے۔

﴿ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ▪ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝
وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ ﴾
سورة عبس

سوال نمبر 3۔ سورۃ الناس میں سے حروف تفخیم نکال کر تختہ سیاہ پر لکھئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

الف۔ حروف تفخیم کی تعداد بیان کیجئے۔

ب۔ حروف مفخمہ میں سے ہر ایک کی مثال دیجئے۔

جیم۔ حرف خاء میں تفخیم کے درجات کی وضاحت کیجئے۔

سوم۔ وہ حروف جن میں کبھی تفخیم اور کبھی ترقیق پائی جاتی ہے۔ اور وہ تین ہیں۔

نمبر 1۔ لام اسم الجلالہ

نمبر 2۔ الف مدہ

نمبر 3۔ راء

تفصیل

لام اسم الجلالہ میں ترقیق: لفظ اللہ کا لام جب اس سے پہلے زیر ہو تو ▪ باریک پڑھا جاتا ہے فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً ▪

لام اسم الجلال میں تفخیم: لفظ اللہ کا لام جب اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اسمیں تفخیم ہوگی۔ جیسے۔

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ▪

الف مدہ: اسمیں نہ تفخیم ہوتی ہے اور نہ ترقیق۔ اگر یہ حرف مرقق کے بعد واقع ہو تو مرقق اور مفخم کے بعد ہو تو مفخم جیسے النَّاسِ ۔ قَالَ ۔

راء: یہ کبھی مفخم ہوتا ہے جیسے رُبَمَا کبھی مرقق ہوتا ہے۔ جیسے رِجَال " کبھی اسمیں تفخیم اور ترقیق دونوں جائز ہوتی ہیں۔ سورۃ الشعراء کے لفظ فِرْقٍ میں ہے۔

نقشہ

حروف تفخیم اور ترقیق کی مثالیں قرآنی آیات میں	حروف تفخیم و ترقیق	حکم	وجوہات تفخیم و ترقیق
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	(۱) لام لفظ الجلالۃ «اللّٰہ»	الترقیق	[illegible]
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١		التفخیم	[illegible]
قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝١		التفخیم	[illegible]
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ	(۲) الألف المدیۃ	التفخیم	[illegible]
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٧		الترقیق	[illegible]
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣	(۳) الراء	التفخیم	[illegible]
اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ		الترقیق	[illegible]
فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝٦٣		الترقیق والتفخیم	[illegible]

تنبیہ

راء کا تفصیلی بیان علیحدہ آگے بیان کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

﴿مشق﴾

س : مندرجہ ذیل آیات میں سے حروف تفخیم اور ترقیق کی نشاندہی کیجئے۔

قال اللہ تعالیٰ :

﴿ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ سورۃ المنافقون۔

﴿ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝٥ ﴾ سورۃ الإنسان

﴿ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴾	سورة البينة .
﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾	سورة البينة .

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نقشہ

وَلِلّٰهِ	لام الجلالۃ۔ اس کا حکم۔ « الترقیق » ہے کیونکہ اس سے پہلے زیر ہے۔
وَلِرَسُولِهِ	راء مفتوحہ ہے اس میں تفخیم ہو گی۔
الْأَبْرَارَ	راء مفخم کے بعد الف مدہ ہے۔ اس میں تفخیم ہو گی۔
كَانَ	کاف کے بعد الف مدہ ہے۔ اس میں بھی ترقیق ہو گی۔
مِنَ اللّٰهِ	لام الجلالۃ حکم میں مفخم ہے اسلئے کہ اس سے پہلے زبر ہے۔
يَتْلُوا اللّٰهُ	لام الجلالۃ اس کا حکم بھی تفخیم ہے اسلئے کہ اس سے پہلے پیش ہے۔

[۲] لام اسم الجلالہ اور وہ الف مدہ جو ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔

آگے آنے والی آیات میں نشاندہی کیجئے۔

قال [redacted] تعالیٰ :

﴿ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝٨ الَّذِي لَهُ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٩ ﴾ سورة البروج.

[۳] مندرجہ ذیل سورتوں میں سے الکوثر۔ النصر اور الفاتحہ میں سے لام اسم الجلالہ اور الف مدہ کے احکام بیان کیجئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

[۱] ان تین حروف کا ذکر کیجئے جن میں ترقیق اور تفخیم عملاً جائز ہے۔

[۲] حروف کی صفات لازمہ میں سے کونسی صفت کی طرف حروفِ ترقیق کی نسبت ہے؟ نیز حروفِ تفخیم کو کس صفت کے ساتھ منسوب کیا جائے گا؟

[۳] لام اسم الجلالہ میں ترقیق کب اور تفخیم کب ہوگی؟

[٤] الف مدہ کا حکم بیان کیجئے جو حرفِ مفخم یا حرفِ مرقق کے بعد واقع ہو۔

﴿راء کا بیان﴾

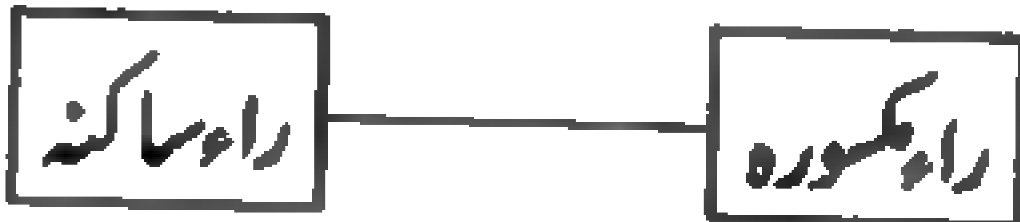
پُر اور باریک ہونے کے لحاظ اسکی تین اقسام ہیں۔

نمبر 1۔ راء کا باریک ہونا۔

نمبر 2۔ راء کا پُر ہونا۔

نمبر 3۔ راء کا باریک یا پُر دونوں طرح ہونا۔

﴿باریک ہونے کے لحاظ سے راء کی قسمیں﴾



راء مکسورہ ———— راء مکسورہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔

نمبر 1۔ راء مکسورہ جسکا کسرہ اصلی ہو اور وہ لفظ کے شروع، درمیان یا آخر میں آتی ہو۔ اس کے بعد حروف استعلاء کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

حکم۔: ایسی راء وصل اور وقف میں باریک پڑھی جائیگی۔

نمبر 2۔ وہ راء مکسورہ جسکا کسرہ عارضی ہو وہ لفظ کے آخر میں آتی ہو۔

حکم: یہ راء وصل میں باریک پڑھی جاتی ہے۔

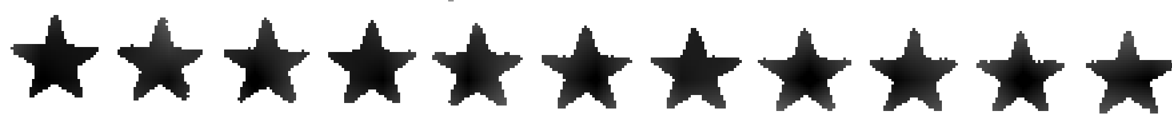
راء ساکنہ ـــــــــــ اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

نمبر 1۔ وہ راء ساکن جسکا سکون اصلی ہو اور ماقبل مکسور ہو۔ چاہے وہ لفظ کے درمیان یا آخر میں ہو لیکن لفظ کے درمیان والی راء کیلئے یہ شرط ہے کہ اسکے بعد حرف استعلاء نہ ہو۔

حکم۔ یہ راء وصل اور وقف میں باریک پڑھی جائیگی۔

نمبر 2۔ راء ساکن جسکا سکون عارضی ہو اور وہ لفظ کے آخر میں آتی ہو۔ اسمیں شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے زیر والا اور صفت استفال والا حرف آتا ہو یا اس سے پہلے ساکن (یاء) ہو۔

حکم: یہ راء وقف میں باریک پڑھی جائیگی۔



راء مرققہ کی ان قسموں کی مثالیں آگے نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اقسامِ کسرہ		1۔ راءِ مکسورہ کی مثالیں۔	احکام: وقفی عمل	احکام: وصلی عمل
اصلی	۱	رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ	ترقیق	ترقیق
	۲	فَكُلُوْهُ هَنِيْۤـًٔا مَّرِيْۤـًٔا		
	۳	[illegible]		
	۴	يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ		
	۵	اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ		
عارضی	۶	وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ		ترقیق
	۷	وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا		

اقسامِ سکون		2۔ راءِ ساکنہ کی مثالیں۔	احکام: وقفی عمل	احکام: وصلی عمل
اصلی	۱	فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ	ترقیق	ترقیق
	۲	رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ		
	۳	وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ		
عارضی	۴	فَالْتَقَى الْمَاۤءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ	ترقیق	
	۵	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ		
	۶	وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ		
	۷	وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ		

مشق

سوال نمبر 1۔ آگے آنے والی آیات میں سے راءِ مرققہ کی وضاحت کیجئے۔

قال اللہ تعالی :

[۱] ﴿ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝٣ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝٤ بَلْ
يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝٥ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝٦ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ
الْقَمَرُ ۝٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ ﴾

سورة القيامة

[۲] ﴿ وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣ ﴾

سورة العصر

[۳] کوشش کیجیے کہ سورۃ المزمل اور سورۃ المدثر میں سے باریک راء کو نکال کر بورڈ پر نقشہ کی صورت میں لکھیے۔

نیز مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

[۱] راء کی پہلی حالت کی قسمیں بتایئے اور اس کا حکم بیان کیجیے۔

[۲] بتایئے راء مکسورہ اور راء ساکنہ کن کن صورتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے؟

[۳] ہر ایک قسم کی ایک ایک مثال بیان کیجیے۔

قال اللہ تعالیٰ :

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمُدَّثِّرُ ① قُمْ فَأَنذِرْ ② وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ③ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ④
وَٱلرُّجْزَ فَٱهْجُرْ ⑤ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ⑥ وَلِرَبِّكَ فَٱصْبِرْ ⑦
فَإِذَا نُقِرَ فِى ٱلنَّاقُورِ ⑧ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ⑨ ﴾ سورۃ المدثر ۔

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

☆—— نقشہ ——☆

الْمُدَّثِّرُ	راء حرف ذ یعنی راء ساکن لفظ کے آخر میں ہے اور اس کا سکون عارضی اور اس سے پہلے زیر ہے۔ یہ باریک پڑھی جائے گی۔
فَأَنذِرْ فَكَبِّرْ فَطَهِّرْ تَسْتَكْثِرُ فَاصْبِرْ	راء حرف ذ یعنی راء لفظ کے آخر میں ساکن اور اس کا سکون اصلی ہے اور اس سے پہلے زیر ہے۔ یہ بھی باریک پڑھی جائیں گی۔
النَّاقُورِ فَذَٰلِكَ	راء مکسورہ کا کسرہ اصلی اور لفظ کے آخر میں ہے۔ یہ بھی باریک ہے۔
عَسِيرٌ	راء حرف ذ یعنی لفظ کے آخر میں ہے اور اس کا سکون عارضی اور اس سے پہلے یاء ہے۔ یہ بھی باریک پڑھی جائے گی۔

سوال نمبر 2۔ آگے آنے والی آیات میں سے راء مرققہ کو الگ کیجئے۔

﴿پُر ہونے کے لحاظ سے راء کی اقسام﴾

مفخم راء کی تین اقسام ہیں۔

الف۔ وہ راء زبر والی ہو۔

ب۔ وہ راء پیش والی ہو۔

ج۔ وہ راء ساکن ہو۔

تفصیل

﴿راء مفتوحہ﴾

راء مفتوحہ۔ جو لفظ کے شروع، درمیان یا آخر میں آتی ہو۔

حکم۔ وہ راء وقف اور وصل میں پُر ہوگی۔

﴿راء مضمومہ﴾

راء مضمومہ۔ جو لفظ کے شروع درمیان یا آخر میں ہو۔

حکم۔ وہ راء وقف اور وصل میں پُر ہوگی۔

راء ساکنہ

یہ دو قسم پر ہے۔

الف۔ جسکا سکون اصلی ہو۔

ب۔ جسکا سکون عارضی ہو۔

تفصیل

الف:۔ راء ساکن جسکا سکون اصلی ہواور اس سے پہلے زبر یا پیش یا زیر عارضی متصل یا منفصل ہو یا زیر اصلی منفصل ہو یا اس سے پہلے زیر اصلی ہو اور اسکے بعد اسی لفظ میں حرف استعلاء ہو۔

حکم: یہ راء وقف اور وصل میں پُر پڑھی جائیگی۔

ب: راء ساکنہ جسکا سکون عارضی ہو اور وہ لفظ کے آخر میں واقع ہو اور شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے زبر یا پیش یا حرف ساکن جس سے پہلے زبر یا پیش ہو۔

حکم: یہ راء وقف میں پُر پڑھی جائیگی۔

مثالیں آگے نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نمبر1. راء مفتوحہ کی مثالیں		احکام	
		وقف میں	وصل میں
١	رَبَّنَآ ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً	تفخیم	تفخیم
٢	وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنَّكَ تَرَى ٱلْأَرْضَ خَٰشِعَةً	تفخیم	تفخیم
٣	رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ	تفخیم	تفخیم

نمبر2. راء مضمومہ کی مثالیں		احکام	
		وقف میں	وصل میں
١	إِذَا رُجَّتِ ٱلْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾	تفخیم	تفخیم
٢	سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ ٱلثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾	تفخیم	تفخیم
٣	يَوْمَ نَحْشُرُ ٱلْمُتَّقِينَ إِلَى ٱلرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾	تفخیم	تفخیم

سکون کی اقسام		نمبر3۔ راء ساکنہ کی مثالیں	احکام	
			وقف میں	وصل میں
اصلی	١	وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾	تفخیم	تفخیم
	٢	إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ		

سکون کی اقسام		نمبر3۔(ب) راء ساکنہ کی مثالیں	احکام	
			وقف میں	وصل میں
اصلی	٣	ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ	تفخیم	تفخیم
	٤	إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ		
	٥	وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ		
	٦	إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾		
عارضی	١	كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾	تفخیم	—
	٢	حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾		
	٣	يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ		
	٤	وَالْعَصْرِ ﴿١﴾		
	٥	بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ		
	٦	فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿[illegible]﴾		

﴿مشق﴾

سوال نمبر 1۔ آگے آنے والی آیات میں سے راء مفخمہ کو واضح کیجئے۔

قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ :

[۱] ﴿ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ
التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ
عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا
وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا
آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ ﴾

سورة المؤمنون .

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نقشہ

أَمْرُنَا التَّنُّورُ غَيْرُهُ	راء پر پیش ہے۔ وقف اور وصل میں تفخیم ہوگی۔
وَفَارَ مُغْرَقُونَ رَبِّ مُبَارَكًا رَسُولًا	راء پر زبر ہے۔ وقف اور وصل میں تفخیم ہوگی۔
قَرْنًا فَأَرْسَلْنَا	راء ساکن کا سکون اصلی اور اس سے پہلے زبر ہے۔ وقف اور وصل میں تفخیم ہوگی۔

﴿راء کی تیسری حالت﴾

(باریک یا پُر ہونا)

اور اسکی تین اقسام ہیں۔

الف:۔ وصل میں تفخیم اور وقف میں ترقیق اور تفخیم دونوں کا جائز ہونا۔

ب:۔ وصل میں ترقیق اور وقف میں ترقیق اور تفخیم دونوں کا جائز ہونا۔

ج:۔ وصل اور وقف دونوں میں ترقیق اور تفخیم دونوں کا جائز ہونا۔

﴿مندرجہ بالا تینوں اقسام کی تفاصیل اور مثالیں﴾

الف:۔ پہلی قسم: فِرْقٍ مصر. سورۃ یونس۔ سورۃ یوسف۔ اور سورۃ زخرف میں ہے۔

حکم: یہ راء بوجہ مفتوحہ ہونے کے وصل میں بھی پُر پڑھی جاتی ہے۔

ب:۔ دوسری قسم: مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے۔

۱۔فَاَسْرِ:۔ سورۃ ھود۔ الحجر۔ الدخان

۲۔اَنْ اَسْرِ:۔ سورۃ طٰہٰ۔ الشعراء

۳۔اَلْقِطْرِ:۔ سورۃ النساء

۴۔وَنُذُرِ۔ سوۃ القمر میں چھ مقامات میں ہے۔

۵۔ یَسْرِ۔ :سورۃ الفجر

حکم:۔ ان تمام الفاظ میں وصل کی صورت میں راء مکسور ہونے کی وجہ سے باریک پڑھی جائیگی۔

ج۔ تیسری قسم:۔ اور یہ لفظ فِرْقٍ سورۃ الشعراء میں ہے۔ وصل اور وقف دونوں میں ترقیق اور تفخیم جائز ہیں۔

مندرجہ بالا راء کی تینوں قسموں کی مثالیں آگے نقشہ میں واضح ہیں۔

نقشہ

حکم				
وقف میں	وصل میں	الف راء کی مثالیں جن میں وقف کی حالت میں تفخیم بہتر ہے۔		سکون کی قسمیں
تفخیم، ترقیق	ترقیق	أَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ	١	فارمن
		وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ	٢	
		وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ	٣	
		أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ	٤	

حکم				
وقف میں	وصل میں	ب۔ راء کی مثالیں جن میں وقف کی حالت میں ترقیق بہتر ہے۔		سکون کی قسمیں
تفخیم، ترقیق	ترقیق	فَأَسْرِ	١	فارمن
		وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ	٢	
		وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ	٣	
		فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾	٤	
		وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾	٥	

ج۔ ترقیق اور تفخیم وصل اور وقف میں
فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾

﴿مشق﴾

سوال نمبر 1۔ آگے آنے والی آیات میں سے اُن راء کا بیان کیجئے جن میں ترقیق اور تفخیم دونوں جائز ہیں۔

قال الله تعالیٰ :

[۱] ﴿ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ
اللَّهُ آمِنِينَ ﴾ سورة یوسف .

[۲] ﴿ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا
لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ﴾ سورة طه .

[۳] ﴿ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴾ سورة الدخان .

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نقشہ

مِصْرَ	یہاں حالت وقف میں راء ساکن، ماقبل بھی ساکن، ماقبل کسرہ ہے لیکن راء سے پہلے حروف مستعلیہ کی وجہ سے تفخیم ہے۔ یہاں وصل میں بھی تفخیم ہوگی۔
أَنْ أَسْرِ	یہاں حالت وقف میں راء ساکن، ماقبل بھی ساکن، ماقبل زیر ہے۔ یہاں تفخیم ہے لیکن اگر وصل کریں گے تو ترقیق ہوگی۔
فَأَسْرِ	یہاں حالت وقف میں راء ساکن، ماقبل بھی ساکن، ماقبل زیر ہے۔ یہاں تفخیم ہوگی لیکن اگر وصل کریں گے تو ترقیق ہوگی۔

سوال نمبر 2۔ کوشش کیجئے کہ مندرجہ بالا تین الفاظ کے علاوہ دوسری سورتوں میں سے بھی مثالیں نکالئے۔ اور بورڈ پر نقل کیجئے۔

سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

ا۔ اس راء کی قسمیں بیان کیجئے جس میں تفخیم اور ترقیق دونوں جائز ہیں۔

ب۔ قرآن شریف میں پہلی قسم کی مثالیں کہاں کہاں ہیں؟ اور انکی راء کا کیا حکم ہے۔

ج۔ دوسری قسم کے کتنے الفاظ ہیں۔ ذکر کیجئے اور ان کی راء کا حکم بیان کیجئے۔

د۔ تیسری قسم میں جو لفظ موجود ہے اسکی وضاحت کیجئے۔ نیز اس راء کا حکم بیان کیجئے۔

لام کا بیان

لام اسم الجلالہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اسمیں تفخیم ہوگی یعنی پر پڑھی جائیگی۔ اور لام اسم الجلالہ سے پہلے زیر کی حالت میں یہ لام باریک پڑھی جائیگی۔

لام ساکن کی پانچ اقسام

نمبر ا۔ لام اسم۔ جو حروف اصلیہ کا جز ہوتا ہے۔

جیسے اَلْسِنَتِکُمْ۔ اَلْوَانِکُمْ۔ زِلْزَالَ۔ سُلْطَاناً

حکم۔ اس لام میں اظہار ہوگا۔

نمبر ۲۔ وہ لام زائدہ جو کسی اسم پر داخل ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں۔

الف۔ وہ لام زائدہ جو اس لفظ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور نہ اسکو ہٹایا جاسکتا ہے۔ جیسے۔ اَلَّذِیْ۔ اَلَّذَانِ۔ اَلَّتِیْ۔

حکم۔ اسمیں ادغام ہوگا۔

مثال [illegible] مثال :

[۱] ﴿فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ
اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾﴾ سورة يوسف .

[۲] ﴿وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا
لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ ﴿٧٧﴾﴾ سورة طه .

[[illegible]] ﴿فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾﴾ سورة الدخان .

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نقشہ

مِصْرَ	یہاں حالت وقف میں راء ساکن، ماقبل بھی ساکن، ماقبل کسرہ ہے لیکن راء سے پہلے حروف مستعلیہ کی وجہ سے تفخیم ہے۔ یہاں وصل میں بھی تفخیم ہوگی۔
أَنْ أَسْرِ	یہاں حالت وقف میں راء ساکن، ماقبل بھی ساکن، ماقبل زبر ہے۔ یہاں تفخیم ہے لیکن اگر وصل کریں گے تو ترقیق ہوگی۔
فَأَسْرِ	یہاں حالت وقف میں راء ساکن، ماقبل بھی ساکن، ماقبل زبر ہے۔ یہاں تفخیم ہوگی لیکن اگر وصل کریں گے تو ترقیق ہوگی۔

سوال نمبر 2۔ کوشش کیجئے کہ مندرجہ بالا تین الفاظ کے علاوہ دوسری سورتوں میں سے بھی مثالیں نکالئے۔ اور بورڈ پر نقل کیجئے۔

سوال نمبر 3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

ا۔ اس راء کی قسمیں بیان کیجئے جس میں تفخیم اور ترقیق دونوں جائز ہیں۔

ب۔ قرآن شریف میں پہلی قسم کی مثالیں کہاں کہاں ہیں؟ اور ان کی راء کا کیا حکم ہے۔

ج۔ دوسری قسم کے کتنے الفاظ ہیں۔ ذکر کیجئے اور ان کی راء کا حکم بیان کیجئے۔

د۔ تیسری قسم میں جو لفظ موجود ہے اس کی وضاحت کیجئے۔ نیز اس راء کا حکم بیان کیجئے۔

لام کا بیان

لام اسم الجلالہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اسمیں تفخیم ہوگی یعنی پُر پڑھی جائیگی۔ اور لام اسم الجلالہ سے پہلے زیر کی حالت میں یہ لام باریک پڑھی جائیگی۔

لام ساکن کی پانچ اقسام

نمبر ۱۔ لام اسم۔ جو حروف اصلیہ کا جز ہوتا ہے۔

جیسے اَلْسِنَتِكُمْ۔ اَلْوَانِكُمْ۔ زِلْزَالَ۔ سُلْطَاناً

حکم۔۔ اس لام میں اظہار ہوگا۔

نمبر ۲۔ وہ لام زائدہ جو کسی اسم پر داخل ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں۔

الف۔ وہ لام زائدہ جو اس لفظ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور نہ اسکو ہٹایا جا سکتا ہے۔ جیسے۔ اَلَّذِیْ۔ اَلَّذَانِ۔ اَلَّتِیْ۔

حکم۔ اسمیں ادغام ہوگا۔

ب۔ لام زائدہ غیر لازمہ۔ یہ وہ ہے جس کو لام تعریف یا لام ال کہتے ہیں۔ اور یہ دو قسم پر ہے۔



لام شمسی: ـ ہے جس پر وہ داخل ہوتا ہے اُس لفظ میں اسکا ادغام ہو جاتا ہے۔

جیسے۔ اَلرَّحْمٰنُ ۔ اَلرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُ ۔ اَلَّیْلِ

جن حروف پر لام شمسی داخل ہوتا ہے۔ وہ چودہ حروف ہیں۔
جو اس شعر کے پہلے ہر لفظ کے شروع میں مذکور ہیں۔

وطِبْ ثُمَّ صِلْ رَحِمًا تَفُزْ ذَا نِعَمْ
دَعْ سُوْءَ ظَنٍّ ذُدْ شَرِیْفًا لِلْکَرَمْ

ترجمہ: ——

خوش اخلاق ہو جاؤ۔ قرابت داروں سے اچھا سلوک کرو۔ تم کامیاب رہو گے۔ خوبیوں والوں سے ملتے رہو۔ بدگمانی چھوڑ دو اور شریفوں سے ان کی شرافت کی وجہ سے ملتے رہو۔

لام قمری: چودہ حروف سے پہلے اسکا اظہار ہوتا ہے۔ جو اس لفظ کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں۔

اِبْغِ حَجَّکَ وَ خَفْ عَقِيْمَهٗ

ترجمہ: اپنے مقصد کی تلاش میں رہو اور ناکامی سے بچتے رہو۔

مثالیں

اَلْاَمْرَ۔ اَلْبِرُّ۔ اَلْحَجُّ۔ اَلْقَمَرُ

نمبر ۳۔ لام فعل: اس لام کے بعد لام یا راء آجائے تو اسکا اگلے حرف میں ادغام ہوتا ہے۔ جیسے

قُلْ رَّبِّ۔ قُلْ لَّهُمْ

اور انکے علاوہ باقی حروف میں لام کا اظہار ہوگا۔ جیسے

قُلْ نَعَمْ۔ يَلْتَقِطْهُ۔ اَنْزَلْنَا

نمبر ۴۔ لام امر ساکن: جو فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔

حکم:۔ اس میں اظہار ہوگا۔ جیسے

فَلْيُصَلُّوْا۔ فَلْتَقِمْ۔ وَلْيَسْتَعْفِفْ۔ ثُمَّ لْيَقْطَعْ

نمبر۴۔ لام امر ساکن: جو فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔

حکم۔: اس میں اظہار ہوگا۔

مثالیں

فَلْيُصَلُّوْا ۔ فَلْتَقِمْ ۔ وَالْيَسْتَعْفِفْ ۔ ثُمَّ الْيَقْطَعْ ۔ فَلْيَنْظُرْ

نمبر۵۔ لام حرف: اسکے دو الفاظ ہیں اور وہ ہیں۔

لام ھَلْ —— اور —— لام بَلْ

لام ھَلْ: جب اسکے بعد لام واقع ہو تو اسکا ادغام ہوتا ہے۔ جیسے۔

فَقُلْ ھَلْ لَّکَ اِلٰٓی اَنْ تَزَکّٰی

لام بَلْ: جب اسکے بعد لام یا راء واقع ہو تو اسکا ادغام ہوتا ہے۔ جیسے۔

کَلَّا بَلْ لَّا تُکْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ۔ بَلْ رَّبُّکُمْ (الانبیاء)

اسکے علاوہ لام حرف کا ہر جگہ اظہار ہوتا ہے۔ جیسے۔

ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ۔ بَلْ تَاْتِیْھِمْ

حکم: لام اسم الجلالہ کے علاوہ مذکورہ لام کی تمام اقسام میں ترقیق ہوگی۔ جیسے

کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ۔

﴿مشق﴾

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

سوالنمبر 1۔ادغام اور اظہار کے لحاظ سے لام ال کا حکم مثال کے ساتھ بیان کیجئے۔

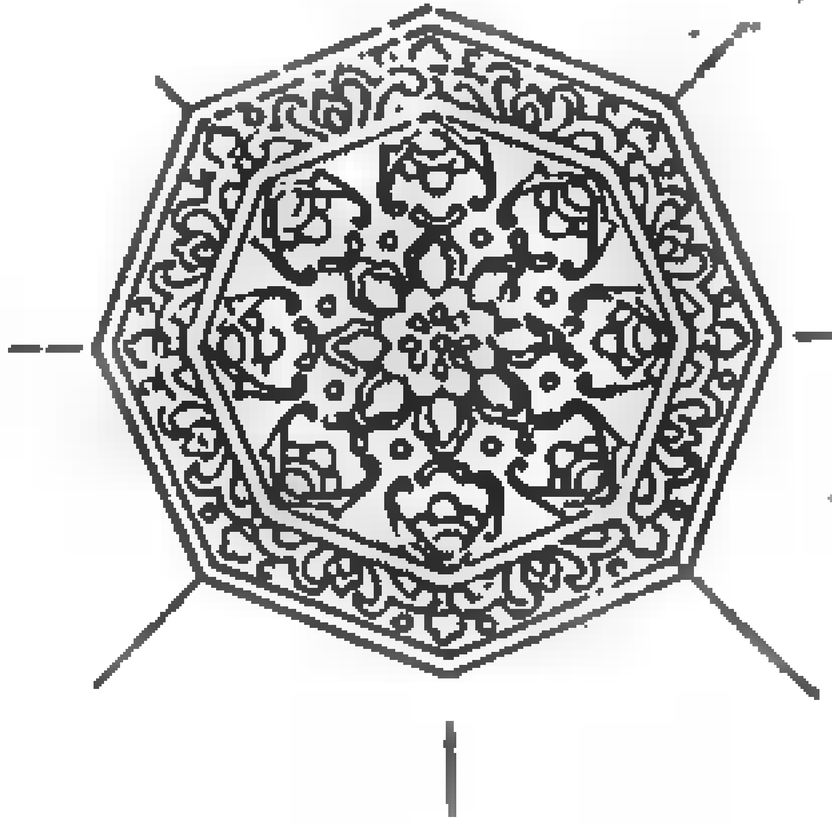
سوالنمبر 2۔اظہار اور ادغام کے لحاظ سے لام اسم اور لام فعل کا حکم بیان کیجئے اور انکی مثالیں دیجئے۔

سوالنمبر 3۔نیز بتائیے کہ لام حرف میں سے کس کا ادغام ہوتا ہے اور کس کا ادغام نہیں ہوتا۔

سوالنمبر 4۔مندرجہ ذیل حرف لام کی تمام قسموں میں بتائیے کہ کونسی پُر اور کونسی باریک پڑھی جاتی ہے۔

لام اسم۔ لام امر۔ لام ال۔ لام فعل۔ لام حرف اور لام اسم الجلالہ ماقبل مفتوح یا مضموم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



ساتویں منزل

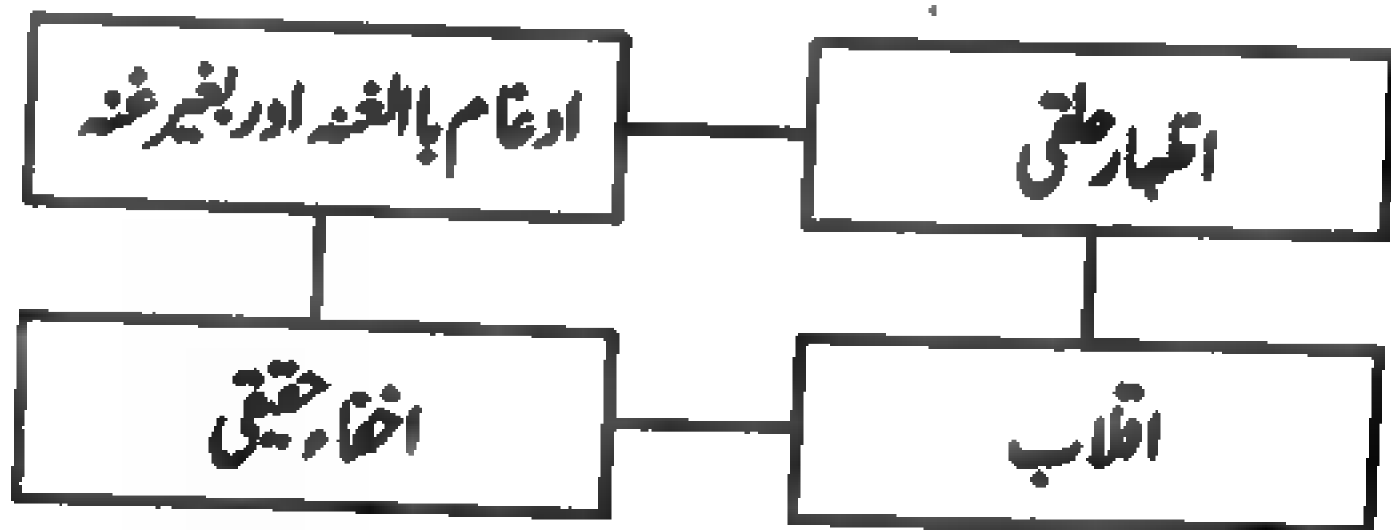
نون ساکن اور نون تنوین کا بیان

﴿نون ساکن اور نون تنوین کا بیان﴾

نون ساکن: وہ ہے جس میں حرکت نہیں ہوتی اور وہ زبان کے کنارے سے ادا ہوتی ہے۔

نون تنوین: یہ نون زائدہ ساکن ہی ہوتی ہے جو اسم کے آخر میں پڑھنے اور بولنے میں آتی ہے اور لکھنے میں نہیں آتی اور اسکی پہچان دو زبر دو زیر اور دو پیش " سے ہوتی ہے۔

نون ساکن اور تنوین بولنے اور پڑھنے میں نون ساکن ہی ہیں۔ اس وجہ سے انکے احکام بھی ایک ہی ہیں اور وہ چار احکام ہیں۔



تفصیل اگلے صفحات پر ملاحظہ کیجئے۔

اظہار حلقی: نون ساکن کا پڑھنے اور بولنے میں واضح طور پر اظہار ہوتا ہے ۔اسی طرح تنوین کا بھی۔ جبکہ ان کے بعد چھ حروف اظہار (حروفِ حلقی) ء۔ ہ۔ ع۔ ح۔ غ۔ خ۔ میں سے کوئی حرف آجائے تو نون ساکن اور تنوین میں اظہار ہوگا لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ نون ساکن اور حروف حلقیہ کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو بلکہ یہ متصل ہوں اور اسکا خیال رکھا جائے کہ حروف حلقیہ میں ادائیگی کے وقت غنہ کی امیزش نہ ہو۔ یعنی حروف حلقیہ ٹھیک اپنے مخرج سے ادا ہوں۔

مثالیں آگے نقشے میں ملاحظہ کیجئے۔

نون ساکن حروف اظہار کے ساتھ		تنوین	حرفِ مظہر	حروفِ اظہار
ایک کلمہ میں	دو کلموں میں			
يَنْأَوْنَ	مَنْ آمَنَ	كُلٌّ آمَنَ	نْ	ا
أَنْهَارُ	مَنْ هَاجَرَ	جُرُفٍ هَارٍ		ه
أَنْعَمْتَ	مِنْ عِلْمٍ	سَمِيعٌ عَلِيمٌ	ـً	ع
وَانْحَرْ	فَإِنْ حَاجُّوكَ	عَلِيمًا حَكِيمًا	ـٍ	ح
فَسَيُنْغِضُونَ	مِنْ غِلٍّ	رَبٌّ غَفُورٌ		غ
وَالْمُنْخَنِقَةُ	مِنْ خَلَاقٍ	عَلِيمٌ خَبِيرٌ	ـٌ	خ

نوٹ: نون ساکن اور تنوین کو اس حالت میں حرف مظہر کہا جائے گا اور حروف حلقیہ کو حروف اظہار کہا جائے گا۔

مشق

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں حالت اظہار میں نون ساکن اور تنوین کی مثالیں بیان کیجئے۔

قال اللہ تعالیٰ :

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي
إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ
حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ
أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ
حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾

سورۃ المجادلۃ

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

قَوِيٌّ عَزِيزٌ	یہاں تنوین میں اظہار ہوگا۔ اس لئے کہ تنوین کے بعد عین ہے جو حروف حلقی میں سے ہے۔
مَنْ حَادَّ	یہاں نون ساکن میں اظہار ہوگا اس لئے اس کے بعد حاء ہے جو حروف حلقی میں سے ہے۔
مِنْهُ الْأَنْهَارُ عَنْهُمْ عَنْهُ	یہاں نون ساکن کی مثالوں میں اظہار ہوگا کہ ان کے بعد ھاء ہے جو حروف حلقی میں سے ہے۔

سوال نمبر [illegible]۔ سورہ مزمل میں سے نون ساکن اور تنوین کے اظہار کی مثالیں دیجئے اور انکا نقشہ بنائیے۔

سوال نمبر 3۔ سورۃ التغابن سے اظہار کی مثالیں نکالئے اور اسے بورڈ پر لکھئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

الف۔ حرف مظہر کیساتھ حروف حلقیہ میں سے تین حروف کو بیان کیجئے۔

ب۔ نون ساکن اور تنوین میں اظہار کی تکمیل کیسے ہوتی ہے؟

ج۔ نون ساکن اور تنوین میں فرق بیان کیجئے۔

د۔ حالت اظہار میں نون ساکن کی دو مثالیں اور نون تنوین کی تین مثالیں دیجئے۔

ادغام

نون ساکن اور تنوین کا ادغام چھ حروف میں ہوگا۔ جن کا مجموعہ (یرملون) ہے یعنی نون ساکن اور تنوین حروف (یرملون) میں اس طرح مل جاتے ہیں کہ دونوں مشدد ہوکر ایک ہی ہوجاتے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کا ادغام ان چار حروف میں جنکا مجموعہ (ینمو) ہے۔ ادغام غنہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسکو ادغام ناقص کہتے ہیں۔ کیونکہ غنہ ہونے کی وجہ سے تشدید مکمل نہیں ہوتی۔

نون ساکن اور تنوین کا ادغام باقی دو حروف راء اور لام میں بغیر غنہ کے ہوتا ہے جسے ادغام کامل کہتے ہیں۔ کیونکہ اسمیں تشدید کا عمل مکمل ہوتا ہے اور نون ساکن کے ادغام میں شرط یہ ہے کہ نون ساکن لفظ کے آخر میں ہو اور حروف (یرملون) اگلے حرف کے شروع میں ہو۔

مثالیں اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔

مثالیں

نون ساکن اور حروف ادغام دو کلموں میں	تنوین	مدغم	مدغم فیہ (یرملون)	اقسام ادغام	کیفیت ادغام
مَنْ يَشَاءُ	يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ	ن	ي	[۱] ادغام بغنہ	ادغام ناقص
مِنْ نَفْسٍ	حِطَّةٌ نَغْفِرْ	ـ	ن		
مِنْ مَالٍ	مَثَلًا مَا		م		
مِنْ وَالٍ ،	يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ	ـ	و		
مِنْ رَبِّهِمْ	غَفُورٌ رَحِيمٌ	ـ	ر	[۲] ادغام بلا غنہ	ادغام کامل
مِنْ لَدُنْهُ	هُدًى لِلْمُتَّقِينَ		ل		

مشق

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں نون ساکن اور تنوین کی حالت اظہار کی مثالیں بیان کیجئے۔

قال اللہ تعالی

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ
لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ
بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾ ﴾

سورة القلم ،

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

نِعْمَةٌ مِن	نون تنوین کے بعد میم ہے جو حروف یرملون میں سے ہے۔ یہاں ادغام کا حکم ہے۔ جو غنہ کے ساتھ ہوگا۔
مِنْ رَّبِّه	نون ساکن کے بعد راء ہے جو حروف یرملون میں سے ہے۔ یہاں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا۔
وَاِنْ يَّكَاد	نون ساکن کے بعد یاء ہے جو حروف یرملون میں سے ہے۔ یہاں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا۔
ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْن	نون تنوین کے بعد لام ہے جو حروف یرملون میں سے ہے۔ یہاں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا۔

سوال نمبر 2۔ سورۃ المرسلات میں سے نون ساکن اور تنوین کے اظہار کی مثالیں نکالیے۔

سوال نمبر 3۔ ذرا چارہ جوئی کیجئے اور سورۃ الانسان (دھر) میں سے نون ساکن اور تنوین کے ادغام کی مثالیں نکالیے اور انکو بورڈ پر لکھیے۔

سوال نمبر [illegible]۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

الف۔ حروف ادغام کا ذکر کیجئے اور حروف ادغام بالغنہ کو الگ بیان کیجئے۔

ب۔ حالت ادغام میں نون ساکن کی شرط واضح کیجئے۔

ج۔ ادغام کامل اور ادغام ناقص کا فرق واضح کیجئے۔

د۔ ادغام بالغنہ کی دو اور ادغام بغیر غنہ کی چار مثالیں بیان کیجئے

﴿اقلاب﴾

نون ساکن اور تنوین کے بعد جب حرف (باء) واقع ہو تو وہ نون میم سے بدل جاتی ہے۔ اور (باء) کو حرف اقلاب کہتے ہیں اور وہ میم جو نون ساکن اور تنوین کی جگہ آتا ہے اسمیں اخفاء ہوتا ہے یعنی وہ غنہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور میم کے اخفاء کے یہ معنی نہیں کہ وہ بالکل ختم ہو جاتی ہے بلکہ غنہ کے وجود کی وجہ سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

مثالیں نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

نون ساکن حرف اقلاب کے ساتھ		تنوین	از قسم	تبدیل شدہ میم	حرف اقلاب
ایک کلمہ میں	دو کلموں میں				
انبئهم	ان بورك	سميع بصير	نْ ً	م	ب
لينبذن	من بعد	زوج بهيج	ٍ ٌ		

مشق

سوال نمبر 1۔ آگے آنے والی آیات میں سے نون ساکن اور تنوین کی حالت اقلاب کو بیان کیجئے۔

قال اللہ تعالیٰ :

﴿ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾
مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ ﴾

سورة الروم

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

مِنۢ بَعْدِ	نون ساکن کے بعد باء ہے جو حرف اقلاب ہے۔ نون کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔
كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا	تنوین کے بعد باء ہے جو حرف اقلاب ہے۔ تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

سوال نمبر 2۔ سورۃ الحاقہ میں سے نون ساکن اور تنوین کی حالت اقلاب کی مثالیں نکالئے۔

سوال نمبر 3۔ کوشش کیجئے سورۃ القلم میں سے حالت اقلاب کی مثالیں نکالئے اور بورڈ پر درج کیجئے۔

سوال نمبر 4۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

الف۔ حرف اقلاب کا ذکر کیجئے۔ ب۔ اقلاب کی دو مثالیں بیان کیجئے۔

ج ۔ حالت اقلاب میں لفظ بتائیے جو نون ساکن اور تنوین کی جگہ لیتا ہے۔

اخفاء حقیقی

نون ساکن اور تنوین میں اخفاء ہوتا ہے اور یہ اخفاء نون ساکن اور تنوین کی بجائے نون کی جگہ غنہ کو ادا کیا جاتا ہے۔ نون ساکن اور تنوین میں یہ اخفاء ان پندرہ حروف کے نون ساکن اور تنوین کے بعد آنے پر ہوتا ہے۔ جو ذیل کے الفاظ کے شروع میں آتے ہیں۔

صِفْ ذَا ثَنَا، كَمْ جَادَ شَخْصٌ". قَدْ سَمَا

دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِىْ تُقًى ضَعْ ظَالِمًا

ترجمہ: قابل تعریف کی تعریف کر۔ وہی شخص کمال حاصل کرتا ہے جو بلندی پر پہنچتا ہے۔ ہمیشہ پاک صاف رہو۔ تقوے میں آگے بڑھ اور ظالم کو دبا۔

حروف اخفاء سے پہلے نون ساکن اور تنوین کا اخفاء، اخفاء حقیقی کہلاتا ہے۔

نوٹ: نون ساکن کو مخفی اور پندرہ حروف کو حرف اخفاء کہتے ہیں۔

مثالیں آگے نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

حروفِ اخفاء	حرفِ تحتی	تنوین	نون ساکن حروفِ اخفاء کے ساتھ	
			دو کلموں میں	ایک کلمہ میں
ص		رِیحًا صَرْصَرًا	مِنْ صَلْصَالٍ	یَنْصُرْکُمْ
ذ	ن	سِرَاعًا ذٰلِکَ	مَنْ ذَا الَّذِی	یُنْذِرُ
ث	ـً	أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً	لِمَنْ ثَقُلَتْ	مَنْثُورًا
ک		رِزْقٌ کَرِیمٌ	مَنْ کَانَ	مِنْکُمْ
ج		فَصَبْرٌ جَمِیلٌ	مَنْ جَاءَ	أَنْجَیْنَا
ش	ـٍ	غَفُورٌ شَکُورٌ	لِمَنْ شَهِدَ	یُنْشِئُ
ق		ثَمَنًا قَلِیلًا	مِنْ قَبْلُ	یَنْقَلِبُ
س	ـً	عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ	مِنْ سُوءٍ	یَنْسَاهُ
د	ن	قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ	مِنْ دَابَّةٍ	أَنْدَادًا
ط		حَلَالًا طَیِّبًا	مِنْ طَیِّبَاتِ	یَنْطِقُونَ
ز	ـً	نَفْسًا زَکِیَّةً	مِنْ زَوَالٍ	تَنْزِیلُ
ف		عَالِیًا فِیهَا	وَإِنْ فَاتَکُمْ	الْأَنْفَالِ
ت	ـٍ	جَنَّاتٍ تَجْرِی	وَمَنْ تَابَ	أَنْتَ
ض		مَسْجِدًا ضِرَارًا	مِنْ ضَعْفٍ	مَنْضُودٍ
ظ	ـٌ	ظِلًّا ظَلِیلًا	مِنْ ظَهِیرٍ	انْظُرْ

﴿مشق﴾

سوال نمبر 1۔ آگے آنے والی آیات میں سے نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کی مثالیں بیان کیجئے۔

آیات اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔

قال اللہ تعالی : ﴿ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا
﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ
خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا
طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا
نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ ﴾

سورۃ الإنسان

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

مَّنثُورًا	نون ساکن کے بعد ثاء جو حرف اخفاء ہے اس کی وجہ سے اخفائے حقیقی ہوگا۔
مُلْكًا كَبِيرًا	تنوین کے بعد کاف جو حرف اخفاء ہے واقع ہونے کی وجہ سے اخفائے حقیقی ہوگا۔
سُندُسٍ خُضْرٌ	نون کے بعد دال حرف اخفاء کے آنے کی وجہ سے اخفائے حقیقی ہوگا۔
مِن فِضَّةٍ	نون کے بعد فاء حرف اخفاء آنے کی وجہ سے اخفائے حقیقی ہوگا۔
شَرَابًا طَهُورًا	تنوین کے بعد حرف اخفاء طاء کے آنے کی وجہ سے اخفائے حقیقی ہوگا۔
تَنزِيلًا	نون کے بعد حرف اخفاء زاء واقع ہوا ہے اس کی وجہ سے اخفائے حقیقی ہوگا۔

سوال نمبر2: سورۃ نور میں سے نون ساکن اور تنوین کے اخفاء حقیقی کی مثالیں نکالئے۔

سوال نمبر3: سورۃ المنافقون میں سے نون ساکن اور تنوین کے اخفاء حقیقی کی مثالیں نکالیے۔ اور بورڈ پر درج کیجئے۔

—— مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے ——

الف۔ حروف اخفاء کی تعداد کیا ہے؟ ان میں سے چھ حروف کا ذکر کیجئے۔

ب۔ نون ساکن اور تنوین میں اخفاء کب ہوتا ہے؟

ج۔ نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کی تکمیل کیسے ہوتی ہے؟

د۔ اس صفت کو بیان کیجئے جو حالت اخفاء میں نون ساکن اور تنوین کی جگہ لیتی ہے۔

ہ۔ اخفاء حقیقی کو اخفاء حقیقی کیوں کہا جاتا ہے؟

د۔ نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کی چار مثالیں دیجئے۔

نوٹ: نون ساکن اور تنوین کے احوال اور میم ساکن کے احوال آپ درسِ قراءت کی جلد نمبر 1 میں بھی پڑھ چکے ہیں۔ یہاں ان کو آپ کی یاد دہانی کے لئے دوبارہ درج کیا گیا ہے۔

میم ساکن کا بیان

میم ساکن وہ ہے جس پر کوئی حرکت نہیں ہوتی اور میم ساکن کے بعد حروف تہجی (۲۹) میں سے سوائے الف کے اور کوئی حرف آجائے تو اس کے تین احوال ہیں۔

نمبر ا۔ اخفاء شفوی نمبر ۲۔ ادغام صغیر مثلین نمبر ۳۔ اظہار شفوی

تفصیل

اخفاء شفوی: حروف اخفاء یعنی باء سے پہلے میم ساکن میں اخفاء ہوتا ہے اور میم ساکن کا یہ اخفاء اس کا خاتمہ نہیں بلکہ بولنے اور پڑھنے میں غنہ کی وجہ سے اسمیں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ میم کے اخفاء کیلئے دو لفظوں کا ہونا شرط ہے۔

مثالیں آگے آیات میں ملاحظہ کیجئے

میم ساکن حرف اخفاء کے ساتھ دو کلموں میں	آخری م	حرف اخفاء
وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٠١﴾ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ ﴿١١﴾	م	ب

﴿مشق﴾

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے میم ساکن کے اخفاء شفوی کی مثالیں بیان کیجئے۔

قال اللہ تعالی :

﴿ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا [illegible] ﴾

﴿ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ ﴾

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا	میم ساکن کے بعد باء متحرک ہے جو حرف اخفاء ہے۔ یہاں اخفاء شفوی ہوگا۔
عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ	میم ساکن کے بعد باء متحرک ہے جو حرف اخفاء ہے۔ یہاں اخفاء شفوی ہوگا۔

سوال نمبر 2۔ سورۃ الغاشیہ اور الشمس میں سے میم ساکن کے اخفاء شفوی کی مثالیں نکالیے۔

سوال نمبر 3۔ سورۃ الملک میں سے میم ساکن کے اخفاء شفوی کی مثالیں حاصل کیجئے اور بورڈ پر درج کیجئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

الف۔ حروف اخفاء اور حروف تخفی کا ذکر کیجئے۔

ب۔ باء سے پہلے میم ساکن کے اخفاء کی تکمیل کیسے ہوتی ہے؟

ج۔ میم ساکن کے اخفاء کی دو مثالیں دیجئے۔

ادغام صغیر مثلین

میم ساکن کا ادغام میم متحرک میں غنہ کیساتھ ہوتا ہے۔ اسکو ادغام مثلین صغیر کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ

جہاں دو حروف ایک جیسے ہوں ان کو مثلین کہتے ہیں اور صغیر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب مدغم ساکن ہو اور مدغم فیہ متحرک ہو تو اس کو ادغام صغیر اور جب مُدغم اور مُدغم فیہ دونوں متحرک ہوں تو ادغام کبیر کہتے ہیں۔

ادغام کی شرط

ادغام کیلئے پہلے حرف کا ساکن اور دوسرے کا متحرک ہونا نیز ان کا دو لفظوں میں ہونا ضروری ہے۔

میم ساکن مُدغم اور دوسری میم متحرک جو مُدغم فیہ ہے دو کلموں میں	المُدغم	حرف مدغم فیہ
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ	مْ	م

مشق

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے میم ساکن کے ادغام کی مثالیں نکالئے۔ جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

قال [redacted] تعالی :

﴿ أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٢٠﴾ ﴾ ﴿ وَأَسْقَيْنَٰكُم مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ ﴾

نخلقکُم مِّن	میم ساکن کے بعد میم متحرک ہے۔ یہاں ادغام صغیر ہوگا۔
اسقینٰکُم مّآءً	میم ساکن کے بعد میم متحرک ہے۔ یہاں ادغام صغیر ہوگا۔

سوال نمبر 2۔ سورۃ المطففین میں سے میم ساکن کے ادغام مثلین کی مثالیں نکالئے۔

سوال نمبر 3۔ سورۃ القدر میں سے ادغام صغیر کی مثالیں نکال کر بورڈ پر لکھیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

الف۔ حروف مدغم اور حروف ادغام یعنی مُدغم فیہ کا ذکر کیجئے۔

ب۔ میم کا میم میں ادغام کیسے مکمل ہوتا ہے؟ اور یہ بھی بتائیے کہ اسکو ادغام صغیر کیوں کہتے ہیں؟ ج۔ میم ساکن کے ادغام کی دو مثالیں دیجئے۔

اظہار شفوی

میم ساکن کے بعد الف ، باء اور میم کے علاوہ باقی حروف میں سے کسی حرف کے آنے سے نون ساکن اور تنوین کی ادائیگی بغیر غنہ کے نمایاں اظہار سے ہوگی۔

حروف اظہار۔۔۔۔۔۔۔۔26۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

یاد رہے اس میم کا اظہار اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے جب ان کے بعد ۔۔۔۔واوَ۔۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ فاء۔۔۔۔ واقع ہوں۔ بوجہ۔۔واوَ۔۔متحد المخرج اور۔۔ فاء۔۔قریب المخرج ہونے کے۔

نوٹ: میم ساکن کے اظہار میں دو لفظوں کی کوئی شرط نہیں۔

مثالیں آگے نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نقشہ

حروفِ اظہار	حرفِ مظہر	میم ساکن حروفِ اظہار کے ساتھ ایک لفظ میں اور دو لفظوں میں
ا	م	عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ
ت		أَمْتًا
ث		أَمْثَالُكُمْ
ج		وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا
ح		يَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ
خ		أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
د		وَأَمْدَدْنٰهُمْ
ذ		[illegible]
ر		رَبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
ز		أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهِ إِيْمَانًا
س		[illegible]
ش		أَمْشَاجٍ
ص		وَهُمْ صَاغِرُوْنَ

حروفِ اظہار	حرفِ مظہر	میم ساکن حروفِ اظہار کے ساتھ ایک لفظ میں اور دو لفظوں میں
ض	م	وَامْضُوْا
ط		مَسَّهُمْ طَائِفٌ
ظ		هُمْ ظَالِمُوْنَ
ع		[illegible]
غ		فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ
[illegible]		وَهُمْ فَرِحُوْنَ
ق		بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُوْنَ
ك		مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ
ل		وَأُمْلِيْ لَهُمْ
ن		مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ
ه		أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ
[illegible]		أَمْوَالَكُمْ
ی		[illegible]

مشق

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے میم ساکن کے اظہار کی مثالیں دیجئے۔

آیات اگلے صفحہ پر

قال اللہ تعالیٰ :

فَلَآ أُقۡسِمُ بِرَبِّ ٱلۡمَشَٰرِقِ وَٱلۡمَغَٰرِبِ إِنَّا لَقَٰدِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰٓ أَن نُّبَدِّلَ خَيۡرٗا مِّنۡهُمۡ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوقِينَ ﴿٤١﴾
فَذَرۡهُمۡ يَخُوضُواْ وَيَلۡعَبُواْ حَتَّىٰ يُلَٰقُواْ يَوۡمَهُمُ ٱلَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوۡمَ يَخۡرُجُونَ مِنَ ٱلۡأَجۡدَاثِ سِرَاعٗا كَأَنَّهُمۡ
إِلَىٰ نُصُبٖ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَٰشِعَةً أَبۡصَٰرُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٞۚ ذَٰلِكَ ٱلۡيَوۡمُ ٱلَّذِي كَانُواْ يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

سورة المعارج .

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

مِنۡهُمۡ وَمَا	میم ساکن کے بعد واؤ حرف اظہار کی وجہ سے اظہار شفوی ہوگا۔
فَذَرۡهُمۡ يَخُوضُواْ	میم ساکن کے بعد یاء جو حرف اظہار ہے اس کی وجہ سے اظہار شفوی ہوگا۔
كَأَنَّهُمۡ إِلَىٰ	میم ساکن کے بعد ہمزہ جو حرف اظہار ہے اس کی وجہ سے اظہار شفوی ہوگا۔
أَبۡصَٰرُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ	میم ساکن کے بعد تاء جو حرف اظہار ہے اس کی وجہ سے اظہار شفوی ہوگا۔
تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٞ	میم ساکن کے بعد ذال جو حرف اظہار ہے اس کی وجہ سے اظہار شفوی ہوگا۔

سوال نمبر2۔ سورۃ المدثر میں سے میم ساکن کے اظہار کی مثالیں نکالیں۔
سوال نمبر3۔ سورۃ الشمس میں سے میم ساکن کے اظہار کی مثالیں نکال کر یہاں درج کیجئے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

الف۔ اظہار شفوی کے کتنے حروف ہیں؟ ب۔ حرف مظہر کا ذکر کیجئے نیز بتائیے کہ اظہار کیسے مکمل ہوتا ہے؟
ج۔ میم ساکن کے اظہار کی چھ مثالیں بیان کیجئے۔

میم اور نون مشدّد کا بیان

میم اور نون مشدّ د یہ دو حرفوں کا ایک حرف بنا ہوتا ہے جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے۔ جیسے

(انّ ...... انْ نَ) ، (غمّ ..... غمْ مَ)

پہلے کا دوسرے میں ادغام ہو کر دونوں کا ایک ہی مشدّ د حرف بن جاتا ہے۔ یہ دونوں حروف حالت تشدید میں غنہ کے ساتھ ادا ہوتے ہیں اور یہ غنہ ان سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ چاہے یہ دونوں حروف (میم اور نون مشدّد) شروع، درمیان یا آخر میں آئیں یا انکے بعد کوئی حرف صحیح یا حرف مدہ ہو۔ ان سے غنہ جُدا نہیں ہوگا۔

غنہ کی مقدار

غنہ کی آواز کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔

مثالیں آگے نقشہ میں ملاحظہ کیجئے۔

حکم	میم کے بعد حروف	میم مشدد کی مثالیں درمیان اور آخر میں	حکم	میم کے بعد حروف	میم مشدد کی مثالیں درمیان اور آخر میں
اظہار الغنۃ	ع ر ـَـ ا ـُـ و	العَمّ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اَمَّا العُمُّور	اظہار الغنۃ	ھ ک ـَـ ا ـُـ و	لَمَّهُمْ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ لَمَّا هَمُّوا

مشق

سوال نمبر 1۔ مندرجہ ذیل آیات میں سے نون اور میم مشدد کی مثالیں بیان کیجئے۔

قال الله تعالى :

﴿ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ

الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ ﴾ سورة البروج .

جواب نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

إِنَّ جَهَنَّمَ جَنَّاتٌ	نون مشدد میں غنہ ہوگا۔ بوجہ مشدد ہونے کے۔
ثُمَّ	میم مشدد میں غنہ ہوگا۔ بوجہ مشدد ہونے کے۔

سوال نمبر 2۔سورۃ الطارق میں میم اور نون مشدد کی مثالیں نکالیں۔

سوالنمبر 3۔سورۃ القیمہ میں سے نون میم تشدد کی مثالیں نکال کر بورڈ پر لکھیے۔

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے

الف۔میم اور نون مشدد کی تعریف کیجئے۔

ب۔میم اور نون مشدد میں غنہ کی مقدار بتائیے۔

ج۔میم مشدد کی دو مثالیں بیان کیجئے۔

د۔نون مشدد کی تین مثالیں بیان کیجئے۔

فن قرأت میں ملک کے معروف استاد قاری فقیر محمد مسعودی کی کتاب کا مطالعہ کیجئے!

قرآن کریم کی تلاوت سیکھنے کیلئے

لاجواب تحفہ

حُسنِ قراءت

طلبا، حفاظ اور ہر شعبہ زندگی کے افراد کیلئے یہ کتاب استاد کی مدد کے بغیر آپ کو اسلوب تجوید و قرأت میں مہارت عطا کرتی ہے!

خوبصورت کتابت اعلیٰ کاغذ عمدہ طباعت

کتب خانہ شانِ اسلام

راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور